حسب الارشاد جناب معلی القاب جناب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی

جناب صاحب ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن بہادر ممالک مذکورہ کی ہدایت سے

واسطے استعمال مکاتب متعلقہ سررشتہ تعلیم کے

حکیم جواہر لعل

اکبرآبادی نے محنت اور تصحیح اپنی ترجمہ کی ہوئی کتاب سے منتخب و علاوہ کرکے اردو زبان میں تالیف کی

مطبع منشی نول کشور مقام لکھنؤ میں چھپی

ذکر امیر تیمور گورگان صاحبقران

تیمور بادشاہ جسکے خاندان کی سلطنت ہندوستان مین چار سو برس کے قریب رہی اوسکا حال یون بیان کرتی
ہین کہ اوسکا باپ امیر طراغان نام ایک چھوٹا سا سردار تھا — تیمور اپنے لڑکپن مین بڑا بدمعاش اور چور اور ظالم تھا
مگر ابتدا ہی سے اولوالعزم اور بڑا صاحب نصیب ہوا — وہ کھیل کے وقت لڑکون مین اپنے تئین بادشاہ بناتا
اور بہادرانہ باتین کیا کرتا آخر جب یہ بڑا ہوا شیرین خان توران کے حاکم کی خدمت مین رہا — یہ حاکم چنگیز خان
کی نسل سے اور تیمور کا ہم جد تھا جب وہ مرگیا تب تیمور ۳۴ برس کی عمر مین سنہ ۷۷۱ ہجری بلخ شہر مین تخت سلطنت
پر بیٹھا اور سمرقند کو اپنا دارالسلطنۃ ٹھہرایا اور تھوڑے سے عرصے مین ماوراءالنہر خوارزم ترکستان خراسان عراق عرب
و عجم آذربیجان فارس مازندران کرمان بکر مصر شام روم کابلستان زابلستان گرجستان ہندوستان ان سب
ملکون کا بادشاہ ہوا — ۳۵ برس تک تو اوسنے بخوبی سلطنت کی سنہ ۸۰۷ ہجری مین جب وہ ملک ختا
کی فتح کو جاتا تھا — ۷۱ برس کی عمر مین ایک سخت بیماری سے مرگیا — اوسکی اور سب باتون مین سے
تعریف کے قابل ایک یہ بات ہی کہ باوجود اسکے کہ وہ بہت سے ملکون کا بادشاہ اور اوسکے نام کا
خطبہ اور سکہ جاری تھا تو بھی اوسنے اپنے تئین بادشاہ نہ کہلوایا بلکہ امیر تیمور کے نام سے مشہور رہا — اوسنے
خود ایک کتاب جسمین اپنا حال جس طرح پر وہ بادشاہ ہوا اور جو تدبیرین عمل مین لایا اپنے فرزندون کی ہدایت
کے لیے بنام تزک تیموری بنائی ہی کہ وہ اس زمانے تک دستیاب ہو سکتی ہی —

سنہ ۱۳۵۸ع

سنہ ۱۳۹۱ع

شرح لفظ تیمور کے معنی فولاد ہین — گورگان صاحبقران اوسکے نام کے ساتھ آتا ہی گورگان وہ ہی جو خان کی طرف سے
بادشاہ زادہ ہو یا وہ شخص جسکا نسب بادشاہون تک پہنچے اور صاحبقران وہ شخص ہی جسکی پیدایش کے وقت زہرہ اور مشتری جمع ہون —

امیر تیمور کے لڑکون کا ذکر

تیمور کا تیسرا بیٹا جسکا نام جلال الدین میران شاہ اور جو عراق عرب و عجم اور اذربیجان اور بکر کا حاکم تھا قرا یوسف ترکمان کے ساتھ تبریز شہر کی طرفون مین لڑکر مارا گیا +

اوسکا دوسرا بیٹا جسکا نام سلطان محمد مرزا اور والی توران کا سپہ سالار تھا اپنی موت سے مرا سلطان محمد کا بیٹا سلطان ابوسعید اٹھارہ برس تک ترکستان ماورالنہر بدخشان کابل غزنین قندھار اور ہندوستان کی بعض طرفون کا حاکم رہا اور سنہ ۸۷۳ ہجری مین بعد فتح عراق قرا یوسف خان حاکم آذربیجان کے بیٹے ازون حسن کا مقید ہوکر اوسکے باپ کے نوکر یادگار مرزا کے ہاتھ سے مارا گیا +

سنہ ۱۴۶۸ع

اس بادشاہ کا چوتھا بیٹا عمر شیخ مرزا فرغانہ اور نخشب کا حاکم سنہ ۸۹۹ھ مین اندجان شہر کے پل ٹوٹنے سے شاہی عمارتون مین دبکر ۳۹ برس کی عمر مین مر گیا +

سنہ ۱۴۹۴ع

الغ بیگ اس بادشاہ کا چھوٹا بھائی علم ہیئت کی مہارت اور ایک رصد کی طیاری مین مشہور تھا ـــ اور اوسکا بڑا بھائی سلطان احمد مرزا سمرقند کا بادشاہ رہا +

ذکر ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ

یہ بادشاہ عمر شیخ مرزا کا بیٹا تھا سنہ ۸۹۹ھ مین بارہ برس کی عمر مین اندجان کے تخت پر بیٹھ گیا پانچ برس تک چغتا اور سلاطین ازبکیہ سے لڑا کیا اور سمرقند کو فتح بھی کیا لیکن توران کے ملکون پر فتحیاب نہوا ناچار سمرقند سے لوٹکر بدخشان کو خسرو شاہ سے اور کابل کو محمد مقیم ذوالنون ارغون کے بیٹے سے چھین لیا اوس زمانے مین شاہ اسمعیل صفوی نے خراسان کا عزم کیا اور اوسکے والی محمد خان شیبانی معروف بنام شیبک خان کو مع فوج تہ تیغ کرکے خراسان کو اپنے ملک مین شامل کر لیا ـــ بابر نے اس بادشاہ کی مدد سے بلخ اور بخارا کو فتح کیا مگر امیر نجم فوج قزلباش کے سردار سے کچھ عداوت ہونیکے باعث لڑائی ہوئی سردار مارا گیا لیکن بابر کی شکست ہوئی آخر بابر بخارا مین نہ ٹھہر سکا اور بدخشان اور کابل و بلخ کے ایک حصے پر قانع ہوکر فوج کے آراستہ کرنے مین رہا ـــ سنہ ۹۱۰ھ مین اس بادشاہ نے شاہ اسمعیل کی اجازت لیکر ہندوستان کے لینے کا ارادہ کیا اور اکیس برس کے عرصے مین رفتہ رفتہ پانچوین عزم مین سندھ کے کنارے تک پہونچا آخر منزل انبالہ مین خبر آئی کہ سلطان ابراہیم لودی لاکھ سوار اور توپخانہ بیشمار اور ہزار ہاتھی سے لڑائی کے ارادے پر دہلی سے چلا آتا ہے ـــ بابر شہر پانی پت مین ٹھہرا اور ابراہیم بھی اوس شہر کے نواح مین آن ہی پہونچا طرفین سے سخت لڑائی شروع ہوئی ـــ افغانون کے ہاتھیون کے خوف سے بابر کی فوج کے گھوڑون کی آگے بڑھنے کو ہمت نہ پڑتی تھی اس لیے کہ اونھون نے کبھی ایسے مہیب جانور

سنہ ۱۴۹۴ع

سنہ ۱۵۰۴ع

نہ رکھے تھے غرض بہت کشت و خون کے بعد قضارا ابراہیم پادشاہ مارا گیا پانچ چھہ ہزار آدمی اوسکی فوج کے پادشاہ کی لاش کے پاس کٹ کر گرے اور باقی نے بھاگ بھاگ اپنی جانین بچائین — بابر نے اوسکے اس فتح کے بعد دہلی کو اپنا تختگاہ ٹھہرایا اور بیٹھکر آگرے کو مخالفون سے خالی کیا اور ابراہیم کی مان اور اوسکے لڑکون پر بہت نوازشین کین اونکا خاص مال و خزانہ اونھین کو مرحمت کیا اور سات لاکھہ روپیے اوسکی مان کے نذر کیے اوسنے بہت ممنون ہوکر ایک الماس بہت بیش قیمت وزن مین آٹھہ مثقال کا پادشاہ کی نذر کیا (یہ الماس بکرماجیت کی اولاد سے سلطان علاء الدین خلجی کے ہاتھہ لگا تھا) اس فتح کے بعد بابر پادشاہ نے ہندوستان مین اپنا رہنا اختیار کیا کہتے ہین کہ جب اوسکا بیٹا ہمایون سخت بیمار ہوا ایسا کہ زندگی کی امید نرہی تو اوسنے خدا سے دعا مانگی کہ اگر شاہزادے کی حیات کا پیمانہ لبریز ہو گیا ہی تو اوسکی عوض میری جان لے پادشاہ کی دعا قبول ہوئی پادشاہ کو بیماری اور شاہزادے کو صحت ہونے لگی یہانتک کہ پانچ چھہ دن کے عرصے مین شاہزادہ بالکل اچھا ہو گیا اور بابر نے ۴۹ برس کی عمر مین ۹۳۷ ہجری مین وفات پائی اوسکی لاش کابل مین لیجا کر ندی کے کنارے خاک مین سونپی گئی — عرصہ سلطنت ۳۸ برس اور ہندوستان مین پانچ برس اور پانچ روز پہلے تیمور اور اوسکی اولاد کو مرزا کہتے تھے پر بابر کے وقت سے پادشاہی کا لقب اوسکے خاندان مین رائج ہوا کہ اب تک جاری ہے

سنہ ۱۵۲۱ء

نصیر الدین محمد ہمایون پادشاہ کا ذکر

یہ پادشاہ ۲۳ برس کی عمر مین تخت سلطنت پر بیٹھا — کابل بدخشان اور ملتان سب بھائیون مین تقسیم کی گئین اس بندوبست کے بعد کالنجر کو گیا وہان کے راجا نے اطاعت قبول کرکے بارہ من سونا پادشاہ کی نذر کیا اوس وقت جونپور کی گرد نواح مین سلطان محمود سلطان سکندر لودی کا بیٹا سر اوٹھا رہا تھا اوسکی تادیب کے واسطے پادشاہ اپنا لشکر بھیجکر آگرے کو پھرا سلطان محمود گھبرا کے اور بنگالے کی طرفون مین بھاگ گیا پھر اوسکی برس بعد وہین اپنی موت سے مرا

محمود زمان بابر کا داماد جو بغاوت کے قصور سے بیانہ کے قلعے مین قید تھا اتفاقاً وہان سے بھاگ کر سلطان بہادر گجرات کے والی کے پاس گیا — ہمایون نے سلطان بہادر کو لکھا کہ یا اوسے ہمین دیدو یا اپنی حد سے نکال دو اوسنے جواب نامناسب لکھا اور قلعہ چتوڑ پر چڑھ کر تاتار خان کو پادشاہ کے ملک کی طرف بھیجا اوسنے بیانہ کو چھین لیا — پادشاہ نے یہ سن مرزا ہندال اپنے چھوٹے بھائی کو اوسکے دفع کے واسطے بھیجا — تاتار خان لڑائی مین مارا گیا پادشاہ اور سلطان بہادر سے مندسور پر مقابلہ ہوا کئی لڑائیون کے بعد سلطان بھاگا اور سمندر کے ایک ٹاپو مین جا چھپا ہمایون نے مندسور

اپنے بھائی مرزا عسکری کو عنایت کی آپ سلطان ٹاپو سے نکل گجرات مین آ پونہچا ۔ مرزا بے تمیزی کے سبب بدون لڑے آگرے کو چلا آیا + محمد زمان مرزا بھی سلطان بہادر کے کہنے سے لاہور مین فساد مچانے لگا + ہمایون کو دوسری بار سلطان بہادر کی لڑائی کے سبب پھر جانا پڑا آخر سلطان بہادر شکست کھا کر ایک ٹاپو مین فرنگیون کے پاس گیا لیکن اُنھین مکار اور فریبی جان بھاگنے کے ارادے پر کشتی پر سوار ہوتے وقت سمندر مین ڈوبکر مر گیا ۔ ہمایون کو پھر گجرات ملی اور تب وہ بے کھٹکے آگرے کو پھرا + جب ہمایون کا لشکر گجرات مین تھا شیر خان افغان نے جونپور اور بہار اور رہتاس اور چنار کو اپنے قبضے مین کر کے پادشاہی ملک پر دوڑ کی پادشاہ نے اس لیے پورب کے شرقی ملکون کی طرف متوجہ ہو کر قلعہ چنار کو تو شیر خان کے آدمیون سے چھین لیا اور آگے کو بڑھے شیر خان نے بنگالے مین جا کر وہان کے حاکم سے لڑکر ملک کو اپنے قبضے مین کر لیا ہمایون بھی جلد جلد بنگالے مین جا پونہچا شیر خان اور بعد اوسکے اوسکا بیٹا جھارکھنڈ کو بھاگ گئے ۔ ہمایون بنگالے مین آب و ہوا کی موافقت سے ٹھہرا ۔ شیر خان نے پھر فساد اوٹھا کر بعضے ملکون کی طرفون کو اپنے قبضے مین کیا ۔ اودھر آگرے مین ہمایون کے بھائی ہندال مرزا نے ہمایون کے بعضے سردارون کے بہکانے سے پادشاہ بننے پھر اپنے نام کا خطبہ پڑھوایا پادشاہ نے عین برسات مین بنگالے سے کوچ کیا اور سنہ ۹۴۶ ہجری مین شیر خان کے ساتھ گنگا کے کنارے بھوجپور یا درمنزل بہیہ مین بڑی لڑائی ہوئی قضارا ہمایون کا لشکر مغلوب ہوا ۔ ہمایون سے جب کچھ نہ بن پڑا گھوڑا گنگا مین ڈالا موسم کے سبب گنگا بڑے زور شور اور چڑھاو پر تھی قریب تھا کہ ہمایون ڈوب جاے اسمین نظام نام سقا سرکاری نوکر نے اوسکی بانہ پکڑ جھپٹ نکال لیا ۔ پادشاہ نے اوسکی استدعا کے موافق تخت سلطنت پر اوسکا آدھے دن کا اجلاس قبول کیا اور آگرے مین پونہچنے کے بعد اپنا انعامی عہد کیا اوس سقے نے اپنے عہد سلطنت مین چام کے درم چلائے ۔ ہمایون پھر سنہ ۹۴۷ ہجری مین لڑائی کا اسباب جمع کر کے آگرے سے شیر شاہ کی لڑائی کو چلا اور شیر شاہ بھی پچاس ہزار سوار جرار سے آپونہچا قنوج کے گرد و نواح مین دونون لشکر ملے بڑی لڑائی ہونے لگی دونون طرف کی سپاہ نے بڑی بڑی بہادریان کین آخر ہمایون کی شکست ہوئی اور وہ بہزار آفت آگرے مین پونہچا لیکن وہان بھی رہنا نامناسب جانا پھر لاہور مین جا اپنے بھائیون اور نوکرون کے مشورون کو خلاف جان کر کے اوسنے دیکھا کہ بھائیون نے یاری اور نوکرون نے وفاداری چھوڑ دی وہان سے بھی چناب کے کنارے پر پونہچا وہان برفاقت ہندال مرزا کے ملتان کی راہ سے بھکر کو روانہ ہوا ۔ شیر خان کے غلام خواص خان نے ہمایون کا ملتان اور اوچ تک پیچھا کیا ہندال مرزا ہمایون کو بھکر مین چھوڑ جی چرا کے چلا آیا بھکر کے والی مرزا سلطان محمود سے بھی پادشاہ کی

سنہ ۱۵۳۹ع

سنہ ۱۵۴۰ع

مدد نہو سکی — مقام ٹھٹھہ مین بادشاہ کو حسین مرزا نے لڑکر بہت تنگ کیا — ہمایون نے تب راے مالدیو جو ہندوستان
کے سب راجاؤن مین بڑا تھا اوسکے پاس جانیکا قصد کیا جب اوچ اور بیکانیر کی راہ اوسکی راجدھانی جودھپور کو چلا تب
اوسکا بھی ارادہ بد سنکر براہ جیسلمیر صدہا آفتین اٹھاکر امرکوٹ کے قلعے مین پونہچا وہان کے حاکم رانا پرشاد نے بادشاہ
کی بڑی اطاعت کی ❊

سنہ ۱۵۴۲ع

امرکوٹ کے قلعے مین ۵ رجب سنہ ۹۴۹ ہجری کو شاہزادہ جلال الدین محمد اکبر بانو بیگم سے پیدا ہوا — یہ بیگم حضرت
زندہ فیل احمد جام کی نسل سے تھی اور ہمایون نے ٹھٹھے کے اطراف مین اوس سے شادی کی تھی تھوڑے دن
تک تو اوسی جگہہ رہا اسکے بعد یہ ارادہ کیا کہ قندھار مین جاکر اور بیگمات کو وہان چھوڑکر آپ تن تنہا مکہ معظمہ کی طرف جاوے
اس سبب سے بصلح والی ٹھٹھہ روانہ ہوکر قندہار مین پونہچا — مرزا عسکری نے چاہا کہ لڑکر اوسے دستگیر کرے — ہمایون
تو ہاتھہ نہ لگا لیکن اوسنے لشکر کو لوٹ لیا اور شاہزادہ محمد اکبر جو اوسکے ہاتھہ لگا قندہار مین لاکر کامران مرزا کے پاس
کابل مین بھیجدیا — ہمایون نے گھبراکے چاہا کہ دنیا کو چھوڑکر فقیر ہوجاوے دوست آشنا نے بادشاہ کو اس ارادے سے
باز رکھا لاچار ہمایون خراسان و عراق کو چلا اور خراسان مین پہونچکر امیر الامرا کی صلاح سے اپنے ہاتھہ سے ایک عرضی
مین ان سب حادثون کو لکھا شاہ طہماسپ صفوی کے پاس بھیجا جب اوسکے پاس یہ عرضی پونہچی تو اوسنے جوانمردی
ذاتی سے ایک فرمان خراسان کے امیر الامرا اور وہان کے سب حاکمون کو بڑی تاکید کے ساتھہ اس مضمون سے
ارقام فرمایا کہ خبردار ہمایون کی ضیافت اور مہمانداری مین کسیطرح کا قصور نکیجیو اور سب طرح سے اونکی خدمت کرکے
ہوسکے باآرام تمام ہمارے پاس پونہچائیو اور ایک خط ہمایون کی عرضی کے جواب مین اونکی تشریف لانیکا بڑی آرزومندی
اور دلداری سے لکھا — ہمایون اس خط کے پہونچنے کے بعد ہرات مین پونہچا وہان کے حاکم محمد خان نے
شاہ طہماسپ یعنی بادشاہ ایران کے حکم کے موافق ہمایون کی بڑی خدمت اور مہمانداری کی اور اوسکے حسب الامر
شاہزادہ مراد مرزا کو بھی اوسکے استقبال کے واسطے بھیجا کر بہت تعظیم و تکریم کے ساتھہ ہمایون سے ملاقات کی اور سلطنت
کا اسباب اور سفر کا سرانجام جو کچھہ مطلوب تھا سب حاضر کیا ہمایون تھوڑے دنون تک تو ہرات مین رہا اور وہان
کی سیر اور مرقدون کی زیارتین کرکے کوچ کیا — جب دار السلطنت کے قریب پونہچا پہلے امیر وزیر بادشاہ کے
حسب الحکم اوسکے استقبال کو آئے اور پھر خود شاہ طہماسپ نے شہر سے باہر آ ہمایون سے ملاقات کی اور
جیسی تعظیم اور مہمانداری چاہیے تھی سو سب عمل مین آئی — ہمایون نے بھی اڑھائی سو لعل بدخشان کے بیش قیمت
بطور تحفے کے بادشاہ کی نذر کیے تین برس بعد ایک دن شاہ طہماسپ نے کہا کہ تم مجھے اپنا چھوٹا بھائی سمجھکر
مدد یا جو کچھہ آپ کو مطلوب ہو بے تکلف کہو — ہمایون نے اونکی مہربانیون کا بہت سا شکر کرکے اوسنے کمک
کی خواہش کی اونھون نے اپنے بیٹے سلطان مراد مرزا کو بارہ ہزار سوار کے ساتھہ ہمایون کی مدد کے واسطے

مقرر کر کے رخصت کیا — ہمایون اوس جگہ سے روانہ ہو کر اوس لشکر سمیت قندھار کی اطراف مین پہونچا مرزا عسکری
قلعے مین چھپ گیا تین مہینے بعد عاجز ہو کر خانزاد بیگم کے ذریعے سے جو بابر بادشاہ کی بہن تھی اور کامران مرزا نے
اوسے کابل سے سفارش کے واسطے قندھار مین بھیجا تھا بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہو کر قلعے کی کنجیان اوس
کے آگے رکھ دین — ہمایون نے عسکری مرزا کو قید کیا اور قلعے کو اپنے تصرف مین لایا۔ شاہ طہماسپ سے جو قرار
ٹھہرا تھا اوسکے موافق اوسے بداغخان کے حوالے کیا جو کہ کا سردار تھا اوسی درمیان مین شاہزادہ سلطان
مراد مرزا نے بتقضای الٰہی وفات پائی ہمایون نے بداغخان پر ظلم کی تہمت لگا کر اور اوسسے مکر و فریب و دیگر قلعہ قندھار
کو اوس سے چھین کر اپنے نوکرون کو سونپا اور شاہ طہماسپ کو اس باب مین بہت سے عذر لکھ بھیجے اوس شاہ نے
بھی مان لیے — جب ہمایون کو قندھار سے سب طرح جمعی ہوئی تب وہ کابل کو متوجہ ہوا — کامران مرزا یہ سنکر
قلعہ کابل سے نکلا اور تھوڑی ہی سی لڑائی مین بھاگ کر ٹھٹھے کے حاکم شاہ حسین مرزا کے پاس چلا گیا ہمایون
جھٹ قلعے مین داخل ہوا اور اپنے شاہزادے محمد اکبر کو جسے کامران مرزا قلعے کابل مین قید کر کے آپ لڑنے کو گیا تھا
دیکھ کر بہت خوش ہوا اور تھوڑے دنون تک تو کابل مین رہکر شاہزادے کو وہین چھوڑ آپ بدخشان کو کوچ کر
مرزا سلیمان وہان کے حاکم سے لڑکر فتحیاب ہوا انہین کامران مرزا نے اپنا وقت پایا اور ٹھٹھے کے حاکم سے مدد لیے
دھاوا مار کر یکایک کابل مین آن پہونچا اور قلعے کو چھین لیا ہمایون نے یہ خبر بدخشان مین سن کابل مین آ قلعے کو چارون
طرف سے گھیر لیا اور قلعہ نشینون کا دم ناک مین کر دیا کامران مرزا نے بادشاہی امیرون کے کنبے قبیلے جو قلعے مین رہ گئے
تھے اونکی ہتکین لگا ڈالنی شروع کین یعنی عورتون کی پستان باندھ باندھ قلعے کے کنگورون سے لٹکا دیا اور
اونکے بال بچون کے سر دھڑ سے کاٹ بادشاہ کے مورچون مین پھینک دیے اور یہان تک بیرحمی کی کہ اپنے
بھتیجا زاد بھائی شاہزادہ محمد اکبر کو جو اوس قلعے مین رہنے کے سبب اوسکے ہاتھ لگا تھا بادشاہ کے توپخانے کے سامنے
قلعے کے کنگورے سے لٹکا دیا پر خدا کی نگہبانی سے اوسکا بال بیکا نہوا آخر کامران مرزا سے ان اعمالون کے
سبب کچھ نہو سکا اور قلعے سے نکلکر اوسے بھاگتے ہی بنا ہمایون نے قلعہ کابل مین داخل ہو کر شاہزادہ محمد اکبر
کو گود مین لے لیا اور خوشی کی ایک محفل آراستہ کی — کامران مرزا بلخ مین جا کر پیر محمد خان حاکم توران کی مدد سے
بدخشان مین مسلط ہو گیا بلکہ بعضے امیر بھی ہمایون سے پھر گئے اور قریب تین ہزار فوج کے لیکر کابل سے بھاگ
کامران مرزا کے پاس بدخشان کو چلے گئے ہمایون اونکے بھاگنے کے بعد کامران مرزا کے اسیر کرنے اور امرا کی
تنبیہ دینے کے واسطے کابل سے چلا اور منزلین طے کرتا ہوا طالقان مقام کے نزدیک پہونچا کامران مرزا کا منہ
ہوا مرزا بھاگ کر قلعہ طالقان مین جا چھپا ہمایون نے اوسکا محاصرہ کر کے اوسے نہایت تنگ کیا اوسنے
لاچار ہمایون کی اطاعت قبول کی اور مکے جانے کی اجازت لیکر قلعے سے باہر نکل مکے کی طرف چلا اور جو امیر کہ ہمایون

سے برگشتہ ہوکر مرزا کے پاس آئے تھے وے سبکے سب قید ہوکر بادشاہ کے حضور پکڑے آئے بادشاہ نے اونکے
پہلے حقوق پر نظر کرکے اونکا قصور معاف کیا اور ہر ایک کو اپنے اپنے مرتبے کے موافق پھر کام دیا پانچ روز بعد
مرزا نے مکے کی راہ سے پھر کر بادشاہ کی ملازمت حاصل کی بادشاہ نے اوسپر بہت سی مہربانیان کین اور مرزا
کو کولاب اور بدخشان کے بعضے محال مرحمت فرمائے اور عسکری مرزا جو قندھار مین تھا اوسکو چھوڑکر مرزا کے حوالے کیا
اور آپ کابل کو معاودت کی جب کابل کے بندوبست سے فارغ ہوا تب ہمایون نے سنہ ۹۵۵ ہجری مین بلخ کر
لینے کی توجہ کی اور بلخ کی اطراف مین کوچ در کوچ ہو پہنچکر بہت سی لڑائی کے بعد وہان کے حاکم پیر محمد خان کو شکست
دی مگر اپنے امیرون کی نااتفاقی کے سبب اور اسبات کے سننے سے کہ کامران مرزا کابل کا ارادہ رکھتا ہے بلخ کر
لینے اور دشمن کا پیچھا کرنے سے درگذر کے کابل کو چلا آیا اسمین کامران مرزا بارادہ جنگ کابل کو آیا ہمایون
نے یہ خبر سنکر اوسکی دفع کی توجہ کی دونون طرف کے لشکر قبچاق مین ملے لڑائی کا ہنگامہ گرم ہوا ہمایون نے اپنے
نوکرون کو آپ سے پھرا ہوا دیکھکر غصے سے اپنے ہاتھ مین نیزہ لیکر دشمن کیطرف دوڑا کہ اتنے مین اوسکے گلو
کے ایک تیر لگا ہمایون کی سپاہ مغلوب ہوکر بھاگی اور غنیم کا لشکر غالب ہوگیا ناچار ہمایون وہان سے بھی پھر
ضحاک کی طرف روانہ ہوا اور کامران مرزا نے کابل مین آکر قلعے کو لے شاہزادہ محمد اکبر کو پھر قید کیا ہمایون تھوڑے دنون کے
بعد لڑائی کا سامان اکٹھا کرکے پھر کابل کو چلا اور ادھر کامران مرزا اپنے آدمیون کو قلعے مین چھوڑکر شاہزادہ
محمد اکبر کو مقید اپنے ساتھ لیکر لڑائی کے ارادے پر آیا بڑی جنگ وجدل کے بعد کامران مرزا بھاگ کر افغانستان
مین گیا اور مرزا عسکری پھر بادشاہ کی قید مین پڑا اور شاہزادہ محمد اکبر نے پھر اپنے باپ کی ملازمت حاصل کی
پادشاہ نے فرمایا کہ آیندہ سے شاہزادہ ہمارے ساتھ ہی رہے پھر ہمایون نے قلعے کے اندر داخل ہوکر مرزا عسکری
کو زنجیر بند کرکے مرزا سلیمان کے پاس بدخشان مین بھیجدیا کہ بلخ کی راہ سے مکے کو روانہ کرے مرزا عسکری
نہایت شرمندگی کے ساتھ مکہ شریفہ کو روانہ ہوا اور سنہ ۹۶۵ ہجری مین مکے اور شام کے درمیان مین وفات
پائی کامران مرزا نے پٹھانون کی مدد سے فوج بادشاہی جو اوسپر مقرر ہوئی تھی اوس سے تین دفعہ لڑکر شکست
پائی ہمایون نے اس فساد کے دفع کرنے کو کابل سے کوچ کیا جب مقام کھندھک کے قریب پہنچا کامران
مرزا نے افغانون کی اعانت سے ہمایون کی فوج پر شبخون مارا پر کچھہ نہ ہو سکا آخر بھاگ گیا اور ہندال مرزا
اسی شبخون مین کسی افغان کے ہاتھ سے ناحق مارا گیا ہمایون اوسکے مرنے سے بہت غمگین ہوا اور اوسکی
نعش کو بابر بادشاہ کی قبر کے متصل دفن کروایا۔ الغرض جب ہمایون ان فسادون کی تنبیہ سے جنکی بناء مین
کامران مرزا گیا تھا اور مرزا کے فتنہ وفساد سے دلجمعی حاصل کرکے کابل کو پھر آیا کامران مرزا تنگ ہوکر ہندوستان کو چلا گیا
اوس وقت ہندوستان کا بادشاہ سلیم شاہ تھا کہ اپنے باپ شیر شاہ کے مرنے کے بعد وہان کا تخت نشین

سنہ ۱۵۴۸ء

سنہ ۱۵۴۹ء

ہوا تھا یہ بادشاہ شہر جمون کی مہم مین لگ رہا تھا کہ مرزا قصبہ مین پہونچا سلیم شاہ نے اپنے بیٹے آواز خان اور
مولوی عبداللہ خان سلطانپوری کو اوسکے استقبال کے واسطے بھیجکر اپنے پاس بلایا اور ساتھ لیکر دہلی کو
چلا پر راستے مین اوسکے قید کرنے کا ارادہ کیا مرزا یہ خبر سنکر بھاگ گئے بھاگتے سلطان آدم گکھڑ کے پاس
پہونچا اس سلطان نے اوسے اپنے پاس رکھکر اس باب مین ہمایون کی خدمت مین ایک عرضی بھیجی بادشاہ شاہزادہ
اکبر سمیت بنگشات کی راہ ہوکر دریاے سندھ کے پار ہوا سلطان آدم کامران مرزا کو اپنے ساتھ لیکر مقام پربالہ مین
ہمایون کے پاس لایا اگرچہ مرزا سے بڑے بڑے قصور ہوے تھے لیکن ہمایون نے اوسے جان سے مار ڈالنے
کا قصد نکیا مگر اوسکی آنکھون مین سلائی پھروادی کہ وہ اپنی بینائی سے معذور ہوا اور مکے کی طرف روانہ کروایا

مرزا نے اس مکان مین پہونچکر تین حج کرکے سنہ ۹۶۴ھ مین اوسی طرف وفات پائی ✠ سنہ ۱۵۵۶ع

جب ہمایون مرزا کو مکے کی طرف رخصت کر چکا کابل مین آکر ان حادثون سے بے دھڑک ہوگیا ✠

ذکر شیر شاہ افغان

شیر شاہ کا نام فرید خان تھا جس وقت سلطان بہلول لودی ہندوستان کا بادشاہ تھا ابراہیم خان
فرید خان کا دادا جو گھوڑون کی سوداگری کرتا تھا روہ سے آکر گانو نملہ علاقہ نارنول مین رہا اور سلطان سکندر
بیٹے سلطان بہلول لودی کے عہد مین جمال خان جونپور کے حاکم پاس نوکر رہا جب وہ مرگیا حسن خان اوسکے
بیٹے یعنی فرید خان کے باپ نے جمال خان مذکور کی خدمت مین حاضر ہوکر اور اپنی کاردانی ظاہر کرکے ترقی
پائی اور پرگنہ سہسرام اور ٹانڈہ رہتاس کے توابع سے اوسکی جاگیر مین اور پانسو سوار اوسکی ہمراہی مین مقرر
ہوے حسن خان ایک لونڈی پر محو ہوکر اوسکے بیٹے سے جو اولاد ہوئی تھی اوسے بہت چاہتا تھا اور فرید خان
اور اوسکے بھائی کو اپنی نظرون مین حقیر کر رکھا تھا فرید خان بہت غیرت کھاکر اپنی جوانی کے شروع مین باپ
کی صحبت سے بیزار ہو جونپور کو چلا گیا اور جمال خان کے پاس رہکر بہت شوق سے نادر علمون کی تحصیل شروع
کرنے لگا اور ہرچند اوسکے باپ نے اوسکو بلایا پر باپ کے پاس نگیا اور بلکہ جمال خان سے باپ کی اپنے
عدم توجہی اور لونڈی اور اوسکی اولاد کی طرف محبت کی زیادتی ظاہر کی آخر اوسکا باپ اس بات کا خوف کھاکر
جونپور مین آیا اور لوگون کے کہنے سننے اور ذات برادری کی نصیحت سے اوسنے فرید خان کو اپنی جاگیر کا مختار
کرکے سہسرام کو رخصت کیا اور یہ جو بڑا دانا تھا وہان پہونچتے ہی ایسا بندوبست کیا کہ سرکشون اور مفسدون کو
تباہ کرکے رعیت کو خوش اور آباد کیا اور ایسی ایسی محنتین کین کہ تھوڑے عرصے مین جاگیر آباد اور محصول ایزاد
ہوگیا جب اسکا باپ دنیا سے اوٹھ گیا وہ اوسکی ریاست کا مالک ہوا انھین ظہیر الدین محمد بابر ہندوستان کا بادشاہ
ہوا اور سلطان ابراہیم لودی سلطان سکندر لودی کا بیٹا لڑائی مین مارا گیا فرید خان بہار کے حاکم پاس جاکر

نوکر رہا اور یہ حاکم لودیون کے امیرون سے تھا کہ اوس وقت مین اوسنے آپ بادشاہ بنکر اپنا خطاب سلطان محمود
ٹھہرایا تھا غرضکہ فرید خان اوسکے یہان رہکر اچھی اچھی خدمتین بجا لایا اور شکارگاہ مین اوسنے ایک دفعہ بادشاہ کے
روبرو ایک شیر مارا سلطان نے اوسے خطاب شیر خان کا دیا اور روز بروز اوسکا درجہ بڑھانے لگا ایک مدت کے
بعد شیر خان بادشاہ کیطرف سے کسی سبب بدگمان ہوا اور وہان سے چلکر مانکپور مین پہونچ سلطان جنید برلاس
کی خدمت مین ملازم ہوا یہ سلطان بابر کے بڑے سردارون مین سے تھا اور بابر بادشاہ کی بہن اسکو بیاہی تھی
اتفاقاً سلطان مانکپور سے بادشاہ کی خدمت مین آیا اور شیر خان اوسکے ساتھ تھا بادشاہی کے طور دیکھ دیکھ اپنے
یارون سے کہتا تھا کہ مغل کو ہندوستان سے نکال دینا بڑا آسان ہے کس لیے کہ مغل عاملون کو نہین پہونچتا ہے
اوقات عیش و عشرت مین کھو کر آج کے کام کو کل پر موقوف رکھتا ہے جو قسمت مجھے ساتھ دے تو مغل کو یہان سے بدر کر دون
اسکے دوستان اسبات پر پیٹھ پیچھے ہنستے تھے ان دنون بابر بادشاہ ہر امیر کو اوسکے ساتھیون سمیت کھانا کھلانے
اور انعام دینے کے واسطے باری باری سے اپنے دولت خانے پر طلب فرماتے تھے جس دن سلطان جنید کی نوبت آئی
حسب الطلب بادشاہ کے یہان حاضر آیا اور مجلس مین شیر خان بھی اوسکے ساتھ تھا جب شیر خان کے آگے آش ماہیچہ کا
طباق رکھا گیا اوسنے ماہیچہ کبھی نکھایا تھا بلکہ دیکھا بھی نتھا جیسے اور سب کھاتے تھے ویسے نکھا سکا چھری نکال اوسکو ٹکڑے
کاٹ کھانے لگا جب بادشاہ کی نظر اوسپر پڑی اپنی بولی مین تعجب کر کے بغور اوسکی طرف دیکھا اور فرمایا کہ یہ شخص کسکے
ساتھیون مین سے ہے سلطان جنید نے عرض کی کہ یہ فدوی کا ہمراہی ہے بادشاہ نے کہا کہ اسکی آنکھون سے فتنہ
برستا ہے بہتر یہ ہے کہ اسے قید رکھو جنید نے عرض کی کہ جہان پناہ اسکے اسیر کرنے سے حضور کے دربار سے پٹھانون کی
آمد و رفت بند ہو جائیگی اس لیے اسکا بند مین پڑنا ملتوی رہا شیر خان ان کلامون کو قرینے سے سمجھ گیا اور خوف سے
وہان سے بھاگ کر بہار کے حاکم پاس نوکر ہو بڑا معتمد ہو گیا جب وہ حاکم مر گیا اوسکا بیٹا جگہہ پر بیٹھا اور شیر خان اوسکے اتالیق
باپ کے وقت سے بالکل مختار ہو رہا تھا اوسکے مرتے ہی اور بھی استقلال پایا اور ادھر اودھر کی اطراف کے
لینے کا قصد کرنے لگا اس عرصے مین تاج خان پٹھان قلعہ چنار گڑھ کا حاکم بھی مر گیا سوا اوسکی عورت کے اوسکا
کوئی وارث نتھا شیر خان نے اوس قلعے کو اپنے قبضے مین لاکر اوس عورت سے نکاح پڑھوا لیا تھوڑے عرصے
مین بابر بادشاہ بھی سدھارے اور محمد نصیر الدین ہمایون اونکی جگہہ تخت نشین ہوا ۔

سلطان محمد سلطان سکندر لودی کا بیٹا پٹنے مین پہونچکر وہان کا حاکم ہو گیا شیر خان نے اوسکی متابعت اختیار
کی اور ان دونون نے ملکر جونپور مین جا بادشاہی امیرون سے وہان کی اطراف چھین لین تھوڑی مدت بادشاہی
لشکر نے جونپور کو پھر افغانون کے ہاتھ سے چھین لیا سنہ ۹۳۷ھ مین سلطان محمد نے وفات پائی شیر خان بالاستقلال
پٹنے اور بنگالے پر قابض ہو گیا اور ہمایون کے ملکون پر دوڑ کرنے لگا اور جب ہمایون اوسکی دفع کرنے کے واسطے متوجہ

سنہ ۱۵۳۰ء

تب اوس سے صلح کر کے اپنے بیٹے کو فوج سمیت بادشاہ کی خدمت مین چھوڑا۔ پر جب ہمایون گجرات کے لینے کو متوجہ
ہوا شیر خان کا بیٹا وہان سے بھاگ کر باپ پاس آیا اور ہمایون کو گجرات کی مہم مین پھنسا ہوا دیکھ شیر خان اوس وقت کو
غنیمت جانکر پھر سرکشی کرنے لگا جب ہمایون گجرات سے پھرا شیر خان پر فوج مقرر کرکے آپ بھی پیچھے سے چلا۔
اوس وقت شیر خان قلعہ رہتاس کے لینے مین لگ رہا تھا اوسنے مکر و فریب سے جیتنا مسدود اس وہان کے حاکم
کو تلوار سے مار کر ایسے مضبوط قلعے کو آسانی سے لے لیا اور اپنے کُنبے اور لڑکے بالون کو وہین چھوڑا اس عرصے
مین شیر خان نے سنا قلعہ چنار کو ہمایون نے فتح کر لیا ہی اور خود ہمایون بھی قریب آ پہنچا ہی شیر خان بنگالے کی طرف
قصد کیے دوڑا دوڑ چلا جاتا تھا اور آپ مین جو اوسکے مقابلے کی طاقت نپائی لاچار ہو کر جھارکھنڈ کے پہاڑون
مین چلا گیا +

الحاصل شیر خان نے ہمایون پر دوسری فتح پا کر لاہور تک اوسکا پیچھا کیا اور وہان سے اپنے غلام خواص خان
کو جو فوج کا پیشوا اور اوسکا قوت بازو تھا بہت سا لشکر ساتھ دیکر بادشاہ کے پیچھا کرنے کو بھیجا وہ بھی ملتان اور اوچ
تک بادشاہ کا تعاقب کر کے پھر آیا اور شیر خان آپ بھی ککران کے قلعے تک اوسکا پیچھا کر کے پھرا اور بال ناتھ پہاڑ کے
متصل ایک قلعہ بنا کر اوسکا نام رہتاس رکھا اور اوسکے بیٹے اسلام شاہ نے اوس قلعے کو تمام کیا۔ الغرض شیر خان
اوس ولایت کے بندوبست سے فارغ ہو کر آگرے مین پہونچا اور سنہ ۹۴۷ھ مین اپنے نام کا سکہ اور خطبہ پڑھوا کر شیر شاہ

سنہ ۱۵۴۰ء

لقب پایا اور راجہ پورن مل جو کچھ ایک لشکر جمع کر کے اوس سے مقابل ہوا تھا مالدیو اجمیر اور جودھپور اور میرٹھے کا حاکم
جو پچاس ہزار سوار کا مالک تھا اون سے لڑکے راجپوتون کو بڑی لڑائی اور بہت سے حیلون سے شکست دیکر اونکے
ملک کو اپنے قبضے مین کر لیا اور آپ ہی کو پھر اوسی جودھپور کی لڑائی مین ہمایون بادشاہ کی حاجی بیگم جو شیر شاہ کے
ہاتھ لگی تھی اوسے بڑی عزت اور حرمت سے رکھا تھا جب یہ سنا کہ ہمایون عراق اور خراسان سے لوٹ کر کابل
کو آتا ہی اوس بیگم کو بڑی بزرگی سے ہمایون کے پاس بھیج دیا +

حقیقت مین شیر شاہ ملک لینے اور سلطنت کے کاروبار مین اوس خاص کر پٹھانون کی قوم مین تو بہت ہی
بے نظیر تھا خلق اور رعیت کے امن امان مین بہت سعی کرتا تھا اور انصاف کے وقت اپنے بیگانے کو ایک سمجھتا تھا
اور اپنے عہد مین بادشاہی کے بہت اچھی نئی نئی باتین نکالی تھین و سلطان علاء الدین خلجی کے اکثر قانونون کو جنکی
تاریخ فیروز شاہی مین پسند کر کے اونکو اپنی سلطنت کے کامون کا دستور العمل ٹھہرایا تھا اور گھوڑے کا داغ دینا جو
سلطان علاء الدین نے مقرر کیا تھا مگر رائج نہ تھا سو اوس نے اوسکو رواج دیا اور بنگالے اور رہتاس مین جو
سینکڑا سو کوس کا فاصلہ ہی اوسمین دو دو کوس کی مسافت پر جہان سرائین آباد کین اور ہر سرائے مین دو دو گھوڑے
اور ایک ایک نقارہ مقرر کرکے اوسکا نام ڈاک چوکی رکھا اور تین دن کے عرصے مین بنگالے کی خبر رہتاس مین

لگتی تھی اور یہ مقرر کیا تھا کہ جب اوسکے واسطے دسترخوان بچھاوین نقارہ بجے اور اوسکی آواز سنتے ہی ہر ایک سرای کا
نقارہ بھی بجے اور بادشاہ کے مقام سے اوسکی سرحد تک جہان کہین کہ سرایے ہون اوسی ساعت مین سب کی آوازین بادشاہی
محلے مین پہونچین اور اوسی وقت بادشاہی سرکار سے مسلمان مسافرون کو کھانا اور ہندوون کو آٹا دال اور گھی وغیرہ ملتا تھا
جب اوسکی زندگی تمام ہونے پر آئی تب اوسنے کالنجر کے قلعے کا محاصرہ کیا اور بڑی اونچی اونچی گھوسون پر قلعے کے برابر
خاک اور مٹی کے دمدمے سے بناکر باروت کے حقے چھوڑنے شروع کیے ناگاہ ایک حقہ قلعے کی دیوار پر لگکر
اولٹا اور اور حقون میں جا پڑا آگ کے لگنے سے بہت سے سپاہی جلکر خاک ہوگئے اوسی دن قلعہ تو فتح ہوا مگر شیر شاہ
بھی اوسی آگ مین جلکر مرا اوسکی حکومت کی مدت کچھہ اوپر بیس برس تھی ان مین سے پندرہ برس تک سرداری بادشاہون
کی ملازمت مین اور پانچ برس ہندوستان کی سلطنت مین ✤

ذکر اسلام شاہ معروف بسلیم شاہ پسر شیر شاہ

سلطنت سے پہلے اسلام شاہ کا نام جلال خان تھا اوسنے اپنے باپ کے مرنے کے بعد کالنجر قلعے مین
سنہ ۹۵۲ ھ مین تخت سلطنت پر بیٹھکر سکہ اور خطبہ اپنے نام کا جاری کیا اور اوسکا خطاب اسلام شاہ مقرر ہوا اس بادشاہ
مین بھی بہت سے اچھے اچھے اوصاف تھے اور اپنے باپ کی طرح بادشاہی کے کام اور عدالت کے قانونون کے
استحکام مین بہت لگا رہتا تھا اور بنگالہ سے پنجاب تک جتنی سرائین کہ اوسکے باپ شیر شاہ نے بنوائی تھین اونکے
بیچ مین ایک ایک اور سرا بنوا کر ہر ایک مسافرون کا کھانا اپنی سرکار سے مقرر رکھا اور کہتے ہین کہ قانونگویون
کی اختراع اوسی کے وقت سے ہے کہ وہ پرگنون مین حساب کتاب دیکھا کرین اور ملک کی آبادی اور زراعت کے
بڑھنے کی تدبیر اور بھلے برے کے حال سے واقف ہوکر عرض کرین اور تھوڑے ہی عرصے مین ملک گیری
اور عدل و انصاف کی باتین جو جوان باپ بیٹون سے ہوئی ہین وے ہندوستان کے پچھلے بادشاہون سے
بہت کم سننے مین آئی ہین اوسکی سلطنت کا زمانہ آٹھہ برس دو مہینے اور آٹھہ دن — شیر شاہ کی تاریخ کا
مورخ کہ وہ بھی پٹھانون مین سے ہے لکھتا ہے کہ اسلام شاہ کے عہد مین ایک فقیر تھا کہ جو شرع کے خلاف باتین مین
اونکی رغبت رکھتا تھا اسلام شاہ نے شرع کی رو سے اوس فقیر کو ان کامون سے منع کیا اور غصہ ہوکر کہا سمجھا
کہ اگر تو ایسے کامون کو ترک نکریگا تو تجھے جلوا دونگا فقیر نے کہا کہ پہلے تو آپ تو جلنے سے بچ لے پھر مجھے جلانا
قضارا اوسی دن یا اوسکے دوسرے دن اسلام شاہ کی مقعد کے پاس ایک پھلک سا اوٹھا اور اوسمین آگ سی لگی
تھی کہ مارے درد کے بادشاہ لوٹتا تھا اور جلا جلا پکارتا تھا آخر اوسی حالت مین تین دن بعد مر گیا ✤

ذکر فیروز شاہ ابن اسلام شاہ ابن شیر شاہ

فیروز شاہ کا نام فیروز خان تھا جب اوسکا باپ اسلام شاہ مرا وہ دس برس کا تھا سرداروں کے اتفاق

سنہ ۱۵۴۵ء

سے یہ لڑکا تخت سلطنت پر بیٹھا فیروز شاہ کہلایا تین مہینے بعد مبارز خان اوسکے ماموں نے اس شاہ کو بڑی بیرحمی سے اور بہت
عذاب دیکر مار ڈالا اس لڑکے غلام کی سلطنت کل تین دن کی تھی ؛

ذکر مبارز خان عدلی ابن نظام خان

۱۵۵۲ء

شیر شاہ کا بھائی جو نظام خان تھا اوسکا بیٹا مبارز خان عدلی سنہ ۹۶۰ھ میں بادشاہی تخت پر بیٹھا اور سکہ اور
خطبہ اپنے نام کا کرکے خطاب سلطان محمد عادل شاہ مخاطب ہوا اوسنے شمشیر خان اپنے چھوٹے بھائی اور شیر شاہ کے
غلام زادہ خواص خان کو اپنا اعظم وزیر کرکے سلطنت کے کاموں کا مدار علیہ ٹھہرایا اور ہیموں بقال ریواڑی کا جسنے
الا الیسی کے عہد میں بڑھایا بقال ابتدا میں کھاری نمک بیچا کرتا تھا پھر اسلام شاہ کے لشکر میں دوکانداری کرنے لگا
اور تھوڑے دنوں پیچھے اسلام شاہ کا مودی ہوا اور نصیبے نے جو مدد کی اوس شاہ کے معتمدون سے ہوگیا اور سلطان
عادل شاہ کے عہد میں ایسا اعتماد پایا کہ ہوتے ہوتے ملکی اور مالی کامون کا مختار ہوگیا اور تھوڑے دنوں تک
بسنت رائے کا خطاب پایا پھر راجہ بکرماجیت کہلایا اور عدلی تو نام کو بادشاہ تھا ساری بادشاہی کا کام ہیموں ہی
کیا کرتا تھا کہتے ہیں کہ ہیموں بد قیافہ اور بدصورت اور چھوٹا قد اور دور اندیش تھا نہ گھوڑے پر چڑھنا جانتا تھا
اور نہ تلوار کمر میں باندھتا تھا ہمیشہ ہاتھی ہی پر سوار ہوتا پر جوانمرد ایسا تھا کہ جن افغانون نے کہ سلطان محمد عادل
سے سلطنت کا دعوی کرکے فساد اٹھایا تھا اون سے بائیس لڑائیاں لڑ کے فتح پائی اور ایسا عقلمند تھا کہ اپنی درست
تدبیری سے سارے سرکش افغانون کو اپنا تابعدار کر لیا ؛

ایک مدت بعد افغان سلطان محمد سے پھر کر ہر طرف فتنہ برپا کرنے لگے چنانچہ ابراہیم خان سور جسکی بہن عدلی
کو بیاہی تھی اور وہ شیر شاہ کے چچا کے بیٹوں میں سے تھا اوسنے سلطان سے برگشتہ ہوکر دہلی کی اکثر طرفون کو اپنے
قبضے میں کر لیا عدلی ٹھہرنے کی تاب نہ لا کر قلعہ چنار کی طرف گیا اور احمد خان سور کہ شیر شاہ کا بھتیجا اور
رلایا دیتا اور عدلی کی دوسری بہن بھی اوسکے گھر میں تھی اوسنے اپنا لقب سلطان سکندر رکھ کر ابراہیم خان پر چڑھائی
کی اور خدا کی مدد سے فتحیاب ہوکر آگرے اور دہلی اور سندھ سے گنگا تک اپنے قبضے میں لایا اور چاہتا تھا کہ پورب
کی سمت جا کر سلطنت کے دعویدارون کو بھی اوٹھا دے لیکن یہ مشہور تھا کہ ہمایون بادشاہ کابل سے ہندوستان
کو آتا ہے اس سبب سے آگے ہی میں ٹھہر رہا عدلی کی حکومت دو برس کے قریب اور شیر شاہ سے شروع سے
عدلی تک سولہ برس ؛

ہمایون کے پھر ہندوستان میں آنے اور پٹھانون پر فتح پانے اور اس جہان سے رحلت کرنے کا بیان

۱۵۵۵ء

ہمایون نے جب کابل میں سنا کہ ہندوستان کی ہر طرف میں افغان بخوبی حکومت کرتے ہیں سنہ ۹۶۲ھ میں منعم خان

کو کابل کی حفاظت کے لیے چھوڑ کر آپ ہندوستان کو کوچ کیا اور شاہزادہ محمد اکبر کو بھی اپنے ساتھ لیکر تین ہزار سوار سے
کم پیدے کی اور روانہ ہو کر لاہور میں پونہچا وہاں افغان تاب لا کر آپ آپ کو بکھر گئے اور لاہور بغیر لڑے ہمایون کے قبضے
مین آئی پھر اوسنے بیرام خان خانخانان کو فوج کا سردار کر کے جالندھر کی طرف بھیجا خانخانان اوس طرف پہونچکر فتحیاب ہوا
اور بہت سے افغانون کو شکست دیکر سہرند مین پونہچا سلطان سکندر ہمایون کے لشکر کا غلبہ اور اپنی فوج کی شکست سنکر
آگرے سے کوچ کر کے ہاتھیون کے اسی ہزار سوار سے سہرند کے نزدیک آکر لڑنے کا مستعد ہوا خانخانان تو اپنے
مقدور موافق اوسکے نکالنے مین سعی کرتا ہی تھا امین ہمایون بھی لاہور سے کوچ کر کے سہرند مین داخل ہوا دونون لشکرون مین لڑائی ہونے لگی خدا کی
مدد سے ہمایون کی فتح ہوئی اور افغان کی شکست اور سکندر بھاگ کر قلعہ مانکوٹ مین چلا گیا بادشاہ نے ابو المعالی کے ساتھ بہت سا لشکر ہمراہ کر کے سہرند
لاہور کی طرف روانہ کیا اور فرمایا کہ سکندر اگر پہاڑ سے نکلے اوسکو وہان سے دفع کرے اور آپ سہرند سے روانہ ہو کر دہلی مین داخل ہوا
اور نئے سر سے ہند کے اکثر شہر اوسکے قبضے مین آگئے خطبہ اور سکہ اوسکے نام کا جاری ہوا اس سال کے باقی دن دہلی مین
بڑے عیش و عشرت سے کٹے اسی میان مین خبر پونہچی کہ سلطان سکندر پہاڑون سے نکلکر پنجاب کی اطراف کو لینے
لگا ہی اور ابو المعالی سے اوسکا تدارک ہو نہین سکا ہمایون نے اس فساد کے دفع کرنے کو شہزادہ محمد اکبر کے تئین
بیرام خان خانخانان کے ساتھ روانہ کیا شاہزادہ منزل در منزل کرتا ہوا قصبہ کلانور مین پونہچا سکندر شہزادے کے
آنے سے ایسی حرکتون سے باز رہا اور پھر اپنی پہلی جگہ یعنی قلعہ مانکوٹ مین جا چھپا ❊

ہمایون کو علم نجوم سے بڑا شوق تھا ایک دن ایک ستارہ کے دیکھنے کو کتب خانے کی چھت پر چڑھا اور سیڑھی
وقت سیڑھیون سے اوسکا پانو پھسلا اور ضرب شدید کے آنے سے ۹۶۳ھ مین انتقال کیا — ہمایون بادشاہ از بام افتاد
اوسکی تاریخ وفات ہی — مدت سلطنت پہلی مرتبہ دس برس — دوسری دفعہ دس مہینے ❊

ذکر ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ ابن نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ

جن دنون مین کہ ہمایون بادشاہ نے وفات پائی شاہزادہ محمد اکبر پنجاب کی طرف قصبہ کلانور مین سکندر کی
تنبیہ مین لگ رہا تھا اونکی موت کی خبر سنکر جمعے کو دوپہر کے وقت ربیع الثانی مہینے کی تیسری تاریخ ۹۶۳ھ مین
تیرہ برس آٹھ مہینے اٹھائیس دن کی عمر مین تخت سلطنت پر جلوس کیا بیرام خان خانخانان جو ہمایون کے وقت
سے مالی اور ملکی کام کا مختار تھا اوسے سلطنت کا وکیل مقرر کیا اور بادشاہی معاملون کا اختیار اوسکو سپرد فرمایا — بادشاہ
کے بڑے بڑے واقعون اور امیر وزیرون کا ذکر جو مورخون نے بیان کیا ہی اونکا خلاصہ لکھا جاتا ہی ❊

خواجہ عطامی قزوینی نے تاریخ اکبر شاہی مین خواجہ نظام الدین احمد نے طبقات اکبری مین شیخ عبد القادر بداون
والے نے اور شیخ الہداد اور شیخ فرید مخاطب بہ تقی خان اور شیخ ابو الفضل اور محمد شریف معتمد خان نے اقبالنامہ
جہانگیری مین اور خاص کر ابو الفضل شیخ مبارک کے بیٹے نے ایک کتاب کے تین دفتر کر کے اس بادشاہ کا حال

۱۵۵۶ء

۱۵۵۶ء

بہت مفصل اور مشرح لکھکر اکبرنامہ نام رکھا ہی اوسکے دفترون کی یہ تفصیل ہے **اول** دفتر کے آدھے مین
اکبر کے بزرگون کا احوال اور دوسرے آدھے مین اکبر کے تخت پر بیٹھنے کا حال اور سترہ برس کی لڑائیان کہ وہ اپنے
نوکرون سے لڑا **دوسرے** دفتر مین مالوہ اور گجرات اور پٹنہ اور بنگالہ اڑیسہ کشمیر بھکر ٹھٹھہ قندھار بجور
خاندیس وغیرہ ان سب ولایتون کی تسخیر اور راجاؤن کے استیصال کا بیان سنہ جلوسی ۱۸ سے ۴۶ تک ۲۸ برس کا حال
تیسرے دفتر مین جسے آئین اکبری کہتے ہین بندوبست اور بادشاہی قاعدون اور صوبون اور ہندوستان
کے شہرون کی حقیقت مع قید حدود اراضی اور انکی جمع کے ٭

بیان محاربہ اکبر با ہیمون بقال اور ہیمون کا اسیر و مقتول ہونا

اکبر بادشاہ جلوس کے جشن کے لوازم کے بعد سکندر کے استیصال کا قصد کرکے مالکوٹ کے قلعے پر پہونچا برسات
کے شروع ہو جانے کے سبب جالندھر کی اطراف مین اوترا وہان لوگون نے عرض کی کہ ہیمون بقال سلطان عادلی
کا سپہ سالار جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہمایون بادشاہ کا مرنا سنکر بادشاہ بن گیا ہی چنانچہ اوسنے سلطان کو چنار مین چھوڑ
کر دہلی اور آگرے کے لینے کا قصد کرکے آگرے مین پہنچ وہان کے بادشاہی سردارون سے کچھ ایک لڑکر آگرے کو اپنے
قبضے مین کر لیا ہی اور وہان سے دہلی مین جاکر تردی بیگ خان کو اور امیرون سمیت تھوڑی ہی سی لڑائی مین بھگا دیا
اور پچاس ہزار سوار اور فیلخانے اور توپخانے سے دہلی مین ٹھہرا ہی اکبر نے یہ خبر سنکر اوس بقال کے استیصال کے
لیے کوچ کیا اور تھوڑے سے لشکر کا سردار سکندر خان اوزبک کو بنا کر آگے روانہ کیا ہیمون کی آگرے کے لینے سے بہت
ہمت بڑھ گئی تھی اکبر کے کوچ کی خبر سنکر دہلی سے چلا پانی پت کی طرف دونون میل اوس فوج سے لڑا جو بادشاہ سے
آگے آئی تھی دونون طرف کے بہادر مردانگیان کر رہے تھے اتنے مین مغل کے بہادرون کا ایک تیر ہیمون کی
آنکھہ کے حلقے مین لگا اور سر سے پار ہو گیا تیر کے لگتے ہی اوسنے بیقراری سے سر ہودے کے تکیے پر رکھا اوسکی
فوج ہودے کو خالی خیال کرکے آپ کو بھاگ نکلی بادشاہی لشکر غالب ہوا شاہ قلی خان ہیمون کی مشکین باندھکر
بادشاہ کے حضور لایا جب وہ بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا اوس سے کتنا ہی پوچھا پر وہ بات کا جواب نہ دے سکا
کسی امیر نے عرض کیا کہ جہان پناہ حضور اپنے ہاتھ سے اسپر تلوار ماریے کہ ثواب ہوگا اکبر نے جواب دیا کہ قیدی کو قتل کرنا
مروت سے بہت بعید ہی بیرام خان نے عرض کی ٭ چہ حاجت تیغ شاہی را بخون ہر کس آلودن ٭ تو بنشین و اشارت
کن بچشم یا بابروئی ٭ یہ کہکر ایک ایسی تلوار ماری کہ اوسکا سر کٹا سا جا پڑا اوسکے سر کو کابل مین اور دھڑ کو دہلی مین
بھیجکر سولی پر چڑھایا ٭ بادشاہ نے ہیمون کے قتل کے بعد وہان سے روانہ ہو دہلی مین پہنچ جو بندوبست کہ بگڑ
گئے تھے اونکے سنوارنے کی تاکید فرمائی ٭
ناصر الملک عرف پیر خان میوات کے انتظام کے لیے مقرر ہوا اوسنے ہیمون کے باپ سے جو اسی برس کا

توڑھا تھا اوسکے مکان کی پوتھی کو چھین لیا اور اوس سے کہا کہ مسلمان ہوجا جب اوسنے انکار کیا ناصر الملک نے
اوسکا کام تلوار سے تمام کیا ؛

بیان اخراج سلطان سکندر و انقطاع سررشتہ ریاست افغانان

جب اکبر بادشاہ کو خبر پہونچی کہ سلطان سکندر پہاڑون سے نکل پنجاب کے بعض پرگنون مین فتنہ اور فساد کر رہا ہے تب اوسکا بھی استیصال مناسب جان دہلی سے پنجاب کی طرف کوچ کرکے جلد مانکوٹ کے قلعے کے تلے کہ جسکے اندر سکندر تھا آ پہونچا اور قلعے کا محاصرہ کیا سلطان سکندر ہیمون بقال کے مرنے کی خبر سننے سے دل شکستہ ہو رہا تھا اور جب یہ سنا کہ عدلی چنار گڈھ کی طرفون مین ٹھہرا ہوا تھا اور خضر خان سلطان محمد خان گور کے بیٹے نے اپنے نام کا سکہ خطبہ کرکے اپنا خطاب سلطان بہادر رکھا اور اوسکا باپ جو ہیمون کی لڑائی مین مارا گیا تھا اوسکا بدلہ لینے کو عدلی سے لڑا اور اوس پر غالب ہوا اور عدلی میدان مین مارا گیا تب اوسنے دل سے ہار کر جانا کہ اب افغانون کا اقبال ہو چکا یہ خیال کرکے مردانگی کو چھوڑ بادشاہ کی درگاہ مین عاجزی کرنے لگا اور میر شمس الدین محمد اتکہ خان اور مولانا ناصر الملک سے بادشاہ کی خدمت مین کہلوایا کہ مجھسے بڑے بڑے قصور ہوئے ہین شرم کے مارے بادشاہ کو اپنا منہ نہین دکھلا سکتا ہون ابھی اپنے بیٹے کو حضور کی خدمت مین بھیجتا ہون اور تھوڑے دنون بعد خود بھی حاضر ہونگا اوسکا یہ التماس بادشاہ نے منظور کیا اور حکم ہوا کہ سکندر پٹنے کی طرف جا کر اوس ولایت کو افغانون سے لیکر آپ قبضہ کرے اور اوسکا بیٹا ہمارے حضور پہونچکر خدمت بجا لاوے سکندر اپنے بیٹے کو بادشاہ کی درگاہ مین بھیجکر آپ پٹنے کو گیا اور دو برس بعد مرا بادشاہ کی تخت نشینی کے دوسرے برس سکندر کے شکست ہونے اور قلعہ مانکوٹ کے فتح ہوجانے سے سب فتنہ و فساد فرو ہوگیا ؛

بیان بے اعتدالی بیرام خان اور اوسکی عمر و دولت کا انجام

جب بیرام خان خانخانان نوکری اور وکالت اور امیر الامرائی کے درجے سے بڑھا اور تمام بادشاہی کارخانون پر مختار ہوگیا غرور مین آکر بادشاہ کو لڑکا خیال کرنے لگا اور یہ سمجھکر کہ سلطنت کے کامون کا بندوبست اور رونق و فتح یا صرف میری ہی عقل و مدد سے ہوا ہے ظلم اور زبردستیان شروع کین چنانچہ تردی بیگ خان اور مصاحب بیگ خان سرداران معظم کو مروا ڈالا اور ناصر الملک کو معزول کرکے مکے کو روانہ کیا اور اسی طرح بادشاہ کے جتنے رفیق اور خیرخواہ تھے انکے ساتھ بہت سختی سے پیش آنے لگا بادشاہی دو ہاتھی بانون کو ناحق اور بے قصور جان سے مروا ڈالا ایسی ایسی بے ادبیان سنکر بادشاہ بہت غصہ ہوا اور اوسکے نکالنے کی تدبیر مین ہوا تھوڑے دنون بعد کچھ ایک امیرون ساتھ لیکر شکار کے بہانے آگرے سے چلکر دہلی مین پہونچا اور وہان کے صوبہ دار شہاب الدین احمد خان سے اور منعم بیگ کوکہ کے امیرون کو اس مضمون سے فرمان بھیجے کہ حضور کی خاطر بیرام خان سے برداشتہ ہوگئی ہے اور ہم خود سلطنت کے

کام کیا کہ جسکے جو کوئی بندگی کا ارادہ رکھتا ہو ہماری درگاہ مین حاضر ہووے اور میر شمس الدین محمد خان اتگہ کو سہرند سے بلا کر نقارہ
اور نشان طوغ اور منصب بیرمخان کا مرحمت فرمایا اکثر امیر کئی طرفون سے آکر حاضر ہوے اور جو امیر کہ بیرم خان کے پاس تھے وے
بھی اوس سے الگ ہوکر بادشاہ کے حضور مین چلے آئے بیرم خان نے یہ خبرین سنکر چند در چند معذرت بادشاہ کے حضور مین لکھین
اکبر نے جواب دیا کہ اوسکا آنا ہمارے حضور مناسب نہین بہتر یہ کہ مکے کو روانہ ہو وہ آگرے سے روانہ ہوا اور پنجاب کی طرف جا کر بادشاہ سے
بغی ہو سر اوٹھایا میر شمس الدین اتگہ اور اور امیر اوسکے دور کرنے کو مقرر ہوے بیاس اور ستلج کے درمیان دونون لشکرون کا
مقابلہ ہوا بہت سی لڑائی کے بعد بیرم خان مغلوب ہوکر بھاگا اور اپنی تقصیرون کے عذر اور شرمندگی بادشاہ کے حضور مین
عرضی لکھین آخر عبد اللہ سلطانپوری جو مخدوم الملک مشہور ہے اور منعم خان کے وسیلے سے رومال گردن مین ڈالکر بادشاہ کی
خدمت مین حاضر ہوا اور بہت سا رویا بادشاہ نے مہربانی اور مروت کی راہ سے اوسے مکے کے جانے کی اجازت دی بعد اسکے

سال ششم جلوس

بادشاہ تو دہلی کو متوجہ ہوے اور بیرم خان مکے کو چلے جب بیرم خان پٹن شہر مین پہونچا جو احمد آباد گجرات کے علاقون مین سے
ہے اور وہان مبارک خان نام ایک لوحانی افغان تھا اور ہمایون کی رکاب مین افغانون سے جو بیرم خان کے ساتھ لڑائی ہوئی
تھی اوس جنگ مین اس افغان کا باپ مارا گیا تھا سو اب اوسنے باپ کا بدلہ لینے کو بیرم خان کا قصد کیا ایک دن اوسنے چالیس
افغانون کے ساتھ آکر بیرم خان کی ملاقات کا بہانہ کیا اور پاس جا کر ایسا ایک جمدھر اوسکی پیٹھ پر مارا کہ چھاتی سے
پار ہوگیا اور دوسرے نے ایسی ایک تلوار ماری کہ اوسکا کام تمام ہوا تھوڑے سے فقیرون نے وہان سے اوسکی لاش کو
اوٹھا کر شیخ نظام الدین کے مقبرے کے پاس خاک کو سونپا اور پھر اوسکی ہڈیان مشہد مقدس مین بھیجین
مرزا عبد الرحیم بیرم خان کا بیٹا کہ تین برس کا تھا بادشاہ کے حضور مین پہونچا بادشاہ نے اوسپر بہت سی مہربانیان فرما کر
اوسکے سر پر ہاتھ رکھا اور ہمیشہ اوسے مرزا خان کے خطاب سے بلاتا تھا جب وہ بالغ ہوا اور ہوش و تمیز پایا بہت پسندیدہ
خدمتین اوس سے ظہور مین آئین تب بادشاہ کے حضور سے خطاب فرزند برخوردار خانخانان سپہ سالار اور پنجہزاری منصب
کہ اوس وقت مین اس سے زیادہ نہ تھا مرحمت ہوا چنانچہ گجرات اور ٹھٹھے اور دکن کی فتح اوسی کے ہاتھ سے ہوئی اور راجہ ٹوڈرمل
کے مرنے کے بعد وزارت اعلی کے کام اوسی کے سپرد ہوے اور خانخانان جو موزونی اور صفائی طبع اور بلند ہمتی اور ذاتی
جوانمردی مین کہ ہندوستان مین مشہور ہے وہی مرزا عبد الرحیم بیرمخان کا بیٹا ہے

بیان اس حال کا کہ اکبر نے ہندوستان کے راجاون کی بیٹیان اپنے گھر مین لین

جب اکبر بادشاہ کو تخت پر بیٹھے ہوے کچھ مدت ہوئی اور ہر طرح سے اپنے دشمنون پر غالب آیا اور چیتور کا قلعہ وہان کے
راناسے چھین کر اوسکو بالکل برباد کر دیا اور اپنا دبدبہ جتانے کو چاہا کہ ہندوستان کے بڑے بڑے راجاون کی بیٹیان
اپنے اور اپنی اولاد کے واسطے لین چنانچہ پہلے ہی حسن خان میواتی سے کہ دار الملک کے سب زمیندارون مین بڑا تھا اوسکی
بھتیجی مانگی وہ خود بھی مسلمان تھا اور پھر راجہ بہارامل کچھواہہ کہ ہندون کے سب راجون مین بڑا تھا اوسکی نسبت بھی یہی حکم ہوا

اوسنے بھی لاچار ہوکر اپنی لڑکی اکبر کو بیاہ دی ۔

بیان ولادت شاہزادہ سلیم یعنی جہانگیر اور اکبر کا اجمیر جانا

اکبر کو بیٹے کی چاہ تھا لیکن کبھی پیدا ہوسکے کوئی لڑکا نہوتا تھا اور جو عورتین حمل سے بھی ہوتی تھین تو بیٹا کبھی ہوتا تھا
اور کبھی لڑکے جتے تھین تو تھوڑے دنون سے زیادہ کوئی لڑکا جیتا تھا آخر اپنے خیر خواہون کے کہنے سے شیخ سلیم
کی خدمت مین گیا اور اوس زمانے مین یہ فقیر بہت کراماتی اور مجیب الدعوات تھا اور جس وقت کہ پادشاہ اوسکے پاس گیا فقیر
سیکری مین رہتا تھا پادشاہ نے اوس درویش کے حسب الارشاد اس قصبے کے قریب پادشاہی عمارتین بنواکر فتحپور نام رکھا
اور اپنا دار السلطنت ٹھہرایا اوس بزرگ کی دعا سے خدا کی عنایت مددگار ہوئی یعنی چودھوین سن جلوس سنہ ہجری مین
راجہ بہارا مل کی لڑکی کے پیٹ سے ایک لڑکا پیدا ہوا اس درویش کی مناسبت سے اوس لڑکے کا نام سلطان سلیم رکھا
اور اکبر کو خواجہ معین الدین چشتی کا بڑا اعتقاد تھا یہ عہد کیا تھا کہ اگر خدای تعالی لڑکا مجھے نصیب کرے تو خواجہ کے روضے پر پیادہ
پا جاؤن جب شاہزادہ سلیم پیدا ہوا اکبر اپنا عہد پورا کرنے کو فتحپور سے اجمیر تک کہ سات منزل و ہر منزل بارہ بارہ کوس کی ہے
پیادہ پا جاکر زیارت کی رسمین بجا لایا ۔

١٥٦٩ ع

جب شاہزادہ سلیم بالغ ہوا تب راجہ بھگونت ولد بہارا مل کچھواہہ کی بیٹی اوسکے نکاح مین آئی تھی دوسری دفعہ
راجہ ولد راجہ مالدیو کی بیٹی اوس سے بیاہی گئی یہ راجہ جودھپور مرستہ کا حاکم تھا اور ملکوں کی فراخی اور لشکر کی زیادتی مین سب سے
بڑا راجہ گنا جاتا تھا اوس راجہ نے اپنی عزت و آبرو بڑھانے کو اس شادی مین پادشاہ کو اپنے یہان بلا بہت سا جہیز دان
دیکر پادشاہ اور داماد کو بیٹی سمیت رخصت کیا اس شادی سے پہلے راجہ بھگونت کی بیٹی سے شاہزادے کے ایک لڑکا پیدا
ہوا تھا جسکا نام سلطان خسرو رکھا تھا اور جودھپور راجہ کی بیٹی سے جلوس اکبری مین سلطان خرم جو شاہجہان کے نام سے مشہور ہے پیدا ہوا

بیان تعمیر قلعہ اکبرآباد عرف آگرہ

١٥٦٥ ع

دسوین سال جلوس مطابق سنہ ہجری مین اکبرآباد کے قلعے کی تعمیر شروع کی گئی ہر روز چار ہزار آدمی عمارت کے کام مین
سنگتراش و معمار اور بیلدار اور لوہار لگتے تھے اور اس قلعے کی بنا پانی تک پہنچی ہے عرض گز اور بلندی دیوار کنگرون
تک پتھر کا تراش کر بنایا ہے اور اسمین بہت بڑی عمارتین اور محل بنائے ہین آٹھ برس کے عرصے مین یہ قلعہ اور شہر تعمیر ہوکر اسکا
اکبرآباد نام رکھا گیا یہ شہر ہندوستان کے ملکون کے بیچا بیچ ہے اور اسکی آب و ہوا اور دریا کی سیر بہت خاصی ہے ۔

بیان تعمیر قلعہ الہ آباد عرف پراگ

اکبر پادشاہ اطراف بنگالہ کے سرکشون کے استیصال کے واسطے پورب کے ملکون مین جاکر اوس طرف شکار کرتا پھرتا تھا
سیر کرتے کرتے ایک ایسے مکان مین جا پہنچا جہان گنگا جمنا آپسمین ملی ہوئی تھین اور ہندوؤن کے عقیدے کے موافق یہ
استھان تیرتھ کا اور بہت شریف جگہہ ہے اکبر نے دونون دریاؤن کے ملاپ پر ایک بہت بڑا قلعہ بنوایا اور ایک نیا شہر

بسایا اور اوسکا نام الہ آباد رکھا اور یہ عمارت اٹھائیسوین سال جلوس اکبری مین مطابق ۹۹۱ھ ہجری مین تمام ہوئی

سنہ ۱۵۸۳ع

خلاصہ حال شیخ ابو الفیض فیضی

جب اکبر بادشاہ نے شیخ مبارک اور اوسکی اولاد کی دانائی کا حال سنا قدردانی کی راہ سے اونکے حاضر ہونے کا حکم دیا بارھوین سال جلوس مین شیخ ابو الفیض بادشاہ کی ملازمت مین حاضر ہوا یہ شیخ مبارک کے سب بیٹون مین سے بڑا تھا اور شاعری مین اوسکا تخلص فیضی تھا بادشاہ نے اوسکو اپنے خاص لوگون مین رکھا اور روز بروز اوسکا مرتبہ بڑھنے لگا ہوتے ہوتے تینتیسوین سال مین ملک الشعرا خطاب پایا اور اونتالیسوین سال قرآن کی بے نقطہ تفسیر اور کتاب نل دمن اور مرکز ادوار تصنیف کر کر بادشاہ کی نذر گذرانین بادشاہ نے بہت خوش ہو کر تحسین و آفرین کی اور چاہتا تھا کہ جیسی شیرین خسرو ہی اوسکے مقابلے سخن سلیمان بلقیس اور ہفت پیکر کی مثل ہفت کشور اور سکندرنامے کی برابر اکبرنامہ تصنیف کرے پر یہ کتابین تمام کو نہ پہونچنے پائی تھین کہ اوسکی عمر تمامی پر آئی بادشاہ اوسکی خدمت اور حقوق کے سبب اوسے بہت دوست رکھتا تھا اور شاہزادے بھی اوس سے فائدہ اوٹھاتے تھے اسلیے اوسکے ایام بیماری مین خود بادشاہ اور شاہزادے اوسکی عیادت کے واسطے گئے وہ چالیسوین سال جلوس اکبری مین دنیا سے اوٹھ گیا

بیان احوال شیخ ابو الفضل

اکبر بادشاہ نے انیسوین سال جلوس مین ابو الفضل شیخ مبارک کے بیٹے کو جو فیضی سے چھوٹا تھا قدردانی کی راہ سے اپنے پاس بلایا ابو الفضل نے آیۃ الکرسی کی تفسیر اکبر کے نام پر بنا کر ملازمت حاصل کی چنانچہ بادشاہ کے بہت پسند پڑی بادشاہ اوسپر کمال مہربانی فرماتا تھا اور بڑھتے بڑھتے اوسکا مرتبہ ایسا بڑھا کہ بڑے بڑے امیرون اور وزیرون سے بھی مرتبے مین زیادہ ہو کر بادشاہ کا مقرب اور صلاح کار ہو گیا اور دربار کے سب لوگ حسد کھانے لگے شاہزادون نے بھی سرداران سے ملکر اوسکی بربادی کا ارادہ کیا

ابو الفضل نے قرآن کی تفسیر جو شیخ مبارک سے ناتمام رہ گئی تھی پوری کی لیکن بادشاہ کا نام اوسمین درج کیا اور اوس کتاب کو ملکون اور اطراف مین بھیجدیا حاسدون کو یہ ایک موقع ملا آخر بادشاہ اس سے ناراض ہو گیا لیکن اوسکی دانائی کے سبب پھر اوسپر مہربان ہوا

ایک دفعہ ممالک دکن کے بعض ضروری کامون کو اوسے روانہ کیا اور اوسنے وہان جا کر بڑی محنت اور مشقت سے وہان کا بندوبست اور تدبیرین قرار واقعی کین جسوقت بادشاہ کے حسب الطلب بعضی ملکی مصلحت کے واسطے تنہا چند رفیقون کے ساتھ اکبرآباد کو آتا تھا اوسوقت جہانگیر جو بادشاہ سے برگشتہ ہو کر الہ آباد مین مقیم تھا اور ابو الفضل سے بہت آزردہ رہتا تھا اوسکو اکیلا دکن سے آتا ہوا اوس وقت پا کر راجہ نرسنگہ دیو کو کہ وہ بھی بادشاہ سے باغی ہو شاہزادے کے ساتھ تھا سکھا کر کہا کہ رستے مین اسکا سر کاٹ ڈال وہ اسبات کا ذمہ کر جلدی جلدی دکھن کی طرف روانہ ہوا اجین مین جا پہونچا

سنہ ۱۵۹۵ع

اور راجپوتون کی فوج لیکر گھات کی جگہہ آ شیخ کے مارنے کا ارادہ کیا یہ بھی بڑا جوانمرد تھا وہین ٹہک کر اپنے معتقد رشتہ
ساتھیون سمیت اون پر حملہ کیا راجپوتون کی جماعت نے ہر طرف سے اوسے گھیر لیا آخر شیخ نیزہ کا زخم کھاکر زمین پر
گرا اور اوسکے ہمراہی بھی مرے یہ واقعہ سینتالیسوین سنہ جلوس مین مطابق ایک ہزار گیارہ ہجری کے ہوا راجہ نرسنگہ
نے شیخ کا سر کاٹ کر الہ اباد مین شاہزادے کے پاس بھیجدیا۔ اکبر یہ حادثہ سنکر بیخود ہو گیا اور اوسنے کمال افسوس سے
اپنا ہاتھہ سینے اور منہ پر مارا اور رایان پتر داس اوس طرف کے فوجدار کو جسکا منصب تین ہزاری تھا شیخ عبدالرحمان
ابوالفضل کے بیٹے اور اور امیرون کے ساتھہ نرسنگہ دیو کے استیصال کے لیے مقرر کر کے حکم دیا کہ جبتک اس ملعون کا
سر کاٹ نلین ہرگز لڑائی سے باز نرہین اور پھر بادشاہ نے یہ بھی کہا کہ شیخ کے سر کے بدلے اوس بدذات کا سر کیا حقیقت
رکھتا ہی اوسکے زن و بچے کو سولی پر چڑھانا چاہیے ۔

بیان حال میان تان سین کلاونت

سنہ ساتوین جلوس مین راجہ رامچند باندھو کے حاکم نے تان سین کلاونت کو اکبر بادشاہ کی خدمت مین بھیجا یہ شخص
اپنے عہد مین اگ کے علم مین یکتا تھا اور کہتے ہین کہ ایسا کلاونت نہ تو کوئی اس سے پہلے ہوا اور نہ ابتک بلکہ اس فن کے
گوئیے اپنے تئین اوسکا پیرو سمجھتے ہین اور اوسکا نام تعظیم سے لیتے ہین جو بادشاہ موسیقی کے فن مین اچھا جانتے
تھے اور یہ تو اسمین کامل ہی تھا اس لیے اسکے ساتھہ صحبت رکھکر اکثر اس سے خوشی اوٹھاتے تھے سنہ ۳۴ جلوس
مین اوسنے وفات پائی بادشاہ کو اوسکے مرنے سے بہت رنج و الم ہوا ۔

بیان حال راجہ تودڑمل

راجہ تودڑمل لڑکا ہی تھا کہ اوسکا باپ مر گیا اوسکی ماں نے بڑی محنت سے نہایت مفلسی مین اوسے پرورش کیا
لیکن لڑکپن ہی سے کاردانی اور نصیبہ وری کے نشان ہونہاری کے اوسمین پائے جاتے تھے نصیبے کے زور سے بادشاہی
سرکار کے متصدیون مین نوکر ہو گیا اور دن بدن مرتبے مین بڑھنے لگا اور صاحب تدبیر اہل قلم تو تھا ہی نقارے اور نشان
کا بھی مالک ہو گیا اور گجرات و بنگالہ کے شہرون کی لڑائیون اور اور معرکون مین بڑی جانفشانیان و بہت سی اونگلیان
کین اور فتحمند ہوا رفتہ رفتہ بادشاہ کا وزیر ہوا اور ستائیسوین سال جلوس مین وزیر اعظم یعنی سب سے بڑا وزیر کہلایا اسمین
بڑے بڑے اوصاف تھے دیانت دار اور سیر چشم اور بلند حوصلہ اور عقلمند اور خوش مزاج اور بلند ہمت تھا اور رفاہ عام کا بہت
رسا تھی دوست و دشمن اپنے بیگانے کو ایک سمجھتا سلطنت کے بھید اور قاعدون سے بہت واقف اور حساب و تحریر مین عیار
مین تو اکا تھا اس سے پہلے ہندوستان کے ملکون مین متصدی ہندوون کے طریقے پر دفتر بناتے تھے تودڑمل نے
ایران کے محررون سے وہان کا طرز سیکھہ دفترون کو ولایت کے طور پر مرتب کیا چنانچہ اوسکے موافق اب تک لکھا جاتا ہے
اور بڑی محنتون سے بادشاہ کے سارے ملکون کی زمینون کو نپوا کر ہر ایک گانون مین بندوبست کیا اور جمع دام ٹھہراکر صوبون

میں یعنی منظور کیں اور ایک روپیہ کے چالیس دام مقرر ہوئے اور ہر کروڑ دام پر ایک ایک عامل مقرر ہو کر اوسکا نام کروڑی
رکھا گیا اور سپاہ کے گھوڑوں پر داغ دینا بھی اوسی نے رائج کیا اگرچہ پہلے سلطان علاء الدین خلجی اور پھر شیر شاہ نے
گھوڑوں کا داغ دینا مقرر کیا تھا پر اونکے وقت میں اچھی طرح رائج نہوا اور اکبر کے عہد میں خاطر خواہ مروج ہوا۔ راجہ تودرمل کے
مرنے کے بعد عبد الرحیم خانخانان نے وکالت کے عہدے سے سرفرازی پائی بخوبی وزارت اور وکالت کے کام کرتا رہا ۔
سنہ ۱۰۱۴ ہجری باون سال جلوسی میں اکبر بادشاہ نے اکبرآباد میں وفات پائی اوسوقت بادشاہ کی عمر ۶۳ برس کی تھی اور
[illegible] شہر اکبرآباد کے باغ سکندرہ میں مدفون ہوا اوسکی سلطنت کی مدت ۵۱ سال ۲ مہینے ۹ دن تھا ۔

سنہ ۱۰۱۴ھ

ذکر ابو المظفر نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ

سنہ ۱۰۱۴ھ

شاہزادہ سلیم جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کا بیٹا ۳۸ برس کی عمر میں چودھویں جمادی الاخری روز پنجشنبہ سنہ ۱۰۱۴ ہجری
شہر اکبرآباد کے قلعہ میں سلطنت کے تخت پر بیٹھ کر ابو المظفر نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ کے نام سے ملقب ہوا اور مرزا
غیاث بیگ کو اعتماد الدولہ اور مرزا جان بیگ کو جو جہانگیر کی شاہزادگی کے وقت دیوان تھا وزیر الممالک کا خطاب دیکر دونوں
کو دیوانی کی خدمت میں شریک کیا اور زمانہ بیگ سے جو شاہزادگی کے دنوں میں اچھے اچھے کام ہوتے تھے اوسے مہابت خان
کا خطاب عنایت کیا اور تھوڑے برس بعد صلابت خان خانجہان کے خطاب ہوا اور شیخ فرید کہ موسوی کے بیٹے سیدوں
میں سے اور اکبر کا پایہ قدر تھا اور بخشیگری کی خدمت پر مامور تھا اوسکا منصب پانچہزاری فرمان ہوا اور میر بخشیگری عنایت ہوئی
اور راجہ مان سنگھ کو چار قب کا خلعت اور جڑاؤ تلوار اور خاص گھوڑا مرحمت کر کے بنگالے کا صوبہ دار کر کے رخصت کیا اور
خان اعظم مرزا عزیز کوکلتاش اور آصف خان جعفر کو جو بہار کے صوبے سے حضور میں حاضر ہوا تھا بہت سی مہربانیاں
کر کے اپنے پاس رکھا اور اور امیروں پر شاہانہ مہربانیاں کیں +

نور جہان بیگم زوجہ شیر افگن خان کا حرم سرای بادشاہی میں آنا

نور جہان بیگم غیاث بیگ مخاطب باعتماد الدولہ کی بیٹی ہے اور یہ خواجہ محمد شریف طہرانی کا بیٹا تھا اور خواجہ ابتدا میں
محمد خان تکلو ہرات کے حاکم کا دیوان تھا جب ہمایون شیر شاہ کے خوف سے عراق کو گیا تھا تب اس خواجے نے شاہ
طہماسپ سے سفارش کر کے اوسکی بہت مدد کی تھی اور شاہ طہماسپ کا زمانہ ضیافت اور مہمانداری کے باب میں جسکا ذکر اکبرنامے میں مندرج
ہے محمد خان کے نام مہماندار ہوا تھا جب خواجہ محمد شریف شاہ طہماسپ کی خدمت میں پہونچکر وزیر ہو کر مر گیا تب اوسکے دونوں
بیٹے محمد طاہر اور غیاث بیگ ہندوستان میں آئے اور غیاث بیگ کے دو بیٹے اور ایک لڑکی تھی جب قندھار میں پہونچا
ایک اور لڑکی کہ نور جہان بیگم سے مراد ہے پیدا ہوئی وہاں سے بھی روانہ ہو کر فتحپور سیکری میں اکبر بادشاہ کے پاس حاضر ہوا
اور چونکہ تحریر و انشا و خوشنویسی اور شاعری میں بہت استعداد رکھتا تھا تھوڑے دنوں میں بیوتات کا دیوان ہو گیا اور ہر طرح کے
علم اور فن کا جامع جو تھا دن بدن مرتبے میں بڑھتا رہا ۔ شیر افگن خان کا نام علی قلی تھا اور شاہ طہماسپ کے بیٹے اسمٰعیل مرزا کا

سفر ہی تھا جب اسمعیل مرزا مر گیا علی قلی قندھار کی راہ ہو کر اکبر بادشاہ کے عہد مین ہندوستان مین آیا اور ملتان مین پہونچکر پہلے ہی
پہل خانخانان عبدالرحیم سے ملاقات کی جو اوس وقت ٹھٹھے کی مہم پر جاتا تھا خانخانان نے اسکا حقیقت حال بادشاہ کو لکھکر او
غائبانہ بادشاہی بندون مین نوکر رکھوا کر اوسے اپنے ساتھ لیا اوسنے اس مہم مین بہت جانفشانی کی اور جب ٹھٹھے کی فتح کے
بعد بادشاہ کے حضور حاضر ہوا عبدالرحیم کے کہنے سے بادشاہ نے اوسے بڑا منصب عطا کر کے شیر افگن خان خطاب بخشا اور صوبہ
بنگالہ مین جاگیر دی اور انھین دنون نورجہان بیگم شیر افگن خان کو بیاہی گئی تھی ❊

ایک دفعہ نورجہان بیگم اپنی مان کے ساتھ کسی تقریب سے اکبر کی محلسرای مین گئی تھی جہانگیر جوانی کے عالم مین اوسے
دیکھکر عاشق ہو گیا جب خود تخت سلطنت پر بیٹھا اوسکا دن کے بند و بست سے فراغت حاصل کی قطب الدین کوکلتاش خان
کو بنگالے کا صوبہ دار مقرر کر کے اوس سے الگ کہا کہ نورجہان بیگم کو شیر افگن خان سے طلاق دلا دو اور جو وہ طلاق نہ دیوے
تو جیسے بنے نورجہان کو ہمارے پاس بھیجدو قطب الدین خان بنگالے مین پہونچکر تھوڑے دن وہین رہا اور پھر بردوان کو روانہ
ہوا شیر افگن خان وس جگہہ کا جاگیردار تھا اوسکے استقبال کو آیا ملاقات کے بعد پہلے قطب الدین خان نے اوسکی دلیری و تہور
کا خوف کر کے اشارون ہی مین اپنا مطلب ظاہر کیا پر شیر افگن خان ان اشارون کو نہ سمجھا آخر اوسنے کھلا کہدیا کہ تم اپنی
بی بی بادشاہ کو دو شیر افگن خان نے سمجھا کہ اب میرا کچھہ بس نہ چل سکیگا بہت غیرت کھا کے اور جوانمردی کے جوش مین آکے
قطب الدین خان کے تو وہین دو ٹکڑے کیے اور اپنا اور اپنی بی بی نورجہان کا مارنا دل مین ٹھانا اس حال کے دیکھتے ہی
قطب الدین خان کے نوکر چاکر ہر طرف سے گھر آئے یہ بھی مردانہ تھا کئی ایک آدمیون کو مار کر اور آپ زخمی ہو کر نکلا اور گھر کی
راہ لی کہ نورجہان کو جا کر قتل کرے نورجہان نے دانائی سے پہچان لیا جھٹ دروازہ بند کر لیا اتنے مین قطب الدین
کے آدمی وہان آ پہنچے اور اوسکا کام تمام کیا اور عملہ بادشاہی جو بنگالے مین متعین تھا اوسنے جہانگیر کے حسب الحکم نورجہان
کو دارالسلطنت کی طرف روانہ کیا جہانگیر اکثر شراب کے نشے مین ڈوبا ہوا اور مدہوش رہتا تھا اور باوجود اسکے کہ اوسپر
عاشق تھا پر غفلت کے سبب اوسے بھول گیا یہان تک کہ نورجہان کی مان اوسے لیکر زوجۂ اکبر کی خدمت مین جسنے جہانگیر
کو پالا تھا آئی جہانگیر نے اپنی معشوقہ کو وہان دیکھکر پہچان لیا اور از سر نو عاشق ہوا چھٹے سال جلوس مین نورجہان جہانگیر
کے محل مین داخل ہوئی پہلے نور محل پھر نورجہان بیگم خطاب پاتی ہوئی یہان تک نوبت پہونچی کہ بادشاہ سے
انخود رفتہ ہو کہ ساری سلطنت کا کام اوسکے اختیار مین سونپ دیا ❊ نورجہان عورتون مین ممتاز اور بہت سی صفتون مین
بے نظیر تھی اور عقلمندی مین بہت سے مردون سے بہتر تھی طبیعت موزون اور بعضے اوسکے شعر زمانے کے آدمی
جانتے ہین آخر یہان تک پہونچی کہ بادشاہ کا فقط نام ہی نام رہ گیا اور بادشاہ اکثر یہ کہا کرتے تھے کہ خدا کرے سلطنت نورجہان
ہی کو ہوے مجھے تو شراب کی صراحی اور ایک نان چاہیے ❊
نورجہان جھروکے مین بیٹھتی تھی اور امیر وزیر حاضر ہو کر تسلیمات بجالاتے تھے اور بادشاہ کے سب ملکون کے دفترون کے

نام جو فرمان بھیجے جاتے تھے اوسپر لکھا جاتا تھا۔ حکم علیہ عالیہ مہد علیا نورجہان بادشاہ اور اوسکی مُہر کا سجع یہ تھا۔ نورجہان گشت بحکم اللہ۔ ہمدم و ہمراز جہانگیر شاہ اگرچہ بیگم کے نام کا خطبہ نہ تھا پر سکہ چلتا تھا۔ سکے کا نقش۔ بحکم شاہ جہانگیر یافت صد زیور۔ بنام نورجہان بادشاہ بیگم زر۔ اسکا باپ اعتماد الدولہ کا خطاب اور وکالت کا کل منصب رکھتا تھا اور بیگم کے بڑے بھائی ابوالحسن کا خطاب اعتقاد خان تھا اور میر سامانی کی خدمت کرتا تھا ایک مدت کے بعد آصف خان خطاب ہوا اور جتنے کہ بیگم کے خویش و اقربا تھے بڑے بڑے منصبوں اور مرتبوں پر فائز ہوئے بلکہ غلام اور خواجہ سرا خان اور ترخان کہلانے لگے۔

شاہزادہ شاہجہان کا آصف خان برادر نورجہان کی بیٹی سے بیاہ ہونا اور اولاد پیدا ہونا اور شاہزادہ شہریار کی شادی نورجہان کی دختر سے ہونی جو شیر افگن خان کی نطفے سے تھی

آٹھویں سال جلوس جہانگیری میں مرزا ابوالحسن مخاطب بہ آصف خان نورجہان بیگم کے بھائی کی بیٹی شاہجہان سے منسوب ہوئی اور ممتاز محل خطاب ہوا اوس سے سلطان دارا شکوہ اور سلطان شجاع اور ۱۰۲۸ھ میں محمد اورنگزیب پیدا ہوے پہلے نورجہان بیگم بہ امر خاطر بادشاہ اور اپنے بھائی آصف خان کی رضاجوئی کے واسطے جیسا کہ شاہجہان داماد تھا شاہجہان سے مربی اور طرفدار تھی لیکن جب اوسکی لڑکی جو شیر افگن خان سے تھی سلطان شہریار جہانگیر بادشاہ کے بھتیجے اور دانیال کے بیٹے کو بیاہی گئی تب اوسنے اپنے داماد کی طرفداری کرنی شروع کی اور اس خیال سے کہ آصف خان اپنے داماد شاہجہان کا طرفدار ہے بیگم اپنے بھائی آصف خان سے برگشتہ خاطر ہوئی اور اس سے بہت سے فساد پیدا ہوے اور شاہجہان شاہزادہ باغی ہوگیا اس احوال کی تفصیل اور تواریخوں سے ظاہر ہے۔

سنہ ۱۰۲۱ھ

بیان رحلت جہانگیر بادشاہ

بائیسویں سال جلوس میں جب جہانگیر بادشاہ کشمیر کو متوجہ ہوا ضیق کی بیماری کی شدت سے ۲۸ صفر سنہ ۱۰۳۷ھ باٹھہ برس کی عمر میں اوسنے اس دنیا سے کوچ کیا وہاں سے اوسکی لاش لاہور میں پہونچکر دریاے راوی کے کنارے شاہدرے کے متصل قاسم خان کے باغ میں جہان نورجہان بیگم بھی تھی دفن ہوئی اور اوسپر بڑی عمارتیں بنیں۔

سنہ ۱۰۳۷ھ

ذکر ابوالمظفر شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ

جہانگیر کی وفات کے بعد آصف خان ارادت خان سے مل گیا اور داور بخش خسرو کے بیٹے کو سلطنت کی امید سے نظربندی سے نکالکر تخت پر بٹھایا اور شاہجہان کے پاس خبر بھیجکر جہانگیر کی موت سے آگاہ کیا بڑے بڑے امیر آصف خان کے منصوبے سے واقف تھے اور اس سے موافق ہوے آصف خان نے اپنی بہن نورجہان کو اس نظر سے کہ وہ شہریار سلطان اپنے داماد کو بادشاہ

ہونا چاہیے تھی نظر بند رکھا۔ آخر یہانتلک ہوا کہ شہریار اپنی عورت یعنی نورجہان کی بیٹی کے بہکانے سے بادشاہی خزانون کا قبضہ کر کے تمام بیوتات کے کارخانے جو لاہور مین تھے اپنے تصرف مین لایا اور اپنے لشکر کو دریا سے پار اوتارا شہر کے تین کوس اس طرف دونون لشکر مل گئے پہلے ہی حملے مین شہریار کی فوج کا بندوبست بگڑ گیا اور ہر کوئی آپ آپ کو بھاگ نکلا شہریار کہ دو ہزار سوار سے لاہور کے باہر ٹھیرا تھا پھر کر قلعے مین گھس گیا ارادت خان نے اوس قلعے مین جا کر شہریار کو اپنے قابو مین کر لیا اور صبح ہوتے ہی بڑے امیرون نے داور بخش کو تخت پر بٹھلایا اور شہریار کے ہاتھ باندھ کر اوسکے سلام کو لائے اور دو دن بعد اوسکی آنکھون مین سلائی پھروائی اور تھوڑے دنون بعد طہمورث اور ہوشنگ شاہزادہ دانیال کے بیٹون کو بھی قید کیا۔

شاہجہان نے اپنے باپ کے مرنے کی خبر مقام جنیر مین سنکر گجرات کی راہ سے اکبرآباد کی روانگی کا قصد کیا اور خدمت پرست خان کو آصف خان کے پاس لاہور مین بھیجا اور اپنے ہاتھ سے ایک فرمان اس مضمون کا لکھا کہ اس وقت مین فتنے اور فساد کا بہت گمان ہے داور بخش خسرو کے بیٹے اور شہریار میرے چھوٹے بھائی اور شاہزادہ دانیال کے دونون بیٹے طہمورث اور ہوشنگ اگر ان سب کو مار ڈالو تو عین صلاح ہے۔

سنہ ۱۶۲۷ء

۲۲ جمادی الاولی سنہ ۱۰۳۷ ہجری کو لاہور کے دربار خاص و عام مین خطبہ شاہجہان کے نام کا پڑھا گیا اور داور بخش کو کہ چند روز کے واسطے بسبب صلاح بادشاہ کر دیا تھا قید کیا اور بدھ کے دن اوسی مہینے کی چھبیسوین تاریخ اوسکو اور اوسکے بھائی گرشاسپ اور شہریار اور طہمورث اور ہوشنگ ان سب کو جان سے مار ڈالا اور شاہجہان نے مہابت خان کو اپنے ساتھ لیکر اجمیر کی راہ سے جلدی منزل بمنزل اکبرآباد مین پہونچکر شہر کے باہر نور باغ مین ٹھیرا اور آٹھوین تاریخ جمادی الاخری پیر کے دن سنہ ۱۰۳۷ مین کہ بادشاہ کی عمر ۳۷ برس ۲ مہینے کی تھی اکبرآباد کے قلعے مین بادشاہی تخت پر جلوس کیا۔

سنہ ۱۶۲۸ء

آصف خان کو شاہزادون سمیت طلب کرنا اور اونکا حضور مین پہونچنا اور امرا کو خدمات اور تصدق و انعام اور لاکھون روپے نقد و جواہر اور لاکھون بیگھے اراضی کا جشن نوروز کو تقسیم ہونا

بادشاہ کے جلوس کے بعد آصف خان نے جہان بیگم بے بھائی کے نام ایک فرمان اوسکے بلانے اور شاہزادون کو جو از روے جہانگیر کے ساتھ رہا کرتے تھے لاہور سے لانے کے مضمون کا بھیجا گیا اور آصف خان کو بادشاہ نے اپنا چچا لکھا منصب آٹھ ہزاری ذات اور سوار دو اسپہ سہ اسپہ عنایت فرمائے اور اوسی دن مہابت خان نے خانخانان سپہ سالار ہی کا خطاب پایا اور سات ہزاری منصب اور سات ہزار سوار اور خلعت خاص مع چارقب طلائی اور خنجر اور تلوار اور جیغہ وغیرہ اور نقارہ سے سرفراز ہوا اور اوسی طرح ہر ایک امیر کو مناسب درجے عنایت فرمائے۔ اس بادشاہ نے پہلے پہل جو حکم دیا اوسکے

منع مین تھا اور فرمایا کہ اس طرح کی تعظیم کے لائق خدا ہی کی ذات ہے مہابت خان نے عرض کی کہ اگر سجدے کے بجائے
زمین بوس مقرر ہو تو البتہ خادم اور مخدوم کی پہچان بھی رہیگی اور سجدہ بھی موقوف ہو جائیگا اسکی عرض قبول ہوئی اور یہ
مقرر ہوا کہ دونون ہاتھہ زمین پر رکھکر ہاتھہ کو بوسہ دین مگر سیدون اور عالمون اور بزرگون اور فقیرون کو اس سے بھی امتناع
ہوئی فقط یہی ٹھہرا کہ ملاقات کے وقت سلام اور رخصت کے وقت فاتحہ کیا کرین تھوڑے دنون بعد زمین بوس بھی منع
ہوا اور اوسکی جگہہ تسلیم چہارم مقرر ہوئی اور اسی سال اول جلوس مین جب کی پہلی تاریخ شاہزادہ محمد دارا شکوہ اور شجاع
اور اورنگ زیب جو جہانگیر کے ساتھہ رہتے تھے یمین الدولہ آصف خان اور اور امیرون بمعیت لاہور سے آکر آگرہ مین
پادشاہ کی ملازمت مین حاضر ہوئے پادشاہ نے یمین الدولہ کو خلعت خاص وغیرہ مرحمت کرکے وکالت کا منصب سپرد کیا
اور وہ بات چیت مین اوسکو چچا کرکے پکارتے تھے اور شائستہ خان اوسکے بڑے بیٹے کو خلعت اور خنجر اور اضافہ ایک ہزار
اور پانسو سوار اور منصب پنجہزاری اور چار ہزار سوار اور نقارہ نشان اور سنہری زین کا گھوڑا اور ہاتی عنایت کیا ٭
چھٹے سال مین ۷۶ بتخانے پادشاہ کے حسب الحکم بنارس شہر مین ڈھائے گئے اور اسی سال مین شاہزادہ اورنگ زیب
پندرہ برس کی عمر مین ہاتی سے لڑا اسکی تفصیل یہ ہے کہ ہاتیون کی لڑائی مین بعضون شاہزادون کو حکم ہوا کہ گھوڑے پر سوار
ہو کر جھروکے کے تلے سے جاکر بفراغت تماشا دیکھین لڑائی مین ایک ہاتی دوسرے ہاتی سے ہار کر بھاگا اور خلق کے انبوہ
کی طرف دوڑا اور شاہزادے بھی ایک مجمع مین جا کھڑے ہوے تھے یہ ہاتی بھی گھبرا کر جب ہاتی اوسکی طرف دوڑا شاہزادہ
نے جھٹ ہاتی کی پیشانی مین ایک بھالا مارا ہاتی نے دنتون سے گھوڑے کو سونڈ مین لپیٹ کر گرا دیا اور اونٹھا کہ یہ بھی گرے شاہزادہ
چالاکی سے زمین سے کود تلوار نکال کر ہاتی سے لڑنے لگا اسمین وہ دوسرا ہاتی بھی آ پہنچا پھر دونون ہاتی لڑنے لگے اور
لڑتے لڑتے دور نکل گئے شاہجہان نے اورنگ زیب کی جرات دیکھکر بہت نوازش فرمائی اور بہادر کا خطاب دیا اور پانچہزار
اشرفی اوسکی برابر تلوا کر حقدارون کو خیرات کردین اس حال کو مرزا ابوطالب کلیم نے بڑی لطافت سے نظم کیا ہے ٭
ساتوین سال تیسری شعبان کو پادشاہ اکبرآباد سے پنجاب کی طرف روانہ ہوے اور چھٹی شوال کو لاہور مین اپنے دولتخانے مین داخل ہوے
اور سعید خان کابل کے صوبہ دار اور قلیج خان ملتان کے صوبہ دار نے پادشاہ کی ملازمت حاصل کی اور پادشاہ کو فقیرون سے
ملنے کا شوق تھا میان میر درویش کی ملاقات کو گئے اور سوا ایک سپید پگڑی اور تسبیح کے اوسکی نذر مین اور کچھہ نہ گذرانا ٭
آٹھوین سال مین شاہ شجاع دکھن سے آکر لاہور مین باپ کا پابوس ہوا اور اورنگ زیب کو منصب دس ہزاری ذات اور چار ہزار
سوار مرحمت ہوے ٭ اسی سال تربیت خان بلخ سے ایلچی گری سے نادر تحفے لایا اون مین سے ایک قرآن پادشاہ
کے بہت پسند آیا یہ کلام اللہ ملکہ شاہ خانم کے ہاتھہ کا لکھا تھا جو سلطان میرزا کی بیٹی جہانگیر کی پوتی تھی در خط ریحان مین
بہت خاصا لکھا تھا اور اوسکے خاتمے پر اپنا نام ونسب بھی مندرج کیا تھا ٭
تیسری شوال کو پادشاہ آگرے مین پہنچے اور اسی سال کے جشن نوروز مین پادشاہ نے جڑاؤ تخت پر جلوس کیا جو بنا طیار

ہوا تھا اور اِس تخت کا طول سوا تین گز اور عرض ڈھائی گز اور ارتفاع پانچ گز اور اسکی قیمت کرور روپیہ سات برس کے عرصے مین بنکر طیار ہوا تھا بیٹھہ کی طرف کا تختہ جسپر پادشاہ تکیہ لگا کے بیٹھتے تھے دس لاکھہ روپیے کا اور اون سب جواہر سے جو اس تختے مین لگے تھے ایک لعل اوس تختے کے بیچون بیچ لاکھہ روپیے کی قیمت کا لگا تھا وہ لعل شاہ عباس نے زنبیل بیگ کے ہاتھہ تحفے کے طور پر جہانگیر کے پاس بھیجا تھا اور شاہجہان نے جب دکھن کو فتح کیا تھا اوسکے عوض مین جہانگیر پادشاہ نے اوس لعل کو علامہ افضل خان کے ہاتھہ شاہجہان کے پاس دکھن مین بھجوا دیا تھا پہلے ہی پہل وہ امیر تیمور کے ہاتھہ لگا تھا چنانچہ اسپر تیمور اور اوسکے بیٹے شاہ رخ مرزا اور پوتے مرزا الغ بیگ کے نام کھودے گئے اور پھر شاہ عباس پاس آیا اوسکا بھی نام اسپر کھدایا اور پھر پادشاہ نے جہانگیر کے پاس بھیجا تب اسکا اور اسکے باپ اکبر کا نام کھدا آخر اسپر شاہجہان کا نام کھدکر اوس تخت مین نصب ہوا ٭

اِسی سال مین یمین الدولہ آصف خان کو خانخانان اور سپہ سالاری کا خطاب ہوا اور پادشاہ اسپر بہت سی مہربانی فرماکر اوسکے مکان پر تشریف لیگئے ٭

دسوین سال مین پادشاہ نے اجمیر کی طرف کوچ کیا اور کنارہ تالاب پر جو دولتخانہ تھا اوسمین اوترے اور وہان خواجہ معین الدین چشتی کے مزار پر پیادہ پا جاکر زیارت کی ٭

اٹھارھوین شعبان کو دار الخلافہ اکبر آباد کے رونق افروز ہوئے اور اسی سال مین شاہزادہ اورنگ زیب کی شادی شاہنواز خان صفوی کی لڑکی سے ہوئی پادشاہ کے حکم سے شاہزادہ مراد بخش اور یمین الدولہ اصفخان اور بہت بڑے بڑے امیر شاہزادے کے ساتھہ شاہ نواز خان کے گھر گئے اور پچھلی رات خود پادشاہ شاہ نواز خان کے گھر تشریف لائے ٭

گیارھوین سال مین قندھار پھر پادشاہ کے قبضے مین آئی اِسکی تفصیل یہہ ہے کہ مرزا مظفر حسین صفوی شاہ طہماسپ حاکم ایران کا بھتیجا اکبر پادشاہ سے ملگیا اور اِس سبب سے قندھار اکبر پادشاہ کے ہاتھہ لگی تھی چونکہ ان دنون مین ایران مین کچھہ فساد مچ رہا تھا اسواسطے شاہ عباس ایک مدت تک تو ہندوستانیون کے ہاتھہ سے قندھار چھڑانے کو متوجہ نہوا کئی برس بعد جب وہان کے بندوبست سے فراغت پائی قندھار مین آکر پینتالیس دن کے عرصے مین اوسے چھڑا لیا اور وہان کے قلعے کو گنج علیخان کے سپرد کیا اور اوسے قندھار کا سردار بناکر آپ پھر ایران کو چلا گیا جب سے یہان کے سب پادشاہون کی یہہ آرزو تھی کہ کسی ڈھب وہ ملک اور قلعہ پھر ہاتھہ لگے پر کبھی داؤ نہ لگتا تھا آخر علی مردان خان جو شاہ صفی کی طرف سے قندھار کا والی تھا اوسکی نمکحرامی کے باعث شاہجہان کو قندھار ملگئی اور علی مردان خان کو شاہجہان کے حضور سے بہت سا انعام اور خلعت اور منصب اور کشمیر کی سرداری عنایت ہوئی ٭

تیرھوین سال مین علی مردان خان نے کشمیر سے آکر پادشاہ کی ملازمت حاصل کی اور منصب سات ہزاری اور سات ہزار سوار سے سرفراز ہوکر کشمیر کی صوبہ داری کے سوا لاہور کی بھی صوبہ داری اوسے عنایت ہوئی ٭

سولھوین سال مین بادشاہ کے حضور عرض کیا گیا کہ باغ لاہور تعمیر ہو چکا ہے جسکی تعمیر عمارت اور نہر کھدنے کا حکم چودھوین
سال جلوس مین پہلے باہتمام علی مردانخان کے اور پھر باہتمام خلیل اللہ خان کے ہوتا تھا بادشاہ کو اوسکے دیکھنے کا شوق ہوا اور
خود اوسکے ملاحظے کو تشریف لے گئے آٹھ لاکھ روپیے باغ کی عمارتون اور نہر کی طیاری مین خرچ ہوے اور اوسی سال علیمردانخان
نے بادشاہ کے حسب الحکم کابل سے اکبرآباد مین آکر بادشاہ کی ملازمت حاصل کرکے امیرالامرائی کا خطاب پاکر پھر کابل کو
جانے کی رخصت پائی ٭

اکیسوین برس جب بادشاہ لاہور سے اور شاہزادہ شجاع کابل سے اکبرآباد مین آئے تب بادشاہ نے ولایت بنگالہ اوسے
عنایت کرکے وہان جانے کی اجازت دی اور اوسی سال شاہجہان آباد کا قلعہ بنکر طیار ہو چکا تھا چنانچہ بادشاہ دہلی کو روانہ ہو کر
کنارہ دریا کے دروازے سے جسکا رستہ شاہ محل مین ہو کر ہے قلعے مین داخل ہوا اور تخت مرصع پر بیٹھکر بار عام مین جلوس کیا اور
نادر نادر تحفے نذر گذرے اس قلعے کی تعمیر مین ساٹھ لاکھ روپیہ لگا ــ میر یحیی کاشی نے اسی عمارت کی تاریخ اتمام کہی
اور ہزار روپیے انعام پائے ٭ شد شاہجہان آباد از شاہجہان آباد ٭ اور انھین دنون ایک چادر قندیل ڈھائی لاکھ
روپیے کی قیمت روضۂ پاک صاحب لولاک مین سید محمد سعید خان کے ہاتھ بھیجی گئی ٭

تیئسوین سال شاہجہان آباد کی جامع مسجد جو چوبیسوین سال جلوس مین بننی شروع ہوئی تھی تمام ہوئی اسکی تعمیر کا اہتمام
قریب پانچ مہینے تک جعفر خان کو اور دو برس کے قریب خلیل اللہ خان کو اور تین برس پانچ مہینے تک سعد اللہ خان وزیر کو رہا
اور جب وہ مر گیا تب روح اللہ خان داروغہ عمارت کے سپرد ہوا چھ سال کے عرصے مین بن کر طیار ہوئی اسکے بن چکنے کی تاریخ
یہ ہے ٭ مسجد شاہ جہان قبلۂ حاجات آمد ٭ اس تاریخ مین ایک برس کا تفاوت ہے دس لاکھ روپیے مسجد کی طیاری مین خرچ
ہوے ٭ تینون گنبد کے اوپر سنگ مرمر اور سنگ موسی لگا ہے اور اسکا صحن بھی مرمر کا بنا ہوا ہے اور صورت مصلّے کی محراب
کے طور پر سنگ موسی کی اور مسجد کے صحن کا فرش لال پتھر کا اور خاص مسجد کی عمارت کا طول نوّے گز اور عرض ۳۳ گز اور
اور صحن کے بیچون بیچ ایک حوض ہے پندرہ درعہ لمبا اور بارہ گز چوڑا اور اس حوض کے کنارے سنگ مرمر اور سنگ موسی کے
بنے ہوے ہین ٭

اکتیسوین سال اورنگ زیب اور میر جملہ خان کی تدبیرون سے قلعہ بیدر کی فتح ہوئی اس خدمت کی عوض مین بیدر کی
تمام ولایت وسیع مع اوسکے متعلقات کے بطور انعام اورنگ زیب کو مرحمت ہوئی اور اوسکی تنخواہ پہلی اور اب کی ملا کر بارہ
کرور دام ہوے اور بیدر کا نام ظفرآباد ہوا اور معظم خان اور شاہ نواز خان اور اور امیر جو اس مہم پر متعین تھے اونکے منصب بڑھے
اور اونھین عمدہ عمدہ خلعت عنایت ہوے اسی سال مین علی مردانخان امیرالامرا جو کشمیر کو جاتا تھا اسہال کے مرض سے
رستے مین منزل ماچھی واڑہ مین مر گیا اسکی لاش کو لاہور مین لیجا کر اوسکی مان کے برابر دفن کیا یہ خان بہت بڑا اسراف
اور خیرخواہ تھا بادشاہ کو اوسکے مرنے کا نہایت غم ہوا ابراہیم خان اوسکے بڑے بیٹے کو اوسکے تھوڑے سے ایک فیقون کے

ساتھ حضور میں بلا کر اضافہ منصب چار ہزاری تین ہزار سوار سے سرفراز فرمایا اور جو کچھ مال و متاع نقد و جنس ایک کروڑ
کی مالیت جو اوسکا باپ چھوڑ مرا تھا اوسمیں سے آدھا تو ورثے میں اوسکے بیٹے کو بخشا اور آدھے کو ضبط کرنے کا حکم دیا
اور اسی سال میں معظم خان اس سبب سے کہ اورنگ زیب کے وسیلے سے بادشاہ کے حضور میں آیا تھا دارا شکوہ کے کہنے سے

سنہ ١٦٥١ء

وزارت سے موقوف ہوا تھوڑے دنون بعد اسکی جگہہ جعفر خان وزیر اعظم مقرر ہوا اسی اکتیسوین سال جلوس میں مطابق سنہ ۱۰۶۷ ہجری
کے بادشاہ کو حبس البول کا عارضہ پیدا ہوا اور اسی سال کی آٹھوین محرم کو شاہزادہ دارا شکوہ کے حسب التماس بادشاہ کشتی
کی سواری پر اکبر اباد کی طرف روانہ ہوا ربیع الثانی کی پہلی تاریخ تک جو قلعہ اکبر اباد میں داخل ہونے کی ساعت تھی دارا شکوہ
کے مکان میں رہا پہلی ربیع الآخر کو اپنے دولتخانے میں قلعے کے اندر تشریف لے گئے اوس برس تک تو سلطنت کے سب کام بہت
پایداری سے کیے اور پھر اوس برس سے دارا شکوہ اور عالمگیر اور اور شاہزادون میں لڑائی اور فساد مچا آخر اورنگ زیب نے
سلطنت کے تخت پر بیٹھکر اپنے بوڑھے باپ کو قید کیا اور اپنے جلوس میں آٹھ برس تک بادشاہ کو قید رکھا آخر اوسی

سنہ ١٦٥١ء

قید میں بدن کے زندان سے سنہ ۱۰۷۶ ہجری میں خلاصی پائی ٭

ذکر محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ

محمد اورنگ زیب نے اپنے باپ شاہجہان کی بیماری کا حال اور دارا شکوہ کا سلطنت کے کامون میں اقتدار
سنکر توقف کرنے میں مصلحت نجان کر باپ کے ملنے کا قصد مشہور کرکے اورنگ اباد جو اسی کا بسایا ہوا اور اسکے رہنے
کی جگہہ تھی وہان سے کوچ کیا اور اکبر اباد کی سمت روانہ ہوا رستے میں جو مہاراجہ جسونت سنگھ اور اور سردار بادشاہی فوج کے
دارا شکوہ کے کہنے اور اوسکی مشورت سے مقرر تھے اونسے عالمگیر لڑتا بھڑتا فتح پاتا ہوا اکبر اباد میں آ اترا باپ بیٹون میں
بہت سی گفتگو اور تکرار پیغامون اور خطون کے وسیلون سے ہوئی آخر اوسنے جب اپنے باپ اور بھائی کو مغلوب پایا

سنہ ١٦٥٣ء

جمعے کے دن پہلی ذیقعدہ سنہ ۱۰۶۸ میں اکبر اباد میں بہت عالیشان ترتیب دیکر تخت سلطنت پر بیٹھا لیکن دارا شکوہ اور
محمد شجاع اپنے بھائیون کی لڑائی کے خوف سے بالفعل اپنے نام کا سکہ اور خطبہ نہ پڑھوایا جب بخوبی فتح پا کر دہلی کو

سنہ ١٦٥٣ء

گیا وہان اتوار کے دن رمضان کی چوبیسوین تاریخ سنہ ۱۰۶۹ کو کہ اوس وقت عالمگیر کی عمر شمسی حساب سے چالیس برس سات مہینے تیرہ دن کی اور
قمری حساب سے ۴۱ برس نو مہینے اور دس دن کی تھی دوسری بار تخت سلطنت پر جلوس کیا اور عالمگیر لقب مقرر ہوا شاہجہان
کے عہد میں اشرفی اور روپیے کے اوپر ایک طرف کلمہ طیب اور چارون خلیفون کا نام دوسری طرف بادشاہ کا نام لکھا ہوتا تھا
عالمگیر نے اسمین بے ادبی سمجھ اپنا سکہ اشرفی میں مہر کا لفظ اور روپیے میں لفظ بدر مقرر کیا اشرفی کا سکہ ٭ سکہ زد در
جہان چو مہر منیر ٭ شاہ اورنگ زیب عالمگیر ٭ روپیے کا سکہ ٭ سکہ زد در جہان چو بدر منیر ٭ شاہ اورنگ زیب عالمگیر
اور دوسری طرف سال جلوس اور جس جگہہ کہ ٹھپا ہوتا تھا اوس شہر کا نام لکھوایا اور فرمانون کے سرے پر طغرا خط میں یہ لکھا جاتا
تھا ابو المظفر محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی [illegible]

مین حکمت اور جوانمردی اور عقلمندی کے ساتھ مصروف تھا پر باپ کا قید کرنا اور بھائی کا مروا ڈالنا اور چھوٹی چھوٹی تہمتین لگا کر اولاد کو قتل بہادر شاہ کے اور مسلمانون کی جماعت کا بیجاپور و حیدرآباد اور ملکون کی لڑائیون مین ایسی ایسی کئی ایک حرکتین جو بظاہر شرع کے حیلے سے جاری کی تھین بہت ہی نامناسب اوس سے سرزد ہوئین حال آنکہ لالچ اور حرص سے خالی نہین تھی اسکی تفصیل بعضی تواریخ کی کتابون مین مندرج ہے *

بیان رحلت عالمگیر بادشاہ

(سنہ ۱۷۰۷ع) اکیاونوین سال جلوس مین مطابق سنہ ۱۱۱۸ ہجری کی ۲۸ تاریخ ذیقعدہ کو جمعے کے دن ایک پہر اور تین گھڑی دن چڑھے عالمگیر اس دنیا سے سدھارا *

ذکر سلطان محمد معظم بہادر شاہ شاہ عالم بیٹے کلان اورنگزیب عالمگیر بادشاہ

سلطان محمد معظم بہادر شاہ شاہ عالم عالمگیر بادشاہ کا بڑا بیٹا اپنے باپ کی بیماری کی زیادتی کا حال سنکر کابل سے اکبرآباد کی طرف روانہ ہوا رستے مین باپ کے مرنے کی خبر پائی منگل کے دن محرم کی پہلی تاریخ سنہ ۱۱۱۹ ہجری دوپہر کے وقت تخت سلطنت پر جلوس کیا (سنہ ۱۷۰۷ع) اور اپنے بھائی اعظم شاہ پر فتح پاکر اور خود تمام ہندوستان اور دکھن کا اقتدار حاصل کرکے آصف الدولہ سلطان بہادر جملۃ الملک کو جو عالمگیر کے وقت سے بڑا وزیر تھا وکالت مطلق کا خلعت عطا کیا یعنی اپنا نائب کیا اور وزارت کے مرتبے سے زیادہ رتبہ بخشا اور منعم خان کو خانخانان کا خطاب اور قلمدان وزارت عنایت کیا اور حکم دیا کہ آصف الدولہ وکالت کی مسند پر وزارت کے تمغے کے نیچے بیٹھے اور منعم خان نوکر کی طرح کاغذون پر آصف الدولہ کے دستخط کراوے اور ذوالفقار خان آصف الدولہ کے بیٹے کو امیر الامرائی کا منصب اور دکن کے تمام صوبون کی صوبہ داری دیکر اوسکے برابر والون سے ممتاز کیا اور اڑیسہ اور عظیم آباد کے صوبے سوائے بنگالے کے شاہزادے عظیم الشان کے سپرد ہوے اور شاہزادہ الہ آباد کے صوبے کو عبداللہ خان سید میان کے بڑے بیٹے کو اور صوبہ عظیم آباد حسین علیخان اسی عبداللہ خان کے بھائی کو اور بنگالہ اور اڑیسہ جعفر خان کو کہ پہلے سے یہ دونون خدمتین رکھتا تھا سونپ کر آپ اور بڑے بڑے مرتبے حاصل کرنے کو اپنے باپ بہادر شاہ پاس رہتا تھا اور بہادر شاہ بڑے استقلال سے پادشاہی کامون مین مشغول رہتا تھا

بیان مذہب بہادر شاہ

بہادر شاہ خود فاضل و حدیث دان تھا اور فاضلون کی صحبت کا اوسکو کمال شوق تھا اور تیمور کے سب سلاطین سے اکثر علوم خاص کر علم فقہ مین تو بہت ہی خوب تھا اور اہل تشیع کی صحبت مین اکثر رہکر اسی مذہب پر چلتا تھا اور جب لاہور مین پہونچا اوسنے چاہا کہ یہ کلمہ خطبے مین جاری کرے علی ولی اللہ وصی رسول اللہ چونکہ یہ بات حنفی مذہب کے خلاف اور سلاطین ہند خصوصًا تیموری خاندان کے طریقے کے منافی تھی اور اوسکے دو بیٹے ایک عظیم الشان اور دوسرا خجستہ اختر جہان شاہ کہ دلاور اور پہلوان تھے اور سنت مین بہت تعصب رکھتے تھے اس سبب سے اور اوس ولایت کے سب لوگون کے بلوے سے اوسکی پیش نچلی بلکہ بار

اوسنے ایک خطیب کو اس کلمے کے پڑھنے کے لیے شاہزادہ عظیم الشان کے ساتھ جامع مسجد مین بھیجا تھا شاہزادہ بھی خود یہہ نہین چاہتا تھا لیکن ظاہر مین باپ کی رضا جوئی کرتا تھا اسکے اشارے سے وہ بیچارہ خطیب اس کلمے کے پڑھنے سے پہلے ہی ذمیون کے ہاتھ سے تلوار کے منہ مارا گیا۔ بہادر شاہ شیعے کے مذہب کے رواج دینے مین بہت سعی کرتا تھا بلکہ مدتون تک عالمون سے مباحثہ رہتا تھا ❊

بیان رحلت بہادر شاہ

سنہ ۱۷۰۸ع

پانچ برس تک تو بہادر شاہ کی سلطنت رہی سنہ ۱۱۲۴ ہجری کے شروع مین بہادر شاہ کے حواس پراگندہ ہوگئے مزاج بگڑ گیا کتون کے مروا ڈالنے کا حکم دیا اور ایک ادنی سی بیماری سے وفات پائی ❊

ذکر محمد معز الدین جہاندار شاہ پسر بہادر شاہ

معز الدین جہاندار شاہ بہادر شاہ کا بیٹا اپنے باپ کے بعد ذو الفقار خان امیر الامرا کی مدد اور حمایت سے عظیم الشان اپنے بھائی پر فتح پاکر اپنی سلطنت کے فرمان سارے ملک مین بھیجکر لاہور سے روانہ ہوا اور شاہجہان آباد مین پہونچکر پنجشنبہ کے دن

سنہ ۱۷۰۸ع

جمادی الاولی کی ۸ تاریخ سنہ ۱۱۲۴ ہجری کو دوپہر سے پہلے شاہجہان آباد کے قلعے مین داخل ہوا۔ آصف الدولہ اسد خان کو بدستور وکیل مطلق رکھکے ذو الفقار خان کو اور اختیار دینے کے سوائے وزیر کیا گیارہ مہینے تخت نشین رہکر ذیحجہ کی ۱۳ تاریخ سنہ ۱۱۲۴ ہجری کو شاہزادہ محمد فرخ سیر عظیم الشان کے بیٹے سے مقابلے کے وقت شکست کھا کر میدان سے بھاگا اور آخر سلطنت سے گیا ❊

شاہزادہ عظیم الشان بہادر شاہ کا بیٹا جو اورنگ زیب عالمگیر کے وقت سے بنگالے کا ناظم اور فوج کا سردار اور مشرقی شہرون کے سرکشون سے صلح اور لڑائی کا مختار تھا اور بنگالے کی دیوانی کی خدمت جو اوسکے سب ملکون کی دیوانیون سے بہتر تھی جعفر خان کو تھی جب بہادر شاہ تخت پر بیٹھا عظیم الشان نے چارون صوبون یعنی صوبہ بنگالہ اوڑیسہ اور عظیم آباد و الہ آباد کے سب شہرون کا مالک ہوکر اپنی طرف سے الہ آباد کی صوبہ داری عبد اللہ خان کو اور عظیم آباد کی حسین علیخان کو اور بنگالے اور اوڑیسے کی دیوانی کے علاوہ جعفر خان کو سونپی اور جب کہ عظیم الشان عالمگیر کے مرنے کے بعد اپنے باپ بہادر شاہ کی مدد کو جاتا تھا محمد فرخ سیر اپنے بیٹے کو حرم کی عورتوں اور گھر کے اسباب اور چند متصدیون سمیت اکبر نگر مین جو راج محل مشہور ہے شاہ شجاع کی منزلین بنائی ہوئی مین چھوڑ گیا تھا اور بہادر شاہ کی سلطنت بھر فرخ سیر مین رہا یہان تک کہ لاہور مین عظیم الشان اور محمد معز الدین جہاندار شاہ اپنے باپ بہادر شاہ کے مرنے کے بعد سلطنت کے دعویدار ہوے لڑائی تک نوبت پہونچی آخر لڑائی کے بعد معز الدین ذو الفقار خان کی مدد سے غالب ہوا اور عین لڑائی مین جس ہاتھی پر کہ عظیم الشان سوار تھا بھاگ کر دریاے راوت مین گھس گیا اور ایسا ڈوبا کہ اوسکا پتا نہ لگا۔ معز الدین نے سلطنت پائی اور فرخ سیر کے قید کرنے کا حکم جعفر خان کو لکھا فرخ سیر نے یہہ حال سنکر اپنا رہنا راج محل مین مناسب نہ سمجھا مدد کی امید پر عظیم آباد مین پہونچا اور ایلچیون کی معرفت حسین علیخان نے

کی بہت سی عاجزی کی اور اپنی بیکسی اور بے یاوری کی حالت ظاہر کرکے مدد کی استدعا کی بہت سی گفتگو کے بعد حسین علیخان نے اوسے مدد دینا قبول کیا اور اوس کام کے لیے اپنے بڑے بھائی عبداللہ خان الٰہ آباد کے صوبہ دار کو راضی اور موافق کرکے فرخ سیر کو بادشاہ کرنے کا ارادہ کیا بلکہ شاید بادشاہی تخت پر اجلاس کرا کے شاہجہان آباد کی طرف جو سلطنت کی جگہہ ہی جانے کا ارادہ کرکے عظیم آباد سے روانہ ہوا ؛

سلطان اعزالدین پسر معزالدین کا فرخ سیر کے مقابلے پر آنا اور شکست پانا

محمد معزالدین نے فرخ سیر کی روانگی کی خبر سنکر اپنے بیٹے اعزالدین کو عبداللہ خان کی تادیب کے واسطے اور الٰہ آباد کے چھین لینے کے لیے رخصت کیا اور خواجہ احسن خان بزنہ کو کلتاش خان کو ہفت ہزاری منصب اور خان دوران کا خطاب دیکر فوج اور شاہزادہ اور لڑائی کی تدبیروں کے اختیار سونپ کر بہت توپخانے اور لڑائی کے اسباب کے ساتھہ روانہ کیا اعزالدین اکبر آباد سے چلکر کھجوے میں پونہچا اور یہ سنا کہ فرخ سیر اور حسین علیخان اور عبداللہ خان سب کے سب فوج سمیت آ پہنچے ہوئے ہیں یہ سنتے ہی نامردی سے اوسی جگہہ ٹھہر گیا اور کھائی کھدوانے اور مورچے باندھنے کا حکم دیا اور جب یہ سنا کہ فرخ سیر نزدیک آ پونہچا ہے تو باوجود اسکے کہ اتنی فوج اور ایسا توپخانہ تھا ڈر کے مارے ہوش جاتے رہے اور کچھہ نہ بن سکا اتنے میں فرخ سیر آ پونہچا اور عبداللہ خان نے لشکر کا ہراول چھوٹے مورچوں کی دیواروں کی طرفوں میں لگا اور شام سے تین پہر رات گئے تک ایسی گولی برسائی کہ شہزادہ اور فوج کا مدارالمہام کوکلتاش خان بدحواس ہوکر بھاگے ؛

جب معزالدین نے اعزالدین کی شکست کی خبر سنی شب بارھویں ذیقعدہ دوشنبہ کی رات ۱۱۲۴ ہجری میں آپ بمقابلہ فرخ سیر اوسکی مدافعت کے واسطے شاہجہان آباد سے نکل بڑی دھوم دھام اور بہت سے اسباب و سامان سے اور ذوالفقار خان کو ہراول کرکے اور کوکلتاش خان اور اعظم خان اور حیاتی خان اور محمد امین خان اور اور ایران اور توران کے سرداروں کو مدد کے واسطے لیکر اور بہت سے توپخانے اور ستر اسی ہزار سوار اور پیادوں بیشمار سے روانہ ہوکر اکبر آباد کے نزدیک پونہچا چودھویں ذیحجہ کو طرفین کا مقابلہ ہوا اور لڑائی ہونے لگی آخر معزالدین نے دل ہار کے لال کنور جو اوسکی معشوقہ تھی اور یہ اوسکے عشق میں سرشار تھا اوسکی سواری میں اپنے تئین پونہچایا اور اکبر آباد کو چلا جب وہ غائب ہوگیا ذوالفقار خان نے اوسکی تلاش کے واسطے بہت سے آدمیوں کو بڑے بڑے وعدے کرکے ہر طرف بھیجا پر کہیں پتا نہ لگا فرخ سیر کے لشکر میں فتح کے شادیانے بجنے لگے پھر فرخ سیر نے ذوالفقار خان کو لڑائی کے میدان میں مستقل رہنے سے حیران ہوکر پیغام بھیجا کہ جو سلطنت کے دعویدار تھے سو تو بھاگ گئے اب تمہیں کیا دعوی ہے اگر سلطنت چاہتے ہو تو یہ امر آخر ہی اور اگر عالمگیر کی نسل کا کوئی پادشاہ چاہتے ہو تو معزالدین نہوا ہم تو حاضر ہیں ذوالفقار خان نے یہ سنکر لاچار لڑائی سے ہٹ کر دہلی کی راہ لی معزالدین نے وہ رات تو اکبر آباد میں کاٹی صبح ہوتے ہی داڑھی کتروا صورت بدل اپنی معشوقہ اور چند معتمدوں کے ساتھہ شاہجہان آباد کو روانہ ہوا اور اوسکے پیچھے ہی ذوالفقار خان بھی وہاں پونہچا حسین علیخان بہادر نے اس لڑائی میں بہت سے زخم اوٹھائے تھے [illegible]

نکے بیچ بیہوش پڑا تھا عبداللہ خان اور اسکے بھائی نے بڑی تلاش سے کھوج لگا کے اوسے جیتا پایا اور اپنے بھائی سے ملکر خدا کا شکر بجا لایا ٭

فرخ سیر کا سلطنت مین اقتدار پانا

سنہ ۱۷۱۳ء

جب فرخ سیر اپنی مراد کو پہنچا تو اوس لڑائی کے دوسرے دن جو ذیحجہ سنہ ۱۱۲۴ ہجری کی پندرھوین تاریخ پنجشنبہ کا روز تھا صبح کے وقت بار عام کیا پہلے چین قلیچ خان اور عبدالصمد خان اور محمد امین اور تورانی سردارون کو عبداللہ خان کے وسیلے سے بادشاہ کی ملازمت حاصل ہوئی اور بادشاہ نے بہت سی مہربانیان فرمائیں اور عبداللہ خان مع لطف اللہ خان صادق اور اور امیرون کے ساتھ دار الخلافہ کے بندوبست اور بادشاہی دولتخانے اور سلاطین مقید کی حفاظت کرنے کے لیے رخصت ہوا اور ایک ہفتے کے بعد خود فرخ سیر بھی شاہجہان آباد کا قصد کرکے چودھوین تاریخ محرم سنہ ۱۱۲۵ ہجری کو شاہجہان آباد کے مقابل اوترا اور سید عبداللہ خان کو قطب الملک کا خطاب دیکر اور سات ہزاری منصب اور سات ہزار سوار سے سرفرازی بخشکر اپنا وزیر اعظم کیا اور سید حسین علیخان بہادر امام الملکی کا خطاب اور امیر الامرائی کا مرتبہ پاکر بخشی الملک اول ہوا اور محمد امین خان نے اعتماد الدولہ کا خطاب اور بخشگری دوم کی خدمت پائی اور پھر فرخ سیر نے چین قلیچ خان کو نظام الملکی کا خطاب مرحمت کرکے اوسکو بجاے داؤد خان کے جو ذوالفقار خان کا نائب اور دکن کا صوبہ دار تھا مقرر فرمایا اور عبداللہ تورانی کو کہ جہانگیر نگر اور ڈھاکے کا ناظم تھا خانخانان اور میر جملہ کا خطاب دیکے اپنا ہمراز بنایا اور اپنے دستخط کا اختیار بھی اوسی کے سپرد کیا ٭

ذکر ملازمت آصف الدولہ اسد خان بہادر و ذوالفقار خان با فرخ سیر

آصف الدولہ اسد خان بہادر اور ذوالفقار خان اوسکا بیٹا یہ دونون فرخ سیر کی ملازمت کے خواہان تھے میر جملہ اونسے قول و قرار کرکے اونہین خود فرخ سیر کے پاس لایا آصف الدولہ نے چند باتین اپنے بیٹے کے عفو تقصیر اور اوسکے قصور بخشوانے مین عرض کین فرخ سیر نے ظاہر مین تو بہت سی مہربانیان کین اور اسد خان کا ہاتھ جو رومال سے بندھا تھا اپنے ہاتھ سے کھولکر خلعت و جواہر عطا کرکے ضعف بڑھاپے کے بہانے سے رخصت کیا اور کہا کہ ذوالفقار خان تھوڑی دیر کے واسطے بعضے کام ضروری کی صلاح کے لینے کے لیے خیمے کے باہر ہو آصف الدولہ متوہم ہوکر رخصت ہوا اور ذوالفقار خان اپنا مرنا بچار کر جس جگہہ کہا تھا فکرمند بیٹھا بادشاہ کے آدمیون نے اوسے چارون طرف سے گھیر لیا آخر اوسپر کئی الزام لگا کے چھری اور خنجرون کے مارے اوسکا کام تمام کیا اور اوسی تاریخ یعنی محرم کی ۱۶ کو اتوار کے دن معز الدین کو بھی تسمے سے مقید کرکے مار ڈالا اور فرخ سیر نے پیر کے دن سترھوین ماہ محرم سنہ ۱۱۲۵ ہجری کو شاہجہان آباد کے قلعے مین داخل ہوکر حکم دیا کہ معز الدین کے سر کو نیزے پر رکھکر اور اوسکی لاش کو ہاتی پر ڈالکر اور ذوالفقار خان کی لاش کو اولٹا اوسی ہاتی کی دم سے باندھکر سارے شہر مین پھروائین اور پھر اونکی لاشون کو دروازے پر ڈالدین اور آصف الدولہ کو اوسی کی پالکی پر چڑھا کر اور زنانی سواریان اوسکے ساتھ لیکر لاشون کے پیچھے پیچھے پھراوین اور جو پوشاک کہ پہنے ہوے ہو وہی پہنے ہوے خانہ

کی حویلی مین اوسے قید رکھین اور باپ بیٹے کا سارا مال اسباب ضبط کرین غرضکہ اکثر امیرون کو تہمتین لگا کے تسمے ڈال کے جا مین لعین یا اعز الدین معز الدین کے بیٹے اور عالی تبار اعظم شاہ کے بیٹے اور ہمایون بخت فرخ سیر کے چھوٹے بھائی ان سبکی آنکھون مین سلائی پھروا کر اندھا کر دیا

اس طرح کے ظلم اور ناحق بے تقصیر سزا دینے سے بہت اعلی ادنی کو اپنی جان کا خوف ہو گیا

بیان شروع منازعت درمیان پادشاہ و سادات اور اجیت سنگہ راٹھور کی بیٹی سے فرخ سیر کی شادی مقرر ہوئی

جب پادشاہ دار الخلافہ مین پہونچکر سلطنت کے کامون مین متوجہ ہوا تب پادشاہ اور وزیر مین دیوانی خالصہ اور صدارت کل کی خدمات مقرر کرنے کے باب مین بہر جلسے کے بہت ایسے تکرار ہوئی یعنی قطب الملک تو لطف اللہ خان صادق کے نام دیوانی اور سید امجد خان کے نام صدارت جو بہادر شاہ کے عہد مین تھی اور اب تک وہی خدمت پر وہ مقرر تھا تجویز کرتا تھا اور پادشاہ چھبیلہ رام ناگر کو دیوانی اور افضل خان اپنے اوستاد کو صدارت مقرر کرتا تھا اور قطب الملک یہ کہتا تھا کہ اگر پہلے ہی سے میرا کہا نہوا تو میری وزارت کا کیا اعتبار اور اقتدار رہیگا اور میر جملے نے پادشاہ کے خوب ذہن نشین کر رکھا تھا کہ پادشاہ اپنے نوکرون کو کتنا ہی مختار کر دین پر نوکرون کو چاہیے کہ اپنی حد پہچانین اگر پادشاہ کی بے مرضی کوئی کام کرین قصد کرتا ہو یہ ٹھہری کہ لطف اللہ خان صادق کو تو دیوانی اور افضل خان کو صدارت ملے اگرچہ یہ تکرار فیصل تو ہو گئی پر دونون طرف دلون مین گرہ پڑ گئین

فرخ سیر عقل سے بے بہرہ اور کم ہمت اور نامرد تھا اور پست ہمتی سے رذالون اور کمینون کے ساتھ اختلاط رکھتا تھا میر جملہ باوجود نالیاقتی سیدونکی تخریب کے درپے ہوا غرض کہ امیرون اور کارپردازون کی باہم نااتفاقی سے تیمور کے خاندان کی چارسو برس کی سلطنت ضعیف تو کیا بلکہ برباد ہو گئی اور سیدون کو بھی اسمین بہت بدنامیان ہوئین

پادشاہ نے امیر الامرا کو راجہ اجیت سنگہ راٹھور کی سزا کے واسطے مقرر کیا جسنے اورنگ زیب عالمگیر کے مرنے کے بعد اپنے وطن جودھپور مین بہت سی مسجدین اکھڑوا کر مندر بنوائے تھے جب امیر الامرا نے حکم کے موافق لشکر جرار لیکے بعضے امیرون کے ساتھ اوسکی گوشمالی کے واسطے کوچ کیا۔ اجیت سنگہ امیر الامرا کی جوانمردی اور دبدبے سے خوف کھا کر اپنے مال و اسباب لیکے اور قبیلے کو بہت دشوار گذار پہاڑون مین لیگیا اور معتبر وکیلون کی معرفت بڑی عرضی امیر الامرا کے پاس بھیجکر امان چاہی اور اپنے قصورون کے معاف کرنے کا التماس کیا اس عرصے مین قطب الملک کے متواتر خط امیر الامرا کے پاس اس مضمون کے پہونچے کہ مجھمین اور پادشاہ مین عداوت اور فساد پیدا ہوا ہے تم جلدی سے بلا توقف اسطرف کو روانہ ہونا امیر الامرا ناچار ہو کر اپنی نیک تدبیری سے اجیت سنگہ کو پادشاہ کی تابعداری قبول کرنے اور تحفے بھیجنے اور اپنی لڑکی اوسکو دینے پر راضی کرکے آپ پادشاہ کے حضور حاضر ہوا

ذکر افزایش منازعت درمیان فرخ سیر و سادات اور دکن کی صوبہ داری امیر الامرا کو اور عظیم آباد کی میر جملہ کو ملنا

اگرچہ فرخ سیر کے دل مین میر جملہ کے بھڑکانے سے سیدون کی طرف سے بہت سے وسوسے تھے پر عبید اللہ خان
کی دستگیری کی فکر کر بہت سی تدبیرین اور تمہیدین اوٹھاتا تھا لیکن نامردی کے سبب کچھہ اوسکی پیش نجاتی تھی بلکہ کینہ اور فساد ہی
بڑھتا جاتا تھا اسمین امیر الامرا نے دکھن کی صوبہ داری کل کی استدعا کی اور چاہا کہ اس امید کے حصول کے بعد داؤد خان کو بدستور
ذوالفقار خان کے اپنا نائب کرے اور کچھہ روپیہ سالانہ اپنے واسطے خان مذکور سے مقرر کرے اگر آپ بادشاہ کے حضور مین رہنے سے
اور بادشاہ اور میر جملہ کے سلوک کے خوف سے اپنے بھائی قطب الملک کو اکیلا چھوڑنا مناسب نجانتا اور بادشاہ کی مرضی یہ تھی
کہ خود امیر الامرا دکن کو جاوے آخر دونون طرف سے روکھی روکھی باتین ہوتے ہوتے یہان تک نوبت پہنچی کہ دونون
بھائی بادشاہی دربار کی آمد و رفت سے باکشیدہ ہوکر سپاہ کے جمع کرنے اور اپنے گھرون کی طرفون مین مورچے باندھنے
مین مشغول ہوے اور ادھر بادشاہ نے میر جملہ اور محمد امین خان اور خاندوران اور امیرون کے تئین بلاکر صلاح مشورے
کیے مگر طرح طرح کی تدبیرون اور تلون مزاجی کے سبب کچھہ نہین بن پڑی اور بادشاہ اور وزیر مین ایلچیون کی آمد و رفت
اور خط کتابت جاری رہی یہان تک ہوا کہ بادشاہ کی مان قطب الملک کے گھر گئی اور اوسے بہت سا سمجھایا آخر یہ بات
ٹھہری کہ قلعے مین پہلے سیدون کا بندوبست ہو جاوے پھر دونون بھائی حضور مین بادشاہ کے حاضر ہون اور یہی
ہوا کہ قطب الملک اور امیر الامرا نے بادشاہ کے حضور مین آکر اپنی تقصیرون کا عذر کیا اور بادشاہ کا شقہ جو امیر الامرا کے
قتل کرنے کے مضمون مین تھا اور اجیت سنگھ سے امیر الامرا کے ہاتھہ لگا تھا بادشاہ کو دکھلا کر بہت سی شکایتین کین
پھر اپنی گردن سے تلوارین کھولکر بادشاہ کے آگے رکھین اور کہا کہ اگر ہم تقصیر وار ہین تو یہ تلوار ہے اور یہ ہمارا سر اور نہین تو
ہمین معزول کر کے رخصت دو کہ مکے کا حج کر کے اپنے باپ دادون کی زیارت کرین اور جو آپ کو ہمین خدمت ہی پر رکھنا منظور
ہو تو چغل خورون کی باتون پر اعتماد کرنا اور ہم سے وفادار جان فشانون کی ایذا کے درپے ہونا سلطنت کے طریقے
سے بعید ہے آخر بہت سی گفتگو کے بعد طرفین کی رضامندی سے یہ بات ٹھہری کہ میر جملہ عظیم آباد کا صوبہ دار ہو کر روانہ
ہو اور امیر الامرا کے صوبجات دکن کی صوبہ داریون کا فرمان مرحمت ہو اور اسکے عملہ بادشاہی اور قلعہ دارون کے نام اس
باب مین احکام لکھے گئے اور ایک اور فرمان نظام الملک کی موقوفی کا دکن سے اور داؤد خان کے عزل کا گجرات
سے لکھا گیا کہ نظام الملک حضور مین آوے اور داؤد خان بھی برہانپور مین جا کر امیر الامرا کا منتظر رہے اور اوسکے آنے
کے بعد جو امیر الامرا کہے اوسے بجا لاوے ظاہر مین تو اوسے یہ لکھا گیا اور خفیہ داؤد خان کو یہ حکم ہوا کہ برہانپور مین پہنچکر
امیر الامرا سے لڑنے کی طیاری کرکے اوسکے اوکھاڑنے مین بہت سی کوشش کرے اگر اوسے فتح کر لیگا تو دکھن کے تمام

صوبون کا ناظم کر دیا جائیگا اور بادشاہ بہت خوش ہوگا ۰

بیان شادی فرخ سیر با دختر اجیت سنگھ

ذیحجہ مہینے کی ۲۲ تاریخ سنہ ۱۱۲۷ ہجری کو بادشاہ کی شادی اجیت سنگھ کی لڑکی سے ہوئی شادی کے لوازم ہندوستان کی رسم کے موافق مہیا ہوے اور بادشاہ امیر الامرا کے گھر آکر رانی سے نکاح کا صیغہ پڑھ دولہن کو گاجے باجے کے ساتھ لا کر اپنے محل میں داخل ہوا ۰

۱۷۱۵ع

ذکر فتحیاب ہونے عبد الصمد خان کا بندا سکھون کے سرگروہ پر اور سکھون اور اونکے سرگروہونکا حال مجمل

فرخ سیر کے پانچوین سنہ جلوس مین مطابق سنہ ۱۱۲۸ ہجری کے عبد الصمد خان کی قوت بازو سے ایک شخص بندا نام جو سکھون کی ریاست مین مغرور ہو کر بادشاہ بن بیٹھا اور خدا کے بندون پر ظلم کرنے لگا تھا اپنے کیے ہوے کو پہنچا اس کی تفصیل یہ ہے کہ سکھ ایک فرقہ گرو نانک کے پنتھ پر چلکر داڑھی اور مونچھین اور سر کے بال پیدایش کے وقت سے مطلق کٹواتے نہین اور نیلے کپڑے پہنکر ہتھیار لیے ہوے پھرتے ہین اور اگرچہ وہ مختلف فرقون مین سے ہوتے ہین جب یہ پنتھ اختیار کرتے ہین تو پھر ہندوون کی طرح آپس مین پرہیز نہین کرتے یہ پنتھ عالمگیر کے پچھلے وقت مین پیدا ہوا اور اسکا بانی گرو گوبند ہے اور یہ نانک شاہ فقیر مشہور کے خلیفون اور چیلون مین سے ہے ۰

۱۷۱۶ع

نانک کا مجمل احوال یہ ہے کہ یہ ایک کھتری کا بیٹا تھا اور لڑکپن مین بہت خوبصورت اور خداداد لیاقت بھی رکھتا تھا اور ایک فقیر سید حسین نام اسپر بہت توجہ کر کے اوسے تربیت کرتا تھا اوس فقیر کی صحبت سے عقل و شعور آیا اور اہل اسلام کے فقیرون اور صوفیون کی جو کتابین ہین اونکی حقائق سے بھی مطلع ہو گیا اور اپنے باپ دادون کے مذہب کو برا سمجھکر اوس فقیر کی باتون کو اپنی پنجابی زبان مین جیسے ہندی کے شعر ہوتے ہین بنایا کرتا تھا آخر شعر جمع ہوتے ہوتے بڑی خود ایک کتاب بن گئی اور اوس کتاب کا نام گرنت ہوا اور بابر بادشاہ کے وقت مین اوسکا اعتبار بڑھا اور اوسکے بہت پیرو جو اس پنتھ پر چلنے والے ہین اونھین ابتک اس کتاب کی بڑی عزت اور شہرت ہے اور اوسکے کلام جو اچھی جگہ سے لیے گئے ہین اس لیے اوسمین بہت پکی باتین ہین اس مذہب کے فقیرون کی وضع ہند کے مسلمان فقیرون سے ملتی ہے اور ابتک اس پنتھ کے فقیر اسی صورت مین ہین اور اکثر شہرون مین اونھون نے سنگت اور تکیے بنائے ہین ۰ اور اون سنگت مین ایک گرو اور باقی چیلے ہوتے ہین — نانک کے دو بیٹے تھے سری چند اور لکھمی چند لکھمی چند دنیا داری اختیار کیا کرتا اور اوسکی اولاد بھی اسیطرح ہے اور صاحبزادگی اونھین کے گھرانے مین ہے اور دوسرے بیٹے سری چند نے فقیری اختیار کی اوسکے جو روا لڑکا نہ تھا اور باپ کی جگہہ گدی پر نہ بیٹھا نانک شاہی فقیر اوسکے پیرو ہین ایک نانک کے خادم

سے جسکا نام انگد تھا نانک کی گدی پر بیٹھا تیرہ برس تک گدی سنبھالی اوسکے جو کوئی لڑکا نہ تھا امرداس اپنے چیلے کو
گدی دی غرض وہ بائیس برس تک اپنے گرو کی گدی پر رہا اور باوجود لڑکے کے اوسکے اولاد بھی پر اوسنے اپنے داماد کو اپنی جگہ بٹھایا
وہ سات برس جیا اوسکے بعد گورو ارجن اوسکا بیٹا اپنے باپ کی جگہ بیٹھا اور پچیس برس کے بعد ایکا یکی بیچھا ہوا اوسکے
پیچھے گورو ہرگوبند اوسکا بیٹا ۳۰ برس تک سجادہ نشین رہا اور پھر گورو ہر رائے ہرگوبند کا پوتا جسکا باپ اپنے باپ کے روبرو
مرگیا تھا اپنے دادے کی جگہ بیٹھا یہ سترہ برس تک رہا بعد اسکے گورو ہرکشن بچپن میں اپنے باپ کی جگہ بیٹھا اور تین برس جیا
اور پھر تیغ بہادر گورو ہرگوبند کا بیٹا گیارہ برس گدی پر بیٹھا اور عالمگیر کے امیروں نے دوسرے قید کیا اور [illegible] میں مطابق سنہ
۱۶۷۵ء
عالمگیری کے پادشاہ کے حسب الحکم مارا گیا اور گورو گوبند تیغ بہادر کا بیٹا اپنے باپ کی جگہ بیٹھکر مدت تک [illegible] رہا اور
نانک کا آٹھواں سجادہ نشین کہ تیغ بہادر تھا اوسنے بہت سے پیرو اور چیلے جمع کرکے صاحب قدرت ہوگیا تھا کئی ہزار آدمی
اوسکے ساتھ رہتے تھے اور اسی کے وقت میں حافظ آدم نام ایک فقیر جو شیخ احمد سرہندی کے مریدوں میں سے تھا بہت سی
جماعت کو مریدی اور پیری سے جمع کرکے ان دونوں شخصوں یعنی تیغ بہادر اور حافظ آدم نے بہت جبر اور ظلم شروع کیا ملک
پنجاب میں پھرتے تھے تیغ بہادر تو ہندوؤں سے دیا پیا لیتا تھا اور حافظ آدم مسلمانوں سے آخر اخبار نویسوں نے حاکم
کو لکھا کہ دو فقیروں نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے اگر انکا اقتدار اسیطرح بڑھا تو کچھ تعجب نہیں کہ پھر اونکا نکالنا مشکل ہو عالمگیر نے
یہ خبر سنکر لاہور کے حاکم کو لکھا کہ ان دونوں کو پکڑکے حافظ آدم کو تو ہمارے ملکوں کی سرحد سے نکال دو اور اٹک اور پشاور کے
اطراف پٹھانوں کے محل میں چھوڑ دو اور ایسا ہو کہ پھر اس طرف کو چلا آوے اور تیغ بہادر کو قید کرکے [illegible] ایسا ہی ہوا
کتنے ایک دن بعد پادشاہ کا حکم تیغ بہادر کے باب میں ہوا کہ اوسے مارکر اور اوسکے بدن کے پرزے پرزے کرکے شہروں کی
طرفوں میں لٹکا دیں پادشاہ کے حسب الحکم عمل میں آیا پر تیغ بہادر کے ساتھی فقیروں کی صورت بنائے رہتے تھے اور سکھ
اونکے یہاں ہتھیار باندھنے کی رسم نہ تھی جب عالمگیر مرا اور بہادر شاہ پادشاہ ہوا گورو گوبند نے اپنے باپ تیغ بہادر کی جگہ
بیٹھکر اپنے فرقے کے آدمیوں کو جہاں تہاں سے جمع کرکے گھوڑے اور ہتھیار جمع کرکے اپنے ساتھیوں کو بانٹ دیے
اور کچھ کچھ پاؤں پھیلا کر دوڑ کرنے لگا اور بعضوں کا قول یہ ہے کہ یہ اوسنے عالمگیر کے پیچھے عہد میں کیا غرضکہ بہادر شاہ
کے حکم سے فوجدار اوسکی تادیب کے واسطے مقرر ہوئے وہ آپ تو بھاگ کر ایک امن کی جگہ میں جا چھپا پر اوسکے دو بیٹے
قید ہوکر مارے گئے اور جب اوسنے چاہا کہ اپنے کنبے قبیلے کے پاس جاوے سرہند وغیرہ کے حاکموں کے [illegible] سے اوسکا
آخر بعضے پٹھانوں کو بہت سے روپیے دینے کا وعدہ کیا اس شرط سے کہ اوس مکان پر پہنچا دیں اونھوں نے اوسکو پٹھانوں
کا سا نیلا لباس پہنا کر اور اوسکی داڑھی اور سر کے لمبے بالوں کو پکڑ کے رستے میں لئے ہوئے بڑی عزت سے لاتے تھے اور جو
کوئی اوسکا حال پوچھتا تھا تو کہتے تھے کہ اوچھ کا پیرزادہ ہے جب اوس جگہ پہنچا اور خاطر جمع ہوئی اوس صورت کو بحال
رکھکر اپنے پیروؤں کو بھی بتایا کہ یہی طریقہ اور صورت اختیار کرو مگر اوسکے جو اس پشیمان ہوگئے اور اسی حال میں اپنے بیٹوں کے

بدلے لینے کے غم مین مرگیا اسکے بعد بندا گدی پر بیٹھا اور بہت سی جماعت اکٹھی کی جو پہلے گینے تیغ بہادر اور گورگوبند
کے قتل کے دلمین رکھتا تھا اہل اسلام کے گاؤن مین جاکر وہان کے رہنے والون مین سے جسکو پاتا تھا بیتا چھوٹا
چھوٹے چھوٹے لڑکون کو جان سے مرواڈالتا یہانتک کہ مسلمانون کی حاملہ عورتون کے پیٹ چاک کراکے اونکے
پیٹ سے بچے نکال کر مارتے تھے بہادر شاہ نے اسکا یہ فساد سنکر اوسکی تنبیہ کے لیے فوج مقرر کی ایک دفعہ خانخانان
منعم نے اوسے گھیر قلعہ بند بھی کیا اور وہ کسی حیلے اور دلیری سے نکل گیا اور پھر محمد امین خان اور اور سردارون نے بھی
اوسے پھر گھیر لیا مگر اونسے بھی کچھ نہوا ؂

اوسکا یہ طریقہ تھا کہ بادشاہی فوج سے مقابل کم ہوتا تھا لیکن دن کسیطرح کبھی یہان اور کبھی وہان دوڑ کرتا اور ایک جگہہ
نہ ٹھہرتا جب اوسکا قابو چلتا قتل کرتا اوڈھاتا مسجدون اور مسلمانون کی قبرون کو اوکھاڑتا یہ فساد ایسا ہی تھا اتنے مین بہادر شاہ نے
وفات پائی ؁ لاہور مین شاہزادون مین باہم لڑائیان ہوئین کسی نے اوسکی خبر نلی اس سبب سے وہ بہت شور کرنے لگا جب
معزالدین مارا گیا اور فرخ سیر بادشاہ ہوا اوسنے اسلم خان صوبہ دار لاہور کو بندا کی تنبیہ کا حکم کیا اسلم خان نے بندا پر چڑھائی
کی پر لڑائی ہار کر لاہور کو پھر آیا بندا کو اور بھی غرور ہوا مسلمانون پر اور بھی ظلم کرنا شروع کیا اور جو جو سنجا ہیے تھا اوس سے
وقوع مین آیا اس عرصے مین بایزید خان سہرند کا فوجدار بندا کو دور کرنے کے ارادے پر سہرند سے نکل کر اپنے لشکر مین
ٹھہرا ایک سکھہ نے بندا کے پیرون مین سے غفلت مین نکال تیسے خیمے مین گھسکر بایزید خان کو عین نماز مغرب مین مار ڈالا اور صحیح
سلامت وہان سے نکلکر اپنے ساتھیون مین جا ملا جب یہ خبر بادشاہ کو پہنچی عبدالصمد خان بہادر تورانی کو جو کشمیر کا صوبہ دار اور
کئی ہزار مغل اوسکے تابعدار تھے حکم ہوا کہ بندا مذکور کا استیصال کرے اور ایک سند صوبہ داری لاہور کی اوسکے بیٹے زکریا خان
کے واسطے عنایت کی اور قمر الدین خان اور افراخان مع فوج مغلی اور بادشاہی اور راجاؤن اور توپخانے کے اوسکی مدد کے واسطے
مقرر ہوئے عبدالصمد خان نے حسب الحکم لاہور کا قصد کیا اور عارف خان اپنے چیلے کو اس شہر کی نیابت پر بھیجکر آپ بہت سی
فوج لیکر اوسپر چڑھ گیا اور راوی کے دو ڈرسے بندا سرکش کو حیران کر دیا اور اوسکا پیچھا نچھوڑا بندا نے ایسی سخت سخت لڑائیان
عبدالصمد خان سے لڑین کہ قریب تھا کہ مغلون کا لشکر شکست پاوے لیکن خدا ہی کی مدد تھی کہ بندا برابر شکستین کھاتا ہوا قصبہ
گوردا سپور مین جو اوسکی جگہہ اور بہت آباد تھا اور وہان بڑا اسباب اور قلعہ بھی بہت مضبوط تھا پہونچکر محصور ہوا عبدالصمد خان
نے اوسے گھیر لیا اور ایسا بندوبست کیا کہ اناج کا ایک دانہ بھی قلعے کے اندر پہنچا سکا جب محاصرے کو بہت مدت ہوگئی اور غلہ
بھی نبڑ گیا تو قلعے کے آدمیون نے لاچار ہوکر بیل گدھا گھوڑا جو اونکے مذہب مین کھانا حرام تھا لاچاری سے سب کچھ کھایا
مگر خوف اور مذہب کی طرفداری سے تابعداری پر راضی نہوے جب بہت ہی طاقت جاتی رہی اور اونمین سے بہتیرے تو بھوک
اور دستون اور ناتوانی سے مر گئے باقی نے لاچار ہوکر امان چاہی اور لشکر مین آنے کی درخواست کی عبدالصمد خان نے میدان مین
ایک نیزہ کھڑا کر دیا اور حکم دیا کہ ہتھیار اوس جھنڈے کے تلے رکھکر لشکر کے پاس جمع ہووین اونھون نے قبول کرکے

ویساہی کیا جب سب اکٹھے ہو چکے عبدالصمد خان نے سب کو دستگیر کرکے بہتون کو اوسی دریا کے کنارے جو گورداس پور کے تلے بہتا ہے لاکر گردن مارا اور اس فرقے کے جو رئیس اور شریر تھے اونکو اونٹون اور گدہون کی ننگی پیٹھ پر کاغذ کی ٹوپی سر پر رکھ کر اور منہ کالا کر اور ہاتھہ پاؤن مین بیڑیان پہنا کر سوار کیا اور اس حال سے اونکی جماعت کو بنہایت اپنی سواری کے آگے آگے لا کے لاہور مین داخل ہوا بایزید خان کی مان جو لاہور مین تھی جب اوسنے یہ خبر سنی تو خوش ہو کر بازار کی ایک چھت پر سر راہ سواری عبدالصمد خان کے جا بیٹھی اور آدمیون سے کہدیا کہ جب میرے بیٹے کا مارنے والا جسنے اپنی قوم مین میرے بیٹے کو مار کر بابا سنگھ نام پایا ہے تو مجھے بتلا دینا جب وہ گدہے پر سوار پونہچا آدمیون نے اوس عورت کو بتا دیا اوسنے اپنے بیٹے کا بدلا لینے کو ایک بڑا سا پتھر اوٹھا کر اوسکے سر پر ایسا مارا کہ وہ مر گیا عبدالصمد خان نے یہ سنکر سکھون کو گھوڑون اور گدہون کی جھولین پہنا کر چھپا دیا تاکہ پھر آدمی نہ پہچان سکین اور بہت سے مارے بچاؤ مین اور فرخ سیر کے حضور تک پہونچ سکین۔ اسی طرح چھپاے گئے پھر لاہور سے کوچ کر کے قمرالدین خان اور اپنے بیٹے زکریا خان کے ساتھ دارالخلافہ مین پونہچا جب شاہجہان آباد کے نزدیک پہنچے فرخ سیر نے اعتمادالدولہ محمد امین خان کو حکم دیا کہ شہر کے باہر جاکے بندا کا کالا منہ کر کے ہاتھی پر اور اورون کو اونٹ اور گدہون پر سوار کرکے اور سرون کو نیزے پر رکھکے شہر مین لاوے جب وہ اس حالت سے شہر مین نکلکر حضور مین آئے بندا اور اوسکے بیٹے اور دو تین اوسکے معتمدون کو قلعے مین قید کرنے کا حکم ہوا اور اورون کو حکم ہوا کہ ہر روز اس گروہ مین سے سو آدمیون کو کوتوالی چبوترے کے آگے لاکر بہت ستا ستا کے ماڑین حسب الحکم عمل مین آیا مگر مرتے کے وقت ہر ایک جلاد کی منت کرتا تھا کہ پہلے مجھے مار جب سب کے سب اس طرح مارے گئے تب بندا کے بیٹے کو اوسی کے زانو پر بندا ہی کے ہاتھ سے ذبح کروایا اور آخر لوہے کی زنبوریان گرم کرکے اوسکا گوشت کھنچوایا اور جیسا کہ اوسنے خلق خدا کو ستایا تھا ویساہی اوسنے بدلا پایا کہتے ہین کہ محمد امین خان نے بندا سے پوچھا کہ تیرے چہرے سے دانائی اور عقلمندی کے نشان ظاہر ہین پھر تو نے یہ کیا کیا کہ دنیا و آخرت مین اپنے تئین عذاب مین ڈالا اور آخر تیری یہ حالت ہوئی اوسنے جواب دیا کہ سب مذہب والے اس بات پر متفق ہین کہ جب خلق بہت نافرمانی کرتی ہے تب خدا مجھ سے ظالم کو اون پر مسلط کرتا ہے پھر تمسے مقدور والون کو اوس پر غالب کرکے اوسکو سزا دیتا ہے تاکہ اورون کو عبرت ہو ۔

بیان کوچ کرنے امیرالامرا حسین علیخان بہادر کا دکن کو اور فتح پانا داؤد خان پنی پر اور درپیش آنا اور حوادث و آشوب کا ٭

بادشاہ یہ چاہتا تھا کہ امیرالامرا حسین علیخان کا اقتدار نہونے پاوے اس لیے اوسنے داؤد خان کو جو احمد آباد کا صوبہ دار اور افغان صاحب لوس اور شجاع مشہور تھا اور مرہٹے کے سردارون سے موافقت بھی رکھتا تھا برہانپور کی صوبہ داری اوسکے لیے مقرر کرکے مخفی حکم بھیجا کہ برہانپور مین جاکر امیرالامرا کی اطاعت نکرے بلکہ اوسکے دفع کرنے مین سعی کرے کہ اوسکی عوض مین دکھن کی کل صوبہ داری تجھی کو ملیگی اس بات کو سنکر داؤد خان برہانپور مین پونہچا امیرالامرا کو اس ارادے سے اطلاع ہوئی داؤد خان کے پاس اپنی اطاعت کا پیغام بھیجا کہ اوسنے امیرالامرا کی اطاعت سے انکار کیا اور مرہٹے کے سردارون کو کہ ایک اون مین سے بہادر شاہ کے

تھے سلطنت کا نوکر اور ہفت ہزاری اور نیماجی سیندھیہ نام رکھتا تھا اپنی مدد کے واسطے بلایا اور برہانپور کے گرد و نواح
آخر بہت پیامون کے بعد امیر الامرا نے تیس ہزار سے زیادہ سوار لیکر لڑائی کے میدان مین صف بندی کی اور ادھر سے داؤد خان
اپنے ساتھیون کے ساتھ لڑائی کے ارادے پر چلا دونون طرف کے بہادرون نے اپنی اپنی دلیریان ظاہر کین داؤد خان نے
امیر الامرا سے مقابلہ کرنے کو اپنے فیلبان کو بہت تاکید کی کہ میرے ہاتی کو امیر الامرا کی سواری کے برابر پہونچا دے اور
باوجود اسکے کہ ہیرا سن داؤد خان کا ہراول جو لڑائی کے شروع مین اپنے ہمراہیون سمیت امیر الامرا کے توپخانے پر پہونچکر مارا
گیا اور اکثر اوسکے ساتھی بھی زخمی ہوے تھے پر داؤد خان چند فیل سوارون کو اپنے ساتھ لیکر امیر الامرا کو ڈھونڈھتا پھرتا
تھا اور کہین ایک جگہہ ٹھہرتا نہ تھا اور چاہتا تھا کہ جیسے بنے امیر الامرا کے پاس جا پہونچے اس سبب سے امیر الامرا کے لشکر مین ایک
زلزلہ پڑ گیا رستم بیگ اور محمد یوسف توپخانے کے داروغہ اور رسالت خان اور بہت سی جماعت نے بہت جانفشانی کی
غضنفر خان اور عالم علیخان زخمی ہوے اس لڑائی مین میر مشرف کہ بڑا سردار اور امیر الامرا کا قدیم رفیق تھا اور اوس دن
گویا لوہے مین ڈوبا ہوا تھا داؤد خان کے مقابل ہوا داؤد خان نے کمان کے چلے مین تیر کی بھال لگا کر میر مشرف پر آواز
ماری کہ کیون تو نے عورتون کی طرح اپنا مُنہ چھپایا ہے جلد تو اوٹھا کہ مین تیرا مُنہ دیکھون یہ کہکر تیر شست سے چھوڑا اور یہ
بات اوسنے اسواسطے کہی کہ وہ خود لڑائیون مین رستا اور بکتر نہین پہنتا تھا صرف سفید کپڑے ہی پہنے رہتا تھا غرضکہ وہ تیر
میر مشرف کے گلے کے پاس ایسا لگا کہ بڑی مشکل سے نکلا اور وہ ہاتی سے گرتے ہوے پر گر پڑا داؤد خان کے فیلبان نے دو تین
اپنے انگس میر کی پیٹھہ پر مارے کہ جیتے جی یاد سے نہ بھولا اور اکثر مجلسون مین اوسکا ذکر کرتا رہا اتنے مین میر کے فیلبان نے
اپنے ہاتی کو داؤد خان کے ہاتی سے ہٹا لیا پر جب داؤد خان امیر الامرا کے متصل اور سامنے پہونچا سارا امیر الامرا کا لشکر ڈر کے
مارے کانپ گیا اتنے مین کہین سے بندوق کی ایک گولی آکر داؤد خان کے لگی لگتے ہی ڈھیر ہوا اور جو نیچے اوسکے تھے خواہ مخواہ
بھاگ گئے آخر امیر الامرا نے اوسکی لاش ہاتی کی دُم سے بندھوا کر سارے شہر مین پھرایا اور نیماجی سیندھیہ جو داؤد خان کی مدد کو
آیا تھا جب لڑائی مین اوسکا پاؤن نہ جم سکا اسبات کا منتظر رہا کہ دیکھیے کسکی فتح ہو داؤد خان کے مرنے کے بعد امیر الامرا کے
پاس جا کر مبارکباد کی نذر گذرانی داؤد خان کے گھوڑے ہاتی امیر الامرا کی سرکار مین ضبط ہوے انمین سے کتنے ایک ہاتی
بادشاہ کے حضور مین بھیجے۔ بادشاہ داؤد خان کے مارے جانے سے بہت ملول و متاسف ہوا۔

امیر الامرا کے بعض حالات جو دکن مین پیش آئے اور مرہٹون سے امیر الامرا کا صلح کرنا

امیر الامرا داؤد خان پر فتحیابی کے بعد اورنگ آباد مین پہونچکر دکھن کے بندوبست مین لگا اور راجہ ساہو کے سپہ سالار
کھنڈو دھابہ کی تنبیہ اور زجر کے واسطے ذوالفقار خان اپنے بخشی کو بھیجا یہ شخص عالمگیر کی وفات کے بعد بارہ برس دکن کے صوبون و حصون
خاندیس کو اپنے قبضے مین لاکر بندر سورت کے رستے مین بہت سے فساد اوٹھا رہا تھا غرض کہ مقابلے مین ذوالفقار خان مارا گیا
امیر الامرا نے سیف الدین اپنے بھائی اور دیوان راجہ محکم سنگھ کو بھیجا کھنڈو راجہ ساہو کے پاس پہونچا مرہٹے شکست پاکر فرار کے

تنخواہ تک پونہچے پر یہ نہوسکا کہ ذوالفقار خان کے منصوبے ہین کھنڈو باڑ جاے اور جب یہ خبر فاش ہوئی کہ بادشاہ اور سیدون مین
نفاق ہی اور بادشاہ کے فرمان خفیہ راجہ ساہو اور دیوانون اور زمینداران اطراف کرناٹک وغیرہ کے نام امیرالامرا کی اطاعت
نکرنے کے باب مین پونہچے تب وے سب اوس سے پھر گئے اور جیسا کہ چاہیے حیدراباد اور بیجاپور اور کرناٹک کا بندوبست
اوس سے نہوسکا امیرالامرا کو جب یہ حال دریافت ہوا تو جو صوبہ دار اور دیوان اور قلعہ دار بادشاہ کے یہان سے مقرر ہوکر آتے تھے
اکثر کو دخل نہین دیتا تھا آخر جب امیرالامرا نے جانا کہ بادشاہ اور اوسکے خیرخواہان کم عقل کی تہکاری سے ہان کا بندوبست بھی
نہین ہوتا ہی اور بادشاہ کی طرف سے اپنی اور اپنے بھائی کی سلامتی کا بھی اطمینان نہین ہی لاچار ہوکر مرہٹون سے صلح کی اور جیسا
داود خان کے عہد مین مقرر تھا اضافہ دیس مکھی کا فی صد دس روپیہ ہوتے ہین قبول کرکے مقرر کیا کہ شیو ناتھ اور جمنا کے ساتھ
اپنی جمعیت شایستہ سے بطور نیابت راجہ ساہو کے اورنگ اباد مین امیرالامرا کے حضور حاضر ہوکر بادشاہی عاملون و جاگیرداران
جیسا مقرر تھا چوتھ لیوین اور دیس مکھی یعنی فی صد دس روپیہ رعیت سے لین اس فیصلے کے بعد لڑائی دبی اور سب خلق کو ایک
تسلی سی ہوئی پر عاملون اور حاکمون اور مالگذارون کو تین عاملون یعنی ایک بادشاہ کا عامل دوسرا عامل چوتھ تیسرا دیس مکھی کے ہونے
سے حرج ہوا فیصلہ ہو اور مرہٹون کے گماشتے مقرر ہوچکنے کے بعد امیرالامرا نے ایک عرضی اپنی دستاویز کے موافق فرمان
عطا کرنے کی بادشاہ کے حضور بھیجی فرخ سیر ان معاملات پر دو سبب سے آزردہ ہوا ایک تو یہ کہ ملک بادشاہی مین غنیم کی شرکت
اچھی نہین دوسرے یہ کہ یہ کام حضور کی بلا اجازت کیا بادشاہ نے امیرالامرا کے اقتدار گھٹانے کی بہت سی تدبیرین کین یعنی
جان نثار خان اوسکی نیابت مین مقرر ہوکے اور ضیاءالدین خان دیوانی دکن پر اور جلال الدین خان دیوان برہانپور اور فیض اللہ
بخشی دکن اورنگ اباد مین پہنچے لیکن امیرالامرا نے سواے ضیاءالدین خان کے جسکے کام سے وہ راضی تھا سب کو حکمت
عملی سے ٹالا اور ان باتون سے بادشاہ کو دونی رنجش ہوئی ٭

میر جملہ کا صوبہ عظیم اباد سے بھاگنا

میر جملہ جو عظیم اباد کا صوبہ دار تھا نہایت بدچلن تھا اور اوس سے بہت سی فوج جو مغلیہ کی بھرتی کی تھی اس سبب سے
صوبے کا بندوبست بگڑ گیا اور سپاہ کو تنخواہ نملی اور مغلون نے عظیم اباد کی خلق و رعیت پر ظلم کرنا شروع کیا اور ایسی اوسکی
بدنامی ہوئی کہ سب صوبے کے رہنے والے اور بادشاہ کے اور خود اوسکے نوکر چاکر اوسے ملامت کرنے لگے اور باوجودیکہ
کہ بادشاہی خزانے سے بہت روپیہ خرچ کیا پھر بھی سپاہ کی طلب ادا نکر سکا جسکو اپنے مخلص بے ضرورت نوکرون کے دینے کے لیے ادا
پر رکھہ لی تھی آخر اپنے نوکرون سے چھپکر ڈولی مین بیٹھہ دہلی کو چل دیا اور عظیم اباد سے پندرہ دن مین دہلی پہونچکر ایک رات کے
وقت قلعے کے دروازے پر آیا اس بے موقع حرکت سے بادشاہ اوسپر بہت خفا ہوا یہان تک کہ حضور مین نہ بلایا آٹھ ہزار
سوار اور مغل اپنی تنخواہ کے لیے اکٹھے اور مسلح ہوکر محمد امین خان بخشی اور خاندوران امیرالامرا کے نائب اور میر جملہ کے گھر جاکر طلب کا
تقاضا اور نالشین کرتے تھے قطب الملک کو اونکے اجتماع سے بہت خوف تھا اسواسطے اوسکے برادر اپنی دینی فوج سے

طیار اور ہوشیار رہتے تھے — میر جملہ پریشان ہو کر محمد امین خان کے گھر جا چھپا اور حیران تھا کہ اب کیا کروں آخر فرخ سیر نے لاچار
ہو کر فساد اور عداوت کے دور کرنے کے لیے میر جملہ پر عتاب کیا اور صوبہ عظیم آباد سے موقوف کر کے سربلند خان کو عظیم آباد
اور میر جملہ کو پنجاب کی طرف رخصت کیا۔

ذکر رحلت آصف الدولہ جملۃ الملک اسد خان وزیر عالمگیر

جلوس فرخ سیر کے چھٹے سال میں آصف الدولہ اسد خان نے اس دنیا سے کوچ کیا یہ امیر گویا ہند کے امیروں کا خاتم تھا — فرخ سیر نے اسکی بیماری کے وقت معذرت کا پیام بھیجا اوسنے در جواب کہا کہ تمنے ہم سیدون کے خاندان اور تیمور کی سلطنت کو ناحق برباد کیا اب بھی یہ صلاح ہے کہ سیدون سے فساد نکرنا اسد خان کا نام ابراہیم اور اوسکے بیٹے ذوالفقار خان کا نام اسمعیل تھا وہ پادشاہ سے ملنے میں راضی نہ تھا لیکن اسد خان ہی اوسکی ملازمت کا باعث ہوا تھا آخر پادشاہ کی ناقدردانی اور میر جملہ کی بدذاتی سے ذوالفقار خان مارا گیا پس اسد خان نے اپنے بیٹے کے مرنے کی تاریخ یہ کہی تھی۔ گفت ابراہیم اسمعیل را قربان نمود۔

ذکر افزایش منازعت درمیان پادشاہ و سادات بارہہ

فرخ سیر کے عہد میں ارکان دولت کا اسقدر اختیار ہو گیا کہ اون سے پادشاہ کو ہر وقت اندیشہ رہنے لگا ادھر تو امیر الامرا خود پسندی سے پادشاہ کے تجویز کیے ہوئے آدمیوں کو جو ممالک دکن کی خدمتوں پر مقرر ہوے تھے دخل نہ دیتا تھا اور اودھر وزیر سے بدمزگی ہو گئی رتن چند قطب الملک کا دیوان سب ملکی و مالی کاموں میں یہانتک دخیل ہو گیا کہ پادشاہی متصدی بے اختیار اور معطل تھے آخر اعتصام خان دیوان خالصہ اور سارے ایان جہان شاہی دیوان تن بنا چاہتے مستعفی ہوئے وہ ان ایام میں عنایت اللہ خان جو عالمگیر کے وقت کا امیر اور اول درجے کا منشی تھا مکے سے حج کر کے آیا پادشاہ نے اوسکا آنا بہت غنیمت جانا اور وہ دونوں خدمتیں اوسکے واسطے تجویز کیں مگر وہ اس عہدہ کو دیکھکر قبول نکرتا تھا اخلاص خان نو مسلم کہ بہت عاقل اور فاضل اور بہادر شاہ کے عہد کا تھا ان فسادوں سے نوکری چھوڑ تاریخ فرخ سیری بنانے میں مصروف ہوا اور اوسی نے از راہ خیرخواہی عنایت اللہ خان اور قطب الملک میں ایک صورت صلاح کی قائم کی چند روز کے بعد پھر دوئی آوارگی ہوئی عنایت اللہ خان نے باوجود ایسی عقل کے زمانے کا لحاظ نکر کے پادشاہ کے حضور سے ہندوؤں سے جزیہ لینے کا حکم جاری کرایا اور یہ چاہا کہ آوادہ چہ اور توجیہ کی رو سے ہندوؤں اور اور تغلب کرنے والوں کا منصب ضبط اور کم کرے دونوں کام رتن چند اور سب نفرون کے متمون کی مرضی کے خلاف ہوئے سب قطب الملک سے رجوع لائے قطب الملک نے اس حکم کے جاری کرنے میں انکار کیا اور سب ہندو اور تغلب کرنے والے آدمیوں نے عنایت اللہ خان کی دشمنی پر کمر باندھی ادہر پادشاہ سے قطب الملک اور عنایت اللہ خان میں بدمزگی ہو گئی اور انکا جھگڑا میں اسطرح گذرتی تھی ایک دفعہ عاملوں میں سے ایک عامل جو رتن چند کا متوسل تھا زیر محاسبہ ہوا اور حساب میں بہت سے روپے اوسکے فرقے نکلے

عنایت اللہ خان نے اوسے قید کیا اور رتن چند اوسکے چھوڑانے کی فکر مین لگا پر اوس سے کچھ ہو نسکا عامل کو کئی دقت پا کر رتن چند کے گھر مین پناہ لایا اور عنایت اللہ خان نے پادشاہ سے عرض کرکے پادشاہ کا حکم لیکر کئی ایک چیلے اوسے رتن چند کے گھر سے پکڑ لانے کو مقرر کیے جھگڑے فساد کی باتین ہونے لگین پادشاہ نے خفا ہو کر قطب الملک کو حکم دیا کہ رتن چند کو موقوف کر دے پر یہ نہوا اس سبب سے اور کئی ایک اور باتون سے بھی پادشاہ کی طبیعت سیدون سے بہت بیزار ہو گئی ❊

امیرالامرا کا دکن سے دہلی کو کوچ کرنا اور طرح طرح کے آشوب و حوادث کا واقع ہونا

سنہ ۱۷۱۹ع

امیرالامرا نے جب یہ فساد کی خبرین سنین اور لگاتار قطب الملک کے خط اوسکے پاس آئے تب وہ ذیحجہ سنہ ۱۱۳۰ھ کے آخر اورنگ آباد سے نکلکر ہفتہ بھر ٹھہرا اور شروع محرم سنہ ۱۱۳۱ھ کو ساتوین سال جلوس مین اسد خان مشہور بنواب ولیا اوسکے چچا کا بیٹا اور اوسکے بیٹے اور جان نثار خان اور عوض خان صوبہ برار کے نائب اور اسد علیخان یکدست علی مردانخان اور دلیر خان بابی بیتی صادق خان کا بھائی اور اختصاص خان خان عالم کا پوتا اور سیف اللہ خان دکن کے دیوان اور فیروز علیخان بخشی کہ بارہے کے سیدون مین سے مشہور سید تھا اور راجہ تربیت سنگہ ان سب امیرون سے ملکر اور فوج لیکر دہلی کو روانہ ہوا اور ربیع الاول کے آخر شاہجہان آباد کے کنارے اور فیروز شاہ کی باری کی طرف پہونچکر ڈیرہ کیا جسدن کہ خیمے مین داخل ہوتا تھا خلاف ضابطہ سواری سے اوترتے وقت نوبت بجانے کا حکم دیا پادشاہون کی طرح خیمے مین گیا اور کہا کہ مین اپنے تئین پادشاہی نوکر نہین سمجھتا ہون اور نہ کچھ مجھے پادشاہ کا ڈر ہے کہ آداب کے ضابطے بجا لاؤن یہان تک کہ قطب الملک نے اپنے بھائی کی طرف سے پادشاہ سے کہا کہ جیسنگہ کو جو ہمارا جانی دشمن ہے اوسی کے وطن کو روانہ کیجیے اور حضور کی خدمتین جیسا توپخانہ اور دیوان خاص کی داروغگی ہمارے متوسلون کو دیجیے اور قلعے مین ہمارا بندوبست ہو جاے تو بے خطرہ حضور مین آ کر ملازمت حاصل کرون پادشاہ نے جواب دیا کہ بالفعل تو یہ خدمتین قطب الملک اور دونو سیدون اور دونون مدار المہام کے ساتھیون کو مقرر کرتا ہون اور اعتقاد خان نائب ہو کے تھوڑے سے دن بعد یہ نیابت بھی موقوف ہو جائیگی ❊

تیسری ربیع الثانی کو راجہ جیسنگہ سوائی پادشاہ کے حکم سے شاہجہان آباد کے باہر نکلکر اپنے وطن انبیر کو روانہ ہوا ❊

امیرالامرا حسین علیخان کا فرخ سیر کے حضور آنا اور فرخ سیر کی سلطنت کا آخر ہونا ❊

فرخ سیر نے سیدون کی بدخلی کرنے اور اونکے اوکھیڑنے مین اپنی سی بہتری تدبیرین کین لیکن اوسکی نامردی اور کم ہمتی سے ایک درست نہ بیٹھی جبکہ بس نہ چلا آخر اسی بات پر راضی ہوا کہ سیدون کا بندوبست قلعے مین ہو اور قطب الملک کو اس کام کی اجازت ہوئی قطب الملک نے پانچوین ربیع الثانی کو مع راجہ اجیت سنگہ کے قلعے مین داخل ہو کر پادشاہی آدمیون کو دروازے سے اوٹھا دیا اور جابجا اپنا بندوبست کرکے اپنے معتمدون کو بٹھلایا پادشاہی آدمیون مین سے سواے اعتقاد خان کے اور امتیاز خان مشرف دیوان خاص اور ظفر خان روشن الدولہ کہ اونکا ہونا نہونا ایکسا تھا اور چند خواص اور خواجہ سرا کے اور کوئی قلعے مین اور پادشاہ کے پاس نہ تہا اور امیرالامرا حسین علیخان پادشاہون کی طرح شام کی وقت قلعے مین

داخل ہوا اور ملازمت کے بعد روکھی دکھی باتین کین اور بادشاہ سے جو خلعت اور گھوڑا اور ہاتی اور جواہر عنایت کیا تھا
تیوری چڑھا تھوڑا سا لیا اور باقی کا عذر کیا اور پھر اپنے لشکر کو چلا گیا بادشاہ سے ان باتون کا خیال نکرسکے کچھ اسکی تدبیر
نکی پھر آٹھوین تاریخ کو منگل کے دن قطب الملک اور خواجہ معتمدون کو ساتھ لیے قلعے مین آئے اور پہلے دن کی طرح
دروازون پر اپنے آدمی متعین کیے اور دیوان خاص اور خوابگاہ اور عدالت کے دروازون کی تالیان منگوا کر اپنے پاس
رکھین اور پیچھے سے حسین علیخان نے اوسی شان و شوکت سے آنے کا ارادہ کیا اور اوسکی فوج نے صبح سے قلعے مین
آکر جہان تہان اپنا بندوبست کر لیا تھا جب پہر ڈیڑھ ایک دن باقی رہا خود سوار ہو کر قلعے کے نزدیک ایک مکان مین جو شایستہ خان کی
بارہ دری مشہور ہے اوترا اور قطب الملک اجیت سنگہ سمیت بادشاہ پاس آیا پہلے تو بادشاہ سے اپنی خیر خواہی اور
نیک خدمتی بیان کی اور بادشاہ کی بدنیتی کا حال جو اوسنے داؤد خان اور دکن کے سردارون کو اسکے قتل کرنے کے
باب مین فرمان بھیجے تھے دکھلا دیے اور پھر نہایت بے قیدی سے استدعا کی یہ بیوقوف بادشاہ مطلق ان باتون پر نسمجھا
اور باوجود اسکے کہ اوس نے صاف کہا کہ جب تک یہ نہوگا حضور کے یہان ہمارا آنا جانا اور نوکری و آقائی کے
مدارج ادا ہونا ممکن نہین تو بھی صرف سیدون کا غلبہ اور اپنی بے اختیاری جان بوجھکر چند روز کا وعدہ کرتا تھا
اسمین دونون طرف سے تقریر بڑھی سخت سست باتین ہونے لگین بادشاہ کو تاب نہوئی اعتقاد خان اور
قطب الملک سے ان کہنی کہین اعتقاد خان نے اوس وقت چاہا کہ کچھ بات بناکر اس وقت کو ٹال دے کہ قطب الملک
کو بادشاہ نے سیدھی سیدھی گالیان دیکر کہا کہ اسے قلعے سے نکال دو اعتقاد خان کے ہوش حواس اوڑ گئے اپنی جان
بچانا غنیمت سمجھا اور اپنی پالکی تک نہ پہونچ سکا امتیاز خان کی پالکی پر سوار ہو کر اپنے گھر کا رستہ لیا بادشاہ
نے یہ حال دیکھکر جانا کہ اب میرا اوبار آ چکا محل مین جا گھسا آخر شام ہو گئی قلعے کے دروازے بند ہو گئے
قطب الملک و راجہ اجیت سنگہ تو اندر اور فرخ سیر کے خیر خواہ باہر تھے اوس رات عجب فتنہ برپا ہوا تھا امیر الامرا کی
فوج ہر راستے اور بازار مین اور شہر پناہ کے دروازے پر ہتھیار باندھے ہوئے تمام رات کھڑی رہی اور مرہٹے اس
انتظار مین گھوڑون پر سوار تھے کہ دیکھین کیا ہوتا ہے جب صبح ہوئی یہ افواہ ہو گئی کہ قطب الملک مارا گیا بازاری
آدمیون کا شور و غل ہونے لگا بعضے امیر فرخ سیر کی فتح کے ارادے پر سامان جنگ سے آئے اسمین صمصام الدولہ
کے سوارون اور مرہٹون مین فساد ہوا بازاری آدمیون اور مغلون نے وقت پاکر مرہٹون کو قتل کرنا شروع
کیا سنتا رام انکا سردار مع ڈیڑھ ہزار سوار کے مارا گیا اور بہت سے زخمی ہوئے اور انکا بہت سا مال
ہندوستانی لٹیرون کے ہاتھ لگا ۔

اسمین غازی الدین خان اور سادات خان بادشاہ کی فتح کے لیے پہونچے اور دوسری طرف سے اعتقاد خان اور صلابت خان
نے سعد اللہ خان کی بازار کی طرف معین ٹھہری کین امیر الامرا کے حسب الحکم اوسکے ... اور سادات خان اور غازی الدین خان کے

مقابل ہوکر چاندنی چوک میں جاکر قتل کرنے لگے پہلے ہی حملے میں غازی الدین کا باقی اور اوسکے ساتھی بھاگ گئے اور
سادات خان اور اوسکے بیٹے کے زخم کاری لگا اور آخر وہ میدان سے پھرے اور اعتقاد خان سے ایک قدم بڑھا نہ گیا گھر
کے پاس مورچے باندھکر بیٹھ رہا — اغرخان اور اوسکے مغلی سواروں کو دیکھکر امیرالامرا کے آدمیوں نے دروازہ
بند کر دیا لاچار ہوسکے اوسے بھاگنا پڑا ✲

فرخ سیر کے قید ہونے کا بیان

شہر میں تو یہ فساد تھا اور بادشاہ زنانخانے میں ایسا گھسا کہ پھر نہ نکلا امیرالامرا نے قطب الملک سے کہلا بھیجا کہ بہت
بھیڑ ہو گئی ہے جلدی سے اسکا تدارک کرو نہیں تو بڑا بلوہ برپا ہوگا اور اب ٹھہرنا نچاہیے آخر قطب الملک کے نوکر افغان اور
چیلے اور اوسکے بھائی نجم الدین علیخان کے کہنے سے زنانخانے میں گھس آئے اور تنگی اور اگرچہ خوبصورت لونڈیوں کیسو دروانہ
پر روکنے کے لیے کھڑی تھیں ہٹا کے بڑی تلاش سے فرخ سیر کو محال بھر میں سے باہر نکال لائے فرخ سیر کی ماں اور جورو اور بیٹی اور
بیگموں نے اوسے ہر طرف سے پکڑ لیا اوسنے ہرگز نچھوڑا اور عورتوں کے انبوہ میں سے بڑی خواری سے گھسیٹتے لائے
اور ترپولیہ کے اوپر قلعے کے اندر بہت تنگ و تاریک جگہ تھی قید کیا اس بادشاہ کی سلطنت معز الدین کی سلطنت کے سوا
چھ برس اور کچھ کم چار مہینے رہی تھی ✲

ذکر شمس الدین ابو البرکات رفیع الدرجات اور رفیع الدولہ

سنہ ۱۷۱۹ع

فرخ سیر کے قید ہونے کے بعد ۹ تاریخ ربیع الاول سنہ ۱۱۳۱ھ میں شمس الدین ابو البرکات رفیع الدرجات یعنی رفیع القدر کے چھوٹے بیٹے
اور بہادر شاہ کے پوتے کو جو بیس برس کا تھا قید سے نکالکر جھگڑے بکھیڑے کے دینے کے لیے جو کپڑے کہ پہنے ہوئے تھا وہی کپڑے پہنے ایک
موتیوں کی مالا اوسکے گلے میں ڈالکر تخت پر بٹھلا دیا بادشاہی نقارہ بجنے لگا سارا فساد جاتا رہا اور قطب الملک اور حسین علیخان دونوں
بھائی سلطنت کے بندوبست کے پیچھے رہے رفیع الدرجات سل کی بیماری میں مبتلا تھا تین مہینے بیس دن کو سلطنت کرکے مر گیا ✲
ان دونوں بھائیوں نے اوسکے بھائی رفیع الدولہ کو جھٹ تخت پر بٹھا دیا اور آپ ویسی ہی طرح مختار رہے تھوڑے دنوں
رفیع الدولہ کو جو پہلے سے دستوں کا خلل تھا زیادہ ہوا آخر شوال اور ذیقعدہ کے اول میں وہ بھی گذر گیا ✲

ذکر سلطنت ابو الفتح ناصر الدین محمد شاہ بادشاہ

جب قطب الملک اور امیرالامرا رفیع الدولہ کی زندگی سے ناامید ہوئے تب اونھوں نے ماہ شوال کے اخیر نجم الدین علیخان
اپنے بھائی اور غلام علیخان سید خان بہادر کے بیٹے کو جہاں شاہ بہادر شاہ کے بیٹے کے لانے کو بھیجا اس شاہزادے
کی عمر اوس وقت اٹھارہ برس کی تھی اور معز الدین کے عہد سے اپنی ماں سمیت دہلی کے قلعے میں قید تھا چنانچہ وہ
دونوں شخص اوس شاہزادے کو تخت سلطنت پر بٹھلانے کو لائے اور سنہ ۱۱۳۱ھ میں ذیقعدہ مہینے کی پندرھویں تاریخ

سنہ ۱۷۱۹ع

محمد شاہ تخت سلطنت پر بیٹھا اوسکے نام کا سکہ اور خطبہ جاری ہوا اوسکا لقب ابو الفتح ناصر الدین محمد شاہ ٹھہرا اور بعد سلطنت

اور حسین علیخان دونون بھائی وزیر اور امیر تھے اور اس شاہزادے کی ماں جو بہت صاحب شعور اور بڑی عقلمند تھی سب کامون
مین ان دونون بھائیون کی بہت رعایت کرتی تھی اور یہ مقرر ہوا کہ محمد شاہ کی سلطنت کا شروع فرخ سیر کے بعد ہی سے
لکھا جاوے اور رفیع الدرجات اور رفیع الدولہ کی سلطنت کے جو آٹھ سات مہینے ہین اوسکا کچھ اعتبار نکرین اور پندرہ ہزار
روپیہ بادشاہ کی ماں کے خرچ ضروری کے واسطے مقرر ہوے اور کلال بارہ اور نظامت اور عہدہ دارون کا بندوبست جیسا
رفیع الدرجات اور رفیع الدولہ کے عہد مین تھا ویسا ہی سیدون کے اختیار مین رہا اور رحمت خان بادشاہ کی اتالیقی پر مقرر
ہوا اور رتن چند قطب الملک کی طرف سے وزارت کے سب کاروبار پہلے سے بھی زیادہ کرنے لگا اور محمد شاہ کہ بڑا ہوشیار
تھا کوئی کام ان دونون بھائیون کی صلاح اور مرضی بغیر نکرتا تھا

سادات کی عمر و دولت تمام ہونا اور امور سلطنت مین ابتری پڑنا

جو بایہ سے کے سیدون اور نظام الملک وغیرہ جماعت مغلیہ تورانیہ مین دل کی صفائی نہ تھی اس لیے نظام الملک اور حسین علیخان
مین بعضے معاملون مین رفتہ رفتہ اور پیغام سے نامناسب گفتگوئین ہونے لگین اور محمد امین خان نے اپنے اور سارے تورانی
امیرون کی عزت اور آبرو کا بچنا محض امیر الامرا اور قطب الملک کے ہلاک ہونے مین خیال کیا اور آخر مکر و حیلہ کر کے سیدون
کی طرف سے بادشاہ کے دل کو مکدر کیا اور بادشاہ کے اشارے سے نظام الملک کو بھڑکایا کہ امیر الامرا سے جھگڑا اور فساد
برپا کرے چنانچہ نظام الملک اپنے دار الامارہ مالوہ سے کوچ کر کے اس ارادے سے دکن کی طرف متوجہ ہوا کہ ممالک دکن مین
جو امیر الامرا کا علاقہ تھا دخیل ہو - جب یہ خبر سیدون کو پہونچی امیر الامرا نے دلاور علیخان اپنے بخشی اور راجہ بھیم اور راجہ
گج سنگہ اپنے ساتھیون کو جو امیر الامرا کی طرف سے صوبہ مالوہ کی سرحد پر پہونچ گئے تھے نظام الملک کے پیچھا کرنے اور اوسکے جھگڑا
رفع کرنے مین لکھا اس عرصے مین نظام الملک دکن کے اکثر قلعون اور صوبون کو داب بیٹھا اور اپنا تمام اختیار کر لیا امیر الامرا
دلاور علیخان کو بار بار اوس سے لڑنے کی تاکید کرتا تھا اور امیر الامرا خود دکن کو جانے کا قصد کر کے اس انتظار مین تھا کہ دیکھین
دلاور علیخان سے کیا خبر آوے آخر سنا کہ برہانپور کے متصل نظام الملک اور دلاور علیخان مین خوب لڑائی ہوئی اور آخر دلاور علیخان
بڑی بڑی مردانگیان کر کے راجاؤن سمیت تیر اور گولے سے میدان مین مارا گیا - امیر الامرا اور قطب الملک خبر سنکر نہایت
غمگین ہوے اور اپنی فکر مین لگے امیر الامرا تو یہ چاہتا تھا کہ محمد امین خان کو مار ڈالے اور قطب الملک بلحاظ اسکے کہ پہلے قول
و قرار ہو گئے تھے اس سبب سے اوسکے قتل کا مانع ہوتا تھا

محمد امین خان وغیرہ امرا کی تدبیر سے دکن کی راہ مین حسین علیخان کا مارا جانا

فساد رفع کرنے کے لیے یہ ٹھہرا کہ قطب الملک بادشاہ کا نائب ہو کر شاہجہان آباد مین رہے اور حسین علیخان بادشاہ
کے ساتھ دکن مین جا کر نظام الملک کے فساد کی تادیب کرے اس لیے قطب الملک چند امیرون سمیت شاہجہان آباد کو
روانہ ہوا اور امیر الامرا مع بادشاہ اور بادشاہی فوج اور توپخانہ اور تمام لڑائی کے سامان سمیت اکبرآباد سے کوچ کر کے دکن کو روانہ

ہوا جب محمد امین خان نے اپنی آنکھون دیکھا کہ حسین علیخان کا ارادہ نظام الملک کے تباہ کرنے کا ہی اور یہ خوب جانتا تھا کہ
نظام الملک کی بربادی مین میری تباہی اور تورانیون کی خواری ہی اور یہ بھی اوسکے دل پر نقش تھا کہ جب نظام الملک امیر الامرا
کے مقابل ہوگا تو ضرور امیر الامرا ہی کی فتح ہوگی اسلیے ہمیشہ رات دن اس فکر مین لگا رہتا تھا کہ اگر بن سکے دغا اور مکر کرکے
امیر الامرا کو راستے ہی مین مار ڈالے لیکن یہ کام بدون کسی کی مدد کے اپنی جرأت وہمت سے باہر سمجھتا تھا آخر اوسنے میر محمد امین خان
معروف بہ سعادت خان خراسانی کو اپنا یار و بھیدی بنایا یہ فرخ سیر کے عہد مین پہلے منصب ہزاری پاکر پھر ہنڈون بیانہ کی فوجداری
پر مقرر ہوا تھا اور اس سفر مین لشکر پادشاہی کے ہمراہ تھا ان دونون نے میر حیدر خان کے سفری کو بھی اپنا شریک کیا اور یہ چغتا
کی قوم سے تھا - یہ تینون اوسکے مارنے کے باب مین مشورہ کیا کرتے تھے - الغرض میر حیدر نے محمد امین خان کی شکایت
مین ایک عرضی لکھی سنہ ۱۱۳۲ ہجری مین سنہ جلوس کے موافق اوس منزل مین جو فتحپور سے سینتیس کوس کے قریب ہی پادشاہی
لشکر پڑا تھا جب امیر الامرا پادشاہ کے خیمے سے نکلکر اپنے خیمے کو جاتا تھا میر حیدر خان دور سے دکھائی دیا اور عرضی اونچی
کرکے دکھائی چاہا ان چوبدارون نے اوسے روکا امیر الامرا نے چوبدارون کو منع کیا اور اوسے اپنے پاس آنے کا حکم دیا
میر حیدر خان نے دوڑکر عرضی دی اور پالکی کے برابر کچھ عرض معروض کرتا جاتا تھا امیر الامرا تو عرضی پڑھنے مین لگا میر حیدر خان
نے جھٹ کمر سے پیش قبض کھینچکر اوس سید کے پیٹ مین ایسی ماری کہ وار پار ہوگئی اور اس ایک ہی ضرب مین اوسکا کام تمام ہوا
لیکن مرتے مرتے اوسنے بھی اوسکے سینے پر ایک لات ماری اور لات مارنے سے پالکی سے نکلکر گرا اوسکی لاش زمین پر گر پڑی
فی الفور دم نکل گیا یہ ماجرا دیکھ نور اللہ خان سید اسد خان کے بیٹے امیر الامرا کے چچیری بھائی نے میر حیدر خان کے ایک ایسی
ماری کہ جان بحق تسلیم ہوا پر وہ بھی جان بر نہوا یعنی ایک مغل کے ہاتھ سے مارا گیا اسی مین مغل دوڑ پڑے امیر الامرا اور نور اللہ خان
کا سر دھڑ سے کاٹکر پادشاہ کے روبرو لیگئے ؛

امیر الامرا کے قتل کی خبر عزت خان کو پہونچنا اور اوسکا پادشاہ کے مقابلے پر آنا اور مارا جانا

عزت خان نے جب اپنے ماموں امیر الامرا کے مرنے کی خبر سُنی پادشاہ کے مقابلے کو چلا سعادت خان کہ پادشاہ کا خیر خواہ
تھا پادشاہ کی بہت منت سماجت کرکے باوجودیکہ پادشاہ کی مرضی نہ تھی پادشاہ کو محل سے نکالا اور اعتماد الدولہ محمد امین خان
پادشاہ کو ہاتھی پر سوار کرکے آپ خواص کی جگہ بیٹھکر لڑائی پر مستعد ہوا محمد امین خان اور حیدر علیخان اور قمر الدین خان اور سعادت خان
ان سب سردارون نے لڑائی کے میدان کو خوب گرم کیا دونون طرف کے بہادر جوانمردیان کرتے تھے الغرض عزت خان کے
دو تیر لگے اونکے تو زخم کھاے پر ایک حبشی جو حیدر قلیخان کا خواص تھا اوسکی گولی کے زخم سے مارا گیا اس عرصے مین لوٹنے
والون نے امیر الامرا اور سیدون کے خیمے مین آگ لگا دی اور اونکا مال و اسباب لوٹنے لگے اور اوسکے خزانے مین جو کرورون
کا مال تھا سب لوٹ لیگئے اور اوسکا باقی خزانہ کہ پیچھے رہنے کے سبب لوٹ سے بچ رہا تھا پادشاہی ضبط مین آیا ؛

محمد امین خان کو وزارت ملنا اور امرا کو اور خدمات سپرد ہونا

صرف تکلیفون اور بیوقوفون ہی کو بہکاتا تھا آخر مین بہادر شاہ لاہور مین فوت ہوا شاہزادون مین بکھیڑا پھیلا اوسنے موقع پاکر
مکر کا جال زیادہ پھیلایا اور اپنے تئین مشہور کرکے اپنی کتاب اور اپنی ایجاد کی ہوئی باتین سب پر ظاہر کین اور قابلیت
کے باعث اکثر مباحثے مین بھی غالب آتا ۔ غرض کہ اسکی طرف لوگونکا اعتقاد بڑھا یہان تک کہ فرخ سیر بادشاہ ہونے ہونے
بتیس ہزار سے زیادہ آدمی اوسکی طرف ہوگئے اور وہ یہ قوت پاکر بہت مستعد اور مشہور اور قوی ہوگیا آخر یہان تلک ہوا کہ کئی سردارون
کے کہنے سننے سے یہ بیوقوف بادشاہ خود ایکرات کچھ محلی خرچ چھپکر اوسکی ملاقات کو گیا اوسنے بادشاہ کے آنے کی خبر سنکر اور
بادشاہ کی عاجزی کو اپنا فخر جانکر اپنی مڑھی کا دروازہ اندر سے بند کرلیا اور تھوڑی دیر تک بند ہی رکھا فرخ سیر بڑی عاجزی کرتا رہا
اور اوسکی اولاد اور فربو دنے بھی دروازہ کھولنے کے لیے بہت سی منتین کین تب اوسنے کواڑ کھول دیے بادشاہ بڑی تواضع
اور عاجزی سے سلام کرکے آگے گیا اوسنے مرگ چھالا تخت پر بادشاہ کے لیے بچھا کر کہا بلیت پوست تخت گدائی و شاہی
ہمہ داریم انچہ میخواہی + فرخ سیر نے اوسکی اس بے پروائی کو جو محض مکر سے تھی پسند کیا اور اوسکا معتقد ہوگیا کئی ہزار روپے
اور اشرفی جو اوسکی نذر کے لیے لایا تھا اوسکو دیے اوسنے وہ بھی قبول نکیے اور بادشاہ نے بہت منت کی تب اوسنے اپنی
لکھی ہوئی کتاب کا کہ اوسکی قیمت سات سو روپے رکھی تھی بادشاہ کے ہاتھ ہدیہ کیا بادشاہ نے بڑی تعظیم سے کتاب کو لیا اور
اوٹھا کر سر پر رکھا اور رخصت ہوا جب اوسکے حجرے سے نکلا اوس نقد کو اوسکے چیلون مین تقسیم کردیا بادشاہ کی اس بات سے
احمقون کا اور بھی اعتقاد بڑھا اور اوسکی گمراہی کی بنیاد بھی اور مستحکم ہوئی اب تو بے خوف عید کے دن بازار مین ہوکر ایک
لشکر کا لشکر ساتھ لیکر اوس مکان مین جانے لگا جسکا اوپر مذکور ہوچکا اور اوسنے جو اپنی نئی باتین بنائی تھین اونکے پیرو عمل مین
لاتے تھے اور اوسکی باتون کو چلا چلا کے کہتے تھے جب فرخ سیر کی سلطنت کو زوال ہوا حسین علیخان اور عبداللہ خان کے
اقبال کا زمانہ آخر ہوا اور محمد شاہ تخت پر بیٹھا اور محمد امین خان وزیر ہوا محمد امین خان اپنی وزارت کے دو مہینے اور چند روز بعد
جسدن کہ وہ بیماری کی حالت مین بہت بدحال تھا اوس مکار کا احوال سنکر بہت خفا ہوا اور اوسکی گرفتاری کا حکم دیا محمد امین خان
کو ایلاؤس کی بیماری تھی اور یہ بیماری قولنج کی بڑی قسمون مین سے ہے اتفاق سے اوس دن یہ بیماری نہایت زیادہ ہوئی
اوسکے پیادے واپس آئے دوسرے دن آٹھ پہر تاکید کی رات کو محمد امین خان کی بیماری دمبدم بڑھنے لگی صبح ہوتے ہوتے
مرگ ہوگیا اسکی بیماری کی خبر ہادی علیخان اور محمود کے اور چیلے دمبدم اوسے پہنچاتے تھے پہلے اوسکا ارادہ بھاگ
جانے کا تھا جب اسکا حال بہت تباہ سنا خاطر جمع سے اپنے چیلون اور فقیرون کو بلوایا اور صبح ہوتے ہی اوسکے نزع کی خبر سنکے
گھر سے نکل اوس مسجد مین آبیٹھا جو اوسکے دروازے کے سامنے تھی اور فقیر اور اوسکے چیلے جمع ہورہے تھے قمر الدین خان
اپنے باپ کا ایسا حال دیکھکر عورتون کے وسوسے لانے اور ڈرانے سے بہت گھبرایا اور اپنے دیوان کو اوسکی نذر کے لیے
پانچہزار روپیے دیکر تقصیر معاف کروانے اور گنڈا تعویذ مانگنے کی خاطر بھیجا وہ یہ حال سنکر ڈینگ مارنے لگا اور پڑھ پڑھ کے
باتین مار کہتا تھا کہ اس کافر کے جگر مین مین نے ایک ایسا تیر مارا ہے کہ اب اسکا بچنا ممکن نہین اور مین تو اس مسجد مین شہید

ہونے کے واسطے آبیٹھا ہون جیسا میرا دادا مسجد مین شہید ہوا تھا اور اگرچہ مین شہید ہونے والا نہین کیونکہ ایک بار شہید ہو چکا ہون اور اس سے گویا اوسکا مطلب اسقاط حمل حضرت محسن سے تھا - اسمین قمر الدین خان کا دیوان آپونہچا اور روپیکی تھیلیان اوسکی نذر کرکے عفو تقصیر چاہا اوسنے بہت منتون کے بعد نذر قبول کرکے فقیرون کو وہ زر لٹا دیا اور ایک تعویذ دیکر کہا کہ شاید تیرے ہونچنے تک وہ جیتا نہ بچے دیوان نے رستے مین سنا کہ محمد امین خان مر گیا جب محمد امین خان کے مرنے کی خبر نمود کو پونہچی بہت خوش ہو کر مسجد سے اوٹھ کے اپنے گھر کو آیا اور اوسکی کرامات سارے شہر مین مشہور ہوکر بیوقوفون کا اور اعتقاد بڑھا دو تین برس بعد نمود نے انتقال کیا +

اوسکا بڑا بیٹا جسکا نام نمود تھا اوسکے باپ کی جگہہ بیٹھا اوسکا باپ اپنے جیتے جی دوجی بار اور چیلون کا حصہ کرگیا تھا تاکہ یہ بھید چھپا رہے پر اوسکے مرتے ہی لالچ کے سبب دوجی بار اور نما نمود اوسکے بیٹے مین جھگڑا پھیلا ہرچند دوجی بار نے آرزو منت سے کہا کہ مین کوئی دن کا مہمان ہون مجھسے جھگڑا خوب نہین مگر نما نمود کے باپ کا ایسا اقتدار اور تسلط ہو گیا تھا کہ سب آدمی اوسکی مٹھی مین آگئے تھے اور کسیکے پھر جانے کا گمان بھی نہ تھا یہ سمجھکر اوسنے دوجی بار کے کہنے پر کان نہ دھرا + دوجی بار کہ ان سب باتون مین شریک تھا اور اوسکے سارے بھید اوسپر ظاہر تھے اوسکی اس بے ایمانی سے لاچار ہوکر بہت سے فرقہ والون کے سامنے اس سب مکر کو ظاہر کر سب مسودے جو اس مذہب کے قائم کرنے کے لیے بنائے گئے تھے سب کو دکھلائے اس مذہب کی سب قلعی کھل گئی اور بالکل بے رونقی ہو گئی اور رفتہ رفتہ اوسکی اولاد اور پیرو ون مین سے مرتے مرتے صرف ایک شخص نما نمود یا اپنی عورتون سمیت سنہ ۱۱۹۳ ہجری مین مرشد آباد مین موجود تھا اور وہان کے امیرون کی مدد سے اپنی اوقات بسر کرتا تھا +

بیان وفات محمد امین خان وزیر اور تقرر نیابت وزارت بعنایت اللہ خان عالمگیری

سنہ ۱۷۲۱ع

اعتماد الدولہ محمد امین خان وزیر الممالک بہادر ظفر جنگ قولنج کے عارضے سے بیمار تھا سنہ ۱۱۳۳ھ مین اس جہان سے رخصت ہوا تین مہینے اور بیس روز وزیر رہا کہتے ہین کہ اوسکو اہلبیت سے کمال دشمنی تھی +

سنہ ۱۷۲۱ع

محمد امین خان کے مرنے کے بعد سنہ ۱۱۳۳ھ مین مطابق تیسری سنہ جلوس کے عنایت اللہ خان عالمگیری کو بدون مقرر ہونے وزیر کے بادشاہ کے یہان سے نیابت وزارت کا خلعت ہوا +

ملکہ زمانیہ دختر فرخ سیر سے محمد شاہ کا بیاہ ہونا

سنہ ۱۷۲۱ع

سنہ ۱۱۳۴ھ میں ۱۹ انیسوین صفر کو محمد شاہ بادشاہ کی شادی فرخ سیر کی بیٹی سے بڑی دھوم دھام اور آرایش کے ساتھ ہوئی +

نظام الملک کا حضور شاہی مین آنا اور وزارت کی منصب پر مقرر ہونا اور بعض حالات جو اون دنون واقع ہوئے

نظام الملک نے جب دکھن کے ملکون کے بندوبست سے فراغت پائی اور کرناٹک کی حدود پر جو جھگڑے بکھیڑے برپا تھے

سنہ ۱۷۲۱ع

تھے اون سے بھی دلجمعی حاصل کی شاہجہان اباد میں پہونچکر ۱۱۳۳ھ میں بادشاہ کی ملازمت حاصل کی اور وزارت کا عہدہ
پایا خلعت چارپارچہ اور قلمدان کی عطا سے سرفراز ہوا ۔ بادشاہ کے بعضے امیر خصوصًا معز الدولہ حیدر قلی خان
نظام الملک کی برے سے کہ خلاف حالی ملکی کاموں میں دخل دیتے تھے اس لیے بادشاہ نے نظام الملک کی رعایت کرکے حیدر قلیخان
کو اسکے صوبہ گجرات کو رخصت کیا نظام الملک جو پرانا امیر اور مزاجدان اور عزت طلب تھا جب اسنے اس رنگ عہدے کو
پایا چاہا کہ سلطنت کے سب کاموں کا انتظام اپنی خاطر خواہ کرے بلکہ بادشاہ کو سنجیدگی اور خلق کی وضع اور دستوں کا تقسیم
خلق اللہ کے معاملات میں بتاتا رہتا پر بادشاہ کو جو اپنی دولت اور جوانی کا غرور تھا اور لہو و لعب کی طرف طبیعت بہت
لگتی تھی اس سبب اوسکی تعلیم پسند نہیں آتی تھی اور اور امرا اعلی بالخصوص صمصام الدولہ بادشاہ کے حضور میں نظام الملک کے
رہنے کو اپنی بے رونقی سمجھتا تھا اور اسی جہت دونوں میں بدمزگی رہتی تھی آخر یہاں تک ہوا کہ امیروں اور خواجہ
سراؤں کے بہکانے سے حیدر قلیخان نے اپنی حد سے پاؤں بڑھایا ۔ بادشاہ اور امیر کہ نظام الملک کو حضور سے
نکالنا چاہتے تھے حیدر قلیخان کی مہم کو اپنے ارادے کا وسیلہ سمجھکر یہ تدبیر ٹھہرائی کہ نظام الملک کی بدوسیہ حیدر قلیخان
گجرات سے معزول کیا جاوے نظام الملک نے حرص کے مارے اس بات کو مان لیا ۱۱۳۴ھ میں گجرات کی صوبہ داری کا خلعت
حیدر قلیخان کی تغیری پر عنایت ہوا ۔ دوسری طرف کو نظام الملک گجرات کو روانہ ہوا پہلے میں یہ تدبیر سوجھی کہ مغل سردار اور
حیدر قلیخان کی فوج کے افسروں کو اوسکی طرف سے پھیر کر اپنی طرف ملا لینا چاہیے یہ ارادہ ٹھہرا کر ایلچی اور خط بھیجا حیدر قلیخان کے
دوستان کو اپنی طرف مائل کیا چنانچہ شجاعت خان و رستم علیخان و مہر علیخان گجراتی اور اور سردار آزردہ دل ہو کر آپ سے الگ
ہو گئے اسمیں نظام الملک گجرات کے قریب چھالوہ تک پہونچا ۔ حیدر قلیخان نے یہ حال دیکھکر اپنے میں مقابلہ کی طاقت نہ دیکھی
آخر آپ سے دیوانہ بن گیا اور اسکے سپاہی فیصلہ [illegible] دلی میں ٹھلا کر بادشاہ کے حضور روانہ ہوئے نظام الملک گجرات
میں پہونچا اور وہاں کا انتظام کرکے اس صوبے کو اپنے چچا حامد خان کو جو شاہزادہ [illegible] مشہور تھا دکن چلا آیا [illegible]
کو چلا جو گرد [illegible] کے پاس [illegible] اور [illegible] بھی بندوبست سے دلجمعی کرکے عظیم اللہ خان اپنے چچا کے بیٹے کو وہاں کی نیابت
دیکر بادشاہ کی طرف پھرا [illegible] حیدر قلیخان حضور میں پہونچکر تھوڑے دن بیکار رہا نظام الملک کی غیبت میں بادشاہ نے اپنی مہربانی
کی اور اجمیر کا صوبہ دار مقرر کیا [illegible] حکم پاکر وہ راجہ اجیت سنگھ کی مہم میں لگا اور اوسپر زور کرکے اوسے بھگا دیا اور نظام الملک نے
[illegible] کے دن بادشاہ کے حضور پہونچکر ملازمت حاصل کی ۔

ہر ایک امیر کا ہر کام پر مامور ہونا اور روشن الدولہ اور ایک عورت کوکی لقب کا بادشاہ کے حضور میں دخیل و مقرب ہو جانا اور نظام الملک کا بادشاہ سے آزردہ ہونا اور امرا کا آپس میں نفاق ہونا

اعتماد الدولہ قمر الدین خان محمد امین خان مرحوم کا بیٹا دوسرا بخشی اور غسلخانے کا داروغہ اور صمصام الدولہ پہلا بخشی اور روشن الدولہ
ظفر خان تیسرا بخشی اور سید [illegible] صلابتخان چوتھا بخشی اور عزت الدولہ شیر افگن خان خانساماں اور اوسکے بعد اوسکا بھائی [illegible]

صادق اور میر جملہ ترخان صدر الصدور اور خاص خان ایلچی حافظ خدمتگار خان خواجہ سرای عالمگیری اور اوسکے مرنے کے بعد فیروز خان
اور خالصے کا دیوان راجہ گوجر مل اور اوسکے بعد شرف الدولہ ارادتمند خان اور اوسکے بعد راجہ بخت مل اور دیوان تن شیخ سعد اللہ
اور بہایا میر آتش حیدر قلیخان اور اوسکے بعد سعد الدین خان اور پھر حیدر قلیخان اور اوسکے بعد مظفر خان صمصام الدولہ کا بھائی اور
خواصون کا داروغہ میان الملک سعادت خان اور اوسکا نائب احمد قلیخان اور میر تزک اول امین الدولہ اور دوسرا داود خان اور
گرز بردارون کا داروغہ مبارز خان اور اسی طرح ارکان سلطنت سے ہر ایک کے نام پر ایک کام مقرر ہوا لیکن روشن الدولہ نے بادشاہ
سے بہت رسائی پیدا کرلی تھی اور رشوتین لیکر لوگون کی کاروائی کرتا تھا اور شاہجان محمد درویش کی بیٹی جو کوکی کرکے مشہور
تھی بادشاہ کی بہت مقرب ہوگئی تھی چنانچہ بادشاہ کا قلمدان اوسکے سپرد تھا اور بادشاہ کی طرف سے حاجتمندون کی
عرضیون پر دستخط کرتی تھی اور بادشاہ عیش و عشرت مین مشغول ہوکر سلطنت کے کامون مین مطلق دل نہین لگاتا تھا اسی
سبب ہر ایک سردار بلکہ تمام آدمیون کے دل سے اوسکا خوف جاتا رہا آخر نظام الملک نے دربار کی آمد و رفت موقوف
کی اور منصب وزارت کے چھوڑنے پر آمادہ ہوکر اپنی دار الحکومت گجرات کے جانے کا ارادہ کیا ۔ محمد شاہ اور امرا نے اس
حال کی کچھہ خبر پائی اور وے اس فکر مین ہوے کہ کسی ڈھب یہہ ہم سے خوش ہوکر چلا جاے اور اوسنے بھی ان
شخصون کا ارادہ جان لیا اور اس بات کو غنیمت جانکر بعض وسیلون سے ظاہر مین کدورت رفع کی اور نظام الملک نے
پھر بادشاہ کی ملازمت حاصل کی ۔

بادشاہی امرا کا مبارز خان صوبہ دار برہانپور کو بہکاکر آصف جاہ کے ملک مین شور و شر برپا کروانا اور آصف جاہ کا دکن مین جانا اور مبارز خان کا مقتول ہونا اور قمر الدین خان کو وزارت ملنا ۔

بادشاہ کے امیرون نے آصف جاہ کی آزردگی پر اطلاع پائی اور بادشاہ کا ایک خاص شقہ بہت پوشیدگی سے مبارز خان
برہانپور کے ناظم پاس اس مضمون سے بھیجا کہ اگر بن سکے تو نظام الملک کے گماشتون سے صوبہ چھین لے اور عنقریب دکن
کی نظامت کا فرمان مرحمت ہوگا آصف جاہ نے انکی بات مان کر اوسے بہانے سے کہ شاہجہان آباد کی آب و ہوا مجھے
ناموافق ہے اور مراد آباد کی ہوا میرے مزاج سے بہت موافق ہے شکار کرنے کے لیے بادشاہ سے رخصت لے کچھہ دن بعد
دکھن کی طرف روانہ ہوکر وہان پونہچا اور لڑائی کے سامان کی طیاری مین لگا ۔ مبارز خان نے فتح کے وہم اور دنیا کے لالچ
اس بھید سے مین آکر ابراہیم خان داود خان جو کہ بھائی اور شیخ نظام کے بھائیون اور شیخ منہاج ان سب دکن کے
سردارون کے ساتھ جو آصف جاہ سے دلی دشمنی رکھتے تھے فساد اوٹھاکر بخوبی لشکر مرتب کیا آصف جاہ مبارز خان
کے ارادے پر خبر پاکر اوس سے لڑائی اور مقابلے کے لیے چلا اور سنہ ۱۱۳۷ھ مین دونون لشکرون مین بہت لڑائی ہوئی اور آخر
مبارز خان اپنے بیٹون سمیت لڑائی مین مارا گیا اور آصف جاہ کی فتح ہوئی آصف جاہ نے ایک عرضی فتح کے ہونے مین

لکھکر اور کچھ اشرفیان مبارکباد کی نذر کے طور پر اور کچھ مرے ہوؤن کے مال ضبطی کے طور پر بادشاہ کے حضور مین بھیجے اور آپ بفراغت تمام دکن کے سب صوبون پر قابض ہو کر کمینے امیرون بادشاہ کے عاجز کرنے مین لگا اور نظام الملک کے کوچ کے بعد قمرالدین خان جملۃ الملک کا خطاب پاکر وزیر ہوا اور نظام الملک کی مرضی دریافت کرکے اوسنے وزارت کو قبول کیا ❊

آصف جاہ کا اپنے چچا حامد خان کو تمرد و عناد پر آمادہ کرنا او قطب الملک عبداللہ خان کا قید مین مرنا

آصف جاہ نے جب مبارز خان پر فتح پائی اور بادشاہ کی عداوت اور امیرون کا چال دیکھا خصوصًا مبارز خان کی لڑائی مین اوسپر کچھ کچھ بھید کھل گئے تھے اوسنے نیلاجی اور کنیاجی مرہٹے کے سردارون کو اپنے چچا حامد خان کے ساتھ جو گجرات کا صوبہ دار تھا متفق کرکے بادشاہ سے پھر جانے کا اشارہ کیا حامد خان اوسکے کہنے سے حضور کے جاگیر دارون اور فوجدارون کے گماشتون کو بیدخل کرکے خود سری کا دعوی کرنے لگا۔ بادشاہ نے تورانیون کا بہت سا ہجوم دیکھکر قطب الملک کو قید سے چھوڑنے کا ارادہ کیا یہ خبر سنکر دشمنون نے فریب سے اوس بیچارے کو زہر دیکر مار ڈالا ❊

مبارز الملک سربلند خان کا حامد خان کی تنبیہ پر مامور ہونا

قطب الملک عبداللہ خان کے مرنے کے بعد مبارز الملک سربلند خان کابل کا معزول صوبہ دار امیرون اور خاص طور تمگا رخان کے مشورے سے حامد خان کی تادیب کے واسطے مقرر کیا گیا سنہ ۱۱۳۳ھ مین گجرات کی صوبہ داری تغیری نظام الملک سے اور ایک کرور روپیہ مدد کے طور پر خزانے سے پاکر گجرات کے چھین لینے اور حامد خان کی تنبیہ کے واسطے بادشاہ کے حضور سے مقرر ہوا اور اوسکی استدعا کے موافق سید نجم الدین علیخان قطب الملک کا بھائی قید سے خلاص کیا گیا یہ دونون بادشاہ سے رخصت ہو کر ایک شائستہ فوج سے روانہ ہوے مبارز الملک نے نیابت کی سند شجاعت خان گجراتی کے پاس بھیجی حامد خان کہنا مانکر ایک مرہٹے کو اپنے ساتھ لے لڑنے کے لیے طیار ہوا شجاعت خان حامد خان سے لڑکر مارا گیا رستم علیخان کہ سورت کے بندر کا حاکم تھا جب اوسنے اپنے بھائی شجاعت خان کے مرنے کی خبر سنی اور حامد خان سے لڑائی کے ارادے پر آکر دریا کے کنارے پر دونون لشکر ملے آخر رستم علیخان بھی لڑائی مین قتل ہوا اور حامد خان نے فتح پائی مبارز الملک جو اکبر آباد کے دوطے پر ٹھہرا ہوا تھا یہ خبر سنکر بہت گھبرایا آخر حسب الحکم وہ تو گجرات کی طرف اور راجہ گردھر بہادر نظام الملک کی تغیری پر مالوے کی صوبہ داری پر روانہ ہوے اور بادشاہ نظام الملک و رسب تورانیون کے گروہ سے بدگمان و آزردہ ہو کر اونکی طرف دل مین کینہ رکھنے لگا اور بعضی صوبہ داری اور آور خدمتین اعتماد الدولہ قمرالدین سے لیکر اورون کو اونپر مقرر کیا اور مبارز الملک اپنے صوبے کے بندوبست کرنے کے لیے رخصت لیکر صوبے کے انتظام مین لگا اور سربلند خان نجم الدین علیخان سمیت گجرات کی طرف گیا حامد خان جو مرہٹون سمیت شکست پاکر نظام الملک کے پاس گیا دوسرے برس نظام الملک نے مرہٹون کو سربلند خان سے لڑنے کی حرص دیکر اور حامد خان کے شریک کرکے گجرات کی طرف بھیجا جب وہ گجرات کی حدود مین پہنچے تب اوس سے اور مرہٹون سے بہت سی سخت لڑائیان ہوئین نجم الدین علیخان اور خانہ زاد خان سربلند خان کے بیٹے نے سارے طور

سوار اور پیادے سے بہت مرہٹون کو مار کر باقی کو بھگا دیا اور نربدا ندی تک ونکا پیچھا کیا اور گجرات کی حدود سے
اونھین باہر کیا +

جو مبارز الملک کے ساتھ بہت فوج تھی اور ہر مہینے پانچ لاکھ روپیہ بادشاہ کے حضور سے آیا کرتا تھا جب بادشاہ
کو اوسکی فتح کی خبر پہونچی تو صمصام الدولہ کی صلاح سے حکم ہوا کہ جو فوج زیادہ ہی وہ برطرف ہوا اور وہ جو پانچ لاکھ روپیہ ہمیشہ
سربلند خان کے پاس بھیجا جاتا تھا وہ بھی موقوف ہوا +

روشن الدولہ اور کوکی اور شاہ عبد الغفور کی قدر و منزلت مین کمی پڑنا +

روشن الدولہ ہمارے مین اگرچہ اچھی اچھی صفتین تھین پر رشوت جو لیتا تھا اس سبب سے آدمیون مین نام ہو گیا تھا
اور اسی باعث بادشاہ کی بھی بسبب خفگی ہوئی مجالس سے حضور ہی مقصد ہون سے دو کرور روپئے اوسکے فیصلے نکالے اور آخر اوسکو گھر
مین داخل کرنے پر بٹھا اور بادشاہ کی نظر سے گرا اور شاہ عبد الغفور جو تورانیون کی جماعت کا معتقد علیہ تھا اور بادشاہ کے یہان اونکا
بڑا اعتبار تھا اور خالصے کی امینون کی موقوفی بحالی کا مختار تھا مگر رشوت لینے کے سبب وہ بھی مرتبے سے گرا اور بادشاہ کے غضب
مین آگرفتار ہو کے بنگالے کو بھیجا گیا اور اوسکے گھر ضبطی مین دو کرور روپیہ نقد اور اسباب جو نکلا وہ سب خزانے مین داخل ہوا اور
کوکی بھی کہ بہت اختیار رکھتی تھی ان دونون کا سا اوسکا بھی حال ہوا یعنی محل سے نکالی گئی اور سب کاروبار خرچ سرکار کا صمصام الدولہ
خاندوران خان کے سپرد ہوا جب صمصام الدولہ کو یہ سب اختیار حاصل ہوا تو اوسنے مبارز الملک سربلند خان کو جو روشن الدولہ کے
وسیلے سے تھا موقوف کروا کر راجہ ابھے سنگہ راٹھور کو گجرات کی صوبہ داری دلوا کر تاکید کی کہ جلدی سے گجرات مین جا کر سربلند خان
کو حضور مین روانہ کرے ابھے سنگہ نے اس غرور سے کہ قدیم سے میرا خاندان بہت عمدہ ہی اپنے نائب کو گجرات مین بھیجا سربلند خان نے
اوسکے نائب کو بہت سی گوشمالی دیکر پھیر دیا پھر اوسنے دوسرا نائب بھیجا وہ بھی ایسا ہی پھرا تب تو ابھے سنگہ نہایت پشیمان ہو کر بڑی
چالیس ہزار سوار اور بہت سے سامان سے خود گجرات کو گیا مبارز الملک اوس سے بھی لڑنے کو طیار ہو کر مقابلے پر آیا اور باوجودیکہ اوسکے
زر و اسباب کم تھا پر ایک دفعہ ایسی بہادری کی کہ ابھے سنگہ لڑائی کھا کر تھوڑا پیچھے ہٹا مبارز الملک نے اسی قدر غنیمت جانا چونکہ
بادشاہ کی طرف سے اور آصف جاہ سے تسلی نہ تھی ناچار صلح مناسب جان کر راجہ ابھے سنگہ کی ملاقات کو گیا ابھے سنگہ نے بہت
عزت کی اور استقبال کو آیا مبارز الملک کو بڑی عزت اور بزرگی سے لا کر مسند پر بٹھایا مبارز الملک نے امیرانہ اخلاق شروع کیا اور
کہا کہ ہمارے تمھارے تو قدیم سے دوستی ہی اور تمھارے چچا مہاراجہ اجیت سنگہ تو ہمارے پگڑی بدل بھائی تھے اور تم میرے
بھتیجے کی جگہہ ہو اور یہ جو لڑائی ہوئی سو فقط ناموس اور مردانگی کے سبب ہوئی تھی تم سے مجھے کچھ عداوت نہین اور غرض تو
بادشاہ کے کام سے ہی اور مین بھی اسی کام کے لیے اس ملک مین آیا تھا تمھین یہ صوبہ مبارک رہے اور ایک مین جو اسباب
سے اور تھوڑے سے روپیہ خرچ راہ کے واسطے اور کچھ نہین چاہیے ابھے سنگہ نے اس حکم کی بجا آوری کو اپنی سعادت جانی اور اسباب
فوراً مہیا کر دیا مبارز الملک نے نئی پرانی دوستی کے پکے ہونے کے بعد بیٹے سے پگڑی بدلی اور شاہجہان آباد کی طرف

روانہ ہوا صمصام الدولہ نے یہ خبر سنکر کہ ابھے سنگھ سے وہ لڑا اور حضور کی نافرمانی کی آزردہ خاطر ہو کر بادشاہ کو بھڑکایا کہ
سربلند خان پر خفگی کر کے گرز بردارون کو مقرر کرنا چاہیے کہ جس جگہ اوسے پاوین وہان سے آگے نہ بڑھنے دین جب تک
کہ حضور سے اسکا قصور معاف نہو چنانچہ دو سو گرز بردار مقرر ہو کر سو تو اجمیر کی راہ مین اور سو اکبراباد کے راستے پر پہونچکر اوسکے آنے
کے منتظر ہوئے جب وہ اکبراباد مین پہونچا حکم حضور کے موافق اونھون نے اوسے ایک قدم آگے نہ بڑھنے دیا لاچار ہو کر
مبارز الملک حضور کے فرمان آنے اور بادشاہ کے قصور معاف کرنے تک اکبراباد مین ٹھہرا مبارز الملک کے ساتھ کے سپاہی اپنی
تنخواہ کا تقاضا کرتے تھے برہان الملک سعادت خان جو اکبراباد مین صوبہ دار تھا اور بیشتر مدت تک مبارز الملک کے یہان نوکر تھا
اوسنے التماس کیا کہ اگر اس تنخواہ کا ادا کرنا میرے ذمے پہ چھوڑا جائے تو مین اپنی بڑی سعادت سمجھون اس عالی ہمت پر یہ بات
گران معلوم ہوئی اور ادا کرنے سے انکار کر کے حرم سرا مین جو اوسکا خزانہ مخفی تھا اوسمین سے اشرفیان نکالکر سپاہ کی تنخواہ
تقسیم کی اور اوس جھگڑے کو مٹایا۔

آصف جاہ کا مرہٹون کو ورغلانا اور ہندوستان کی تسخیر پر آمادہ کرنا

آصف جاہ نظام الملک نے مبارز الملک کی قدردانی مین جب بادشاہ کی یہ وضع اور امیرون کا یہ شعور دیکھا تو اوسنے
باجی راو کو جو راجہ ساہو کا سپہ سالار اور مرہٹون کی جماعت کا بڑا رئیس اور سینیھا کی اولاد مین اور سوائی مشہور تھا راجہ گردھر
بہادر سے صوبہ مالوہ کے چھین لینے کے لیے اور گجرات کو ابھے سنگھ راٹھور سے چھڑانے اور اوس ملک کے لوٹنے کو بھڑکایا باجی
وغیرہ مرہٹے کے سردارون نے بہت سے لشکر سے راجہ گردھر بہادر اور ابھے سنگھ کے گماشتون پر چڑھکر دونون کو لوٹنا شروع
کیا راجہ گردھر بہادر نے لڑنے کو مستعد ہو کر فوج کی کمی کے باعث ہر چند بادشاہ اور امیر الامرا سے مدد چاہنے کو عرضیان بھیجین مگر
کچھ فائدہ نہوا آخر وہ اسی لڑائی مین مرا اور دیا بہادر جو گردھر کی قوم سے تھا اوسکی جگہ بیٹھکر لڑائی مین مصروف رہا اور بہتیرا
بادشاہ سے مدد کی درخواست کی مگر کچھ نہو سکا آخر وہ بھی لڑائی مین مارا گیا سنہ ۱۱۴۳ ہجری مین محمد خان غضنفر جنگ بنگش
مالوے کا صوبہ دار ہو کر اوجین مین پہونچا مگر مرہٹون کے زور سے اوسکی حکومت جمنے نپائی اور سنہ ۱۱۴۵ مین وہ صوبہ بعد تغیر
بنگش کے راجہ جی سنگھ سوائی کے نام مقرر ہوا اور سنہ ۱۱۴۷ مین وہی صوبہ امیر الامرا صمصام الدولہ کی سعی سے باجی راو کو ملا اور
ملک گجرات بھی ابھے سنگھ کے نیابے سے لیکر اوسی کے متعلق ہوا جب مرہٹے کی فوج نے گجرات و مالوے پر تسلط پایا اور بادشاہ
سے اوسکا کچھ تدارک نہو سکا تو اوس ملک مین بہت سی خرابیان پڑین اور سلطنت مین بھی کمال ضعف آگیا اور مرہٹے کے اور
سردارون کو بھی ملک لینے کی ہوس ہوئی اور ہوتے ہوتے قدم آگے بڑھاکے الہ اباد کے قریب تک آ پہونچا یہان تلک کہ محمد خان بنگش
الہ اباد کے صوبہ دار نے بوندیلے کے ملک کا قصد کر کے اوسکی اکثر جگہون کو دبالیا بوندیلے کے راجا بڑے ناگہ سے مرہٹون کی فوج
اور باجی راو کے سردارون کو کچھ روپیہ اور ملک دینے کا وعدہ کر کے اپنی مدد کو لاکر غفلت کے وقت محمد خان بنگش پر جا پہونچے
بنگش گھبرا کر اونکے ہٹانے کو طیار ہوا پر اونکا کچھ نکرسکا اور پناہ ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے دو تین دن بعد جیت گڑھ قلعے مین

۱۷۳۰ع (?)
۱۷۳۲ع (?)
۱۷۳۴ع (?)

فوج سمیت جا گھسا غنیم کی فوج جو بکثرت تھی اور ایک مدت تک گھر بیٹھے جو سامان بیدا تھا نبٹ گیا حلال اور حرام کچھ بیچا ڈالا
جو ملا سو کھانے لگے اور نکلنے کو رستہ نہ ملتا تھا غضنفر جنگ کی جورو اور لڑکے جو فرخ آباد مین تھے بترا یا دشاہ اور امیرون سے
مانگتے رہے کسی نے اونکی نہ سنی آخر کو اوسکا لڑکا قائم جنگ اپنی قوم کی طرف رجوع لایا اور اوسکی عورت نے اپنے سر کی اوڑھنی
پٹھانون کے پاس بھیجی اور بنگش کے چھوڑانے مین مدد کی درخواست کی پٹھانون نے ہم قومی کے سبب جمع ہو کر قائم جنگ کو اپنا
سردار بنا کر غضنفر جنگ کے پاس پہونچ قلعے سے اوسے نکالکر الہ آباد مین پہونچا دیا بادشاہ کے امیرون نے بنگش کو بجرم کہ مرہٹے
اور بندیلے سے مغلوب ہوا لگا کر بادشاہ کا عتاب کروایا اور الہ آباد کی صوبہ داری سے موقوف کر دیا اور مبارز الملک کی تقصیرین
معاف کروا کے الہ آباد کی صوبہ داری دلوائی چونکہ مرہٹے کا فساد ارکان سلطنت کے ضعف کے باعث اور آصف جاہ کی شہ سے
روز بروز بڑھتا تھا چنانچہ تھوڑے دنون مین گوالیار کے قلعے تک پہونچکر اور اقتدار اسکا دم بدم بڑھکر امیر الامرا کی جاگیرین اور ندہ الصدر
شرایفہ کے محال لوٹنے لگے اور آخر اونکی لوٹ ایسی بڑھی کہ وہ اکبر آباد اور اجمیر کے محالات متعلقہ تک لوٹنے لگے امیر الامرا صمصام الدولہ
نے لیس ہو کر اپنے بھائی مظفر خان میر آتش کو مرہٹے کی تنبیہ کے واسطے حضور سے خلعت اور رخصت دلوائی وہ سپہ سالار بہت
سامان اور لشکر لیکر روانہ ہوا مرہٹون کی لڑائی کا ضابطہ بطور قزاقی اور چپاولی کے ہے راستے مین کہین اونسے لڑائی نہ ہونے پائی
اور مظفر خان سرونج تک جا کے ٹھہرا مرہٹے نے اوسے کئی مہینے گھیرے رکھا اور اونکی رسد بندی کر دی مظفر خان بادشاہ اور اپنے بھائی کا
انتظار کر رہا تھا آخر بادشاہ کے یہان سے لوٹنے کا حکم آیا مظفر خان خدا کا شکر بجا لا کر حضور کو روانہ ہوا اور سنہ ۱۱۴۴ مین بادشاہ کے
حضور مین پہونچکر تسلیمات بجا لایا بادشاہ کے حضور سے جواہر کا لنگن مرحمت ہوا اسی سال امیر الامرا صمصام الدولہ اور اعتماد الدولہ
قمر الدین خان چین بہادر مرہٹے کی تنبیہ کے واسطے رخصت ہوے اور مظفر خان کی طرح یہ بھی پھر کر چلے آئے اور اسی سال مرہٹون
نے قصبہ سیانہ کو جو [illegible] کوس دکھن پڑتا اور وہان کے فوجدار نجم الدین کو لوٹ کر جتنا جو کپڑے بیچنے والے تھے سب ہی چھوڑ دیا
اور وہان [illegible] نے غیرت کے مارے اپنے کنبے قبیلے کو مار کر خوب جوہر دکھاے جبتک بن سکا مرہٹون سے لڑا اور آخر گھایل
ہو کے اپنے گھر کے دروازے پر گر پڑا

سنہ ۱۷۳۱ء

امیر الامرا صمصام الدولہ خاندوران خان اور وزیر الممالک اعتماد الدولہ قمر الدین خان کا مرہٹون کی تنبیہ کے واسطے مامور ہونا

اگرچہ محمد شاہ نے یادگار خان کشمیری کو جو بہت فصیح اور امیر الامرا کے رفیقون سے بہت ہشیار تھا مرہٹے سے صلح اور حضور کا
انھین تابعدار کرنے کو راجہ جیسنگہ سوائی کے وسیلے سے بھیجا اور صوبہ داری گجرات اور مالوے کی بھی انھین دیتے تھے مرہٹے
کو بادشاہ کی باتون کا کچھ اثر نہوتا تھا اور ان دو صوبون کے ملنے سے اونکی حرص نہ بجھی بلکہ اور بھی مغرور ہو کر گستاخیان کرنے لگے
اسواسطے سنہ ۱۱۴۵ ہجری مین امیر الامرا صمصام الدولہ خان دوران خان بہادر منصور جنگ اور اعتماد الدولہ وزیر الممالک قمر الدین خان چین
بہادر کو ایک ایک بالابند حضور سے عنایت ہوا اور مرہٹے کی تنبیہ کے لیے یہ دونون سردار لڑائی کے سارے سامان سے روانہ ہوے

سنہ ۱۷۳۲ء

امیر الامرا کئی کوس شاہجہان آباد سے نکلکر اونسے لڑنے کو مستعد رہا اور وزیر الممالک اجمیر کے راستے مین غنیم کا منتظر رہتا تھا اور بادشاہ کے حکم سے محمد خان بنگش بھی فرخ آباد سے آکر مرہٹون کا وقت تک رہا تھا ان تینون مین سے کسیکی تاب نہ تھی جو خود مرہٹون پر چڑھ جاتے اور نظام الملک آصفجاہ جو صمصام الدولہ اور بادشاہ سے آزردہ ہوکر دکھن کو چلا گیا تھا ان فسادون کے مٹانے مین کچھ توجہ نکرتا تھا بلکہ اور بادشاہ کی حقارت چاہتا تھا اور بادشاہ جو اوسکی طرف سے بدگمان ہو رہا تھا اور دوسرے امیر الامرا کی دشمنی کے سبب آصفجاہ سے رجوع نہین لاتا تھا بلکہ سارے تورانیون سے اس قدر بدگمان ہو گیا تھا کہ کسیکو مدد کے واسطے نہین بلاتا تھا ان سببون سے دن رات یون ہی کٹتے تھے اور بادشاہ کے امیرون مین سے بعضے تو کچھ بہبودی کر ہی نہ سکتے تھے اور بعضون مین اتنی لیاقت ہی نہ تھی اور بعضے مثل عمدة الملک وغیرہ کے امیر الامرا کی ناخوشی کے سبب کوئی بات اوسکی مرضی کے خلاف عرض نہین کرتے تھے اور اگر عمدة الملک مبارز الملک سربلند خان سے کچھ گفتگو کیا کرتا تھا مگر بادشاہ امیر الامرا کے خوف سے کوئی بات اوسکی مرضی کے خلاف نہین سنتا تھا اور بادشاہ و صمصام الدولہ ہی باہم خط و کتابت کی سے باہم صلاح اور مشورے ہوا کرتے تھے اور مرہٹہ یہ چاہتا تھا کہ آپس مین صلح ہو جاوے۔ امیر الامرا نے جب انکا ٹھیرنا اپنی طاقت سے باہر دیکھا تو صلح یا لڑائی کا اختیار کرنا مناسب جانا اوسنے بھی بہت سے صلاح اور مشورے کے بعد اور معاملے کے فیصل ہونے کو ناتمام رکھکر شاہجہان آباد کو پھرانا بہتر جانا اس عرصے مین خبر پہنچی کہ مرہٹے کی تنبیہ جیسی چاہیے برہان الملک سعادتخان بہادر نے کی اور کچھ امیرون کو اس سے اطمینان ہوا ۔

برہان الملک کا غنیمون سے لڑکر اونھین قتل کرنا اور امیر الامرا کی شرارت سے اس امر کا بھی بگڑ جانا

برہان الملک سعادتخان بہادر جنگ باوجود اسکے کہ اودھ کا صوبہ دار اور بادشاہی خواصون کا داروغہ تھا اور ان تینون امیرون سے فوج اور مقدور مین بہت کم تھا مگر مردانہ اور غیرت مند اور دانا تھا اور بڑا عالی ہمت اور نام حاصل کرنے مین بہت سعی کرتا تھا مرہٹون کی سرکشی سے بہت تنگ ہو گیا اور باوجود اسکے کہ اوسکی حد فقط گنگا کے اوس طرف تک تھی اور دکھن والون سے کچھ سروکار نہ تھا پر حفظ ذاتی غیرت سے مرہٹون سے لڑنا دل مین ٹھانکر فوج اور لڑائی کا سامان جمع کرکے اپنے داماد ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ کو اپنے ہمراہ لے اپنے ملک سے روانہ ہوا اور گنگا کے اس پار اوترا اور سنہ ۱۱۴۹ھ مین یکایک ملہار راو آ گرا جو باجی راو کا بڑا سردار تھا اور اسنے بادشاہی ملک کا لوٹنا شروع کیا کے اکثر محالون کو جلاکر خاک مین ملا دیا تھا اس بہادر نے بہتون کو تو قتل کر ڈالا اور تین بڑے بڑے سردارون کو قید کیا چار کوس تک اونکا پیچھا نچھوڑا اور کاٹا کرتے آدمیون کی لاشون کے ڈھیر کر دیے راو ملہار زخم کھاکے بے سروپا بھاگا اور جو لوگ کہ بھاگے اوس وقت ایسے بدحواس ہو گئے کہ جہان جمنا پایاب تھی وہ گھاٹ تو بھول گئے اور گہرے پانی مین جا پڑے دریا کی عمیق ہونے کے سبب بہت سے ڈوب گئے اور راو ملہار تھوڑے آدمیون سے نیم مردہ شاید باجی راو کے پاس گیا جو گوالیار کے متصل قصبہ کوٹلہ مین تھا اور برہان الملک اوسکے پیچھے پیچھے چلا جاتا تھا کہ جہان باجی راو ملے اوس سے لڑکر ہندوستانیون کی شرم رکھ لے

چنبل دریا کے اِس طرف اونکا کہین کھوج نہ تھا اپنے لشکر مین تیسرے دن منادی کی کہ سب سوار چار دن کا کھانا لیکر ہتھیار بند ہمراہ ہون اور آپ بھی ضروری کھانا ساتھ لیکر ارادہ کیا کہ فوج لیکر چنبل دریا کے کنارے پر پہونچ اونھین پامال کرے ٭

غنیم کی تنبیہ برہان الملک کے ہاتھ سے بشارت صمصام الدولہ ملتوی رہ جانا اور غنیم کا شاہجہان آباد تک پہونچ جانا اور بادشاہی امرا کا گھبرا کر صلح چاہنا

جب امیر الامرا نے برہان الملک کی دلیری اور غنیم کی مغلوبی کا حال سنا بہت ہی شرمندہ ہوا اور یہ چاہا کہ اسکے ساتھ اپنے تئین بھی نیکنام کرے اور جو بن سکے اوسکو اپنی طرح بدنام کرے اس لیے پے در پے سانڈنی سواروں کے ہاتھ برہان الملک کے پاس اسی مضمون کے خط بھیجے کہ مین بھی قریب آتا ہون میرے آنے تک ٹھہرنا بہت جلدی نکیجو ہم اور تم دونون اکٹھے ہو کر دشمنون کو پامال کرینگے برہان الملک روانہ ہونے ہی کو تھا کہ امیر الامرا کے خط پر خط آنے شروع ہوے اس سبب سے توقف کیا دو تین دن بعد امیر الامرا بھی آن پہونچا ان دونون کی ملاقات ہوئی اور آپس کی ضیافت کرتے کراتے چھ سات روز لگ گئے اور وہ جو برہان الملک کی طرف چڑھائی کا دشمنون کے دل مین ہول بیٹھ رہا تھا اس توقف ہونے مین وہ نڈر ہو گئے اور شاہجہان آباد کو فوج سے خالی جانکر اسی طرف دوڑے اور باجی راو اور اوسکا سپہ سالار تغلق آباد مین پہونچکر شاہجہان آباد کے آدمیون کو کیا مسلمان اور کیا ہندو جو کالکا کی پوجا کو وہان اکٹھے ہوے تھے سب کو لوٹ کر رات کو مزار خواجہ قطب الدین کے نزدیک آکر بدھ کے دن مینا بازار کو لوٹا اور پھر قصبہ پالم کو تاراج کیا شہر کے باشندون کو اس کھسوٹ سے اور گاؤن کو دیکھکر نہایت خوف ہوا بادشاہ نے اوس وقت جو کچھ تھوڑے سے امیر حاضر تھے اونھین مرہٹے کا پیچھا کرنے کا حکم دیا امیر خان اور راجہ بخت مل اور میر حسن خان کو کلتاش اور تہوّر خان روشن الدولہ کا بھائی اور عبد المعبود خان قاضی کی سرائے اور تال کٹورے کے پاس صفین آراستہ کر دشمنون کے مقابل کھڑے ہوے اون مین میر حسن خان باوجود اسکے کہ عمدۃ الملک اوسے منع کرتا رہا تھوڑی دور آگے بڑھا مرہٹون نے اوسے چارون طرف سے گھیر لیا اور تیر اور تلوار کا وار اوس پر ہونے لگا اوسکے ساتھیون مین سے ایک شخص گھایل ہو کر میدان سے بھاگا اور امیر خان کے پاس پہونچکر طعن و تشنیع کرنے لگا کہ کھڑے ہوے کیا دیکھتے ہو سید امام مارا جاتا ہے امیر خان نے ایسے وقت بھی ظرافت سے جواب دیا کہ ہمین یا یہ ہی امام بہت ہین اگر تیرھوان امام مارا جاوے تو کچھ غم نہین غرضکہ حسن خان کچھ تھوڑے سے زخمی آدمیون سے میدان سے پھر کر صحیح سلامت آیا اور بہت سے اوسکے ساتھی مارے گئے اور جو تلوار کی باڑھ سے بچے بے سواری اور ہتھیار برہنہ تن اپنے گھرون مین گئے اور امیر خان اور اور سردار شام تک اپنے ہی مقام پر کھڑے رہے رات کو اپنے اپنے خیمون مین گئے اور اعتماد الدولہ قمر الدین خان جلد پہونچکر شام کے وقت مرہٹے سے کچھ ایک لڑائی رہی تھوڑا سا پیچھے ہٹ کر ٹھہر رہا اور برہان الملک اکبر آباد سے آٹھوین ذیحجہ کو منگل کے دن برابر کوچ کرکے بدھ کے دن دہلی مین جا پہنچا اسدن ستاکر دوسرے دن کہ عید الضحیٰ تھی مرہٹے کی دوڑ سے دوسرے دن دار النحلافت کے قریب اوترا اور صمصام الدولہ بھی اوسکے پیچھے پیچھے آپہونچا اور تیسرے دن بنگش بھی ان لشکرون سے آملا جو غنیم نے برہان الملک کی لڑائی کا مزا چکھا تھا ان سب لشکرون کا اکٹھا ہونا سنکر اونکو گھیرنے کی تاب نہوئی ناچار وہان سے

چپکے قصبہ رواڑی کو خوب لوٹا اور اوسے جڑبنیاد سے ڈھا دیا اور اسی رستے ہوکر گجرات اور مالوے کو چلے گئے جو برہان الملک کے سوا اور کسی سردار کو اونکے پیچھا کرنے کی ہوس نہ تھی مگر ایک کچھ عذر بناکر بیٹھ رہا لاچار ہوکر بادشاہ نے وزیر اور امیر الامرا کی صلاح سے اس فساد کے دفع کرنے کو چوتھ دینا مناسب جانا اور بادشاہ نے یہ بھی خیال کیا کہ یہ سب فساد نظام الملک کے سبب سے ہوا ہے پر اوسکا کچھ علاج نہو سکتا تھا اس لیے اوسکی دلجوئی کرتا تھا سنہ ۱۱۳۶ھ میں بادشاہ نے نظام الملک کو اپنے کئی ایک شقے بھیجے اور آصف جاہی اور وکالت مطلق کا خطاب عنایت کر کے اور منصب ہشت ہزاری دیکر بہت سی لالچون سے بلایا وہ اپنے بیٹے نظام الدولہ ناصر جنگ کو دکھن کے صوبون کی نیابت میں چھوڑکر حضور میں روانہ ہوا اور اسکے آنے سے پیشتر صمصام الدولہ امیر الامرا نے جلدی کر کے مرہٹون سے معاملہ کر لیا تھا تاکہ اس کام میں اوسکا قدم نہ بیچ رہے بادشاہ اور کئی امیرون میں پیشتر طلب چوتھ میں کرتے تھے بادشاہی حکم کے تابع اور بادشاہی امیرون کے فرمان بردار ہیں پر نظام الملک کا کہنا نہیں مانتے بادشاہی امیرون کی سستی اور نادانی اپنی آنکھ سے دیکھکر جیسا چاہا اپنی خاطر خواہ لکھوا لیا چند روز بعد نظام الملک شاہجہان آباد میں پہنچا اور بادشاہ کی ملازمت حاصل کی اور غازی الدین خان نظام الملک کے بیٹے کو اکبرآباد اور مالوے کی صوبہ داری کا خلعت جی سنگہ اور باجی راو کو موقوف کر کے عنایت ہوا اور نظام الملک بادشاہ کے حسب الحکم باجی راو کی تنبیہ کے واسطے مقرر ہوکر اکبرآباد میں آیا اور محی الدین قلیچ خان کو جو سعد اللہ خان وزیر کے پوتون اور آصف جاہ کے اقربا میں سے تھا صوبہ اکبرآباد کا نائب کر کے آپ مالوے کے قصد سے کوچ در کوچ بوپال میں جو مالوے کا علاقہ ہے پہنچا اور دکھن سے باجی راو بھی بہت سی فوج لیکر استقبال کو آیا رمضان کے مہینے میں بوپال کے اطراف میں دونون لشکر مقابل ہوئے دونون طرف سے لڑائی ہونے لگی اسنے میں آصف جاہ کو خبر پہنچی کہ نادر شاہ ایران کا حاکم قریب آ پہنچا ہے آصف جاہ نے لڑائی سے صلح کو بہتر جانکر جلد دلی کو مراجعت کی ۔

نادرشاہ کا کابل کی راہ سے ارکان سلطنت کی غفلت کے سبب شاہجہان آباد میں آنا

ناصر خان کابل کا صوبہ دار بکیر دیرینہ اپنے کام میں غافل تھا سیر شکار یا قرآن کی تلاوت میں مصروف رہتا اس سبب ملک میں بالکل بے انتظامی تھی بادشاہ اور سردارون سے کوئی پرسان حال نہ تھا جب نادر شاہ ایران کے ملکون پر مسلط ہوا اوسنے اپنے ایک معتبر قزلباش کو خواجہ میر برہان الملک کے ذریعے سے جو کہ ہند کے امیرون سے ... [illegible] تھا محمد شاہ کے پاس بھیجا اوسکی ... خط لیکر پہنچا اگر رخصت چاہی پر نہ اوسے خط کا جواب ملا نہ رخصت ہی حاصل ہوئی آخر نادر شاہ نے قندھار میں آکر اوسکے قلعے کو لے لیا اور پھر اوسنے محمد خان ترکمان کو جو معتبر امیرون سے تھا سفیر کر کے بھیجا اور سب پچھلی باتون کو دوہرایا پھر بھی کوئی پرسان نہوا ۔

نادر شاہ نے قوم افغان کو قتل اور قید کر کے حسین افغان کے قلعے کو جو بادشاہ بیگ قلعہ قندھار کہتے تھے دبا بیٹھا اور علما اور اوسکے حدود کو لوٹ کر بہت فساد مچا رہا تھا قید کر کے مازندران میں بھیج دیا اوس وقت میں افغان

آہستہ آہستہ چلتا تھا اور قریب دو مہینے کے شاہجہان آباد سے کرنال تک جو چار منزل کی مسافت ہے پہونچکر پہرکے
کنارے اوترا اور توپخانے کو لشکر کے گرد جھکر توپون کو باہم زنجیر بند کر کے قلعے میں بیٹھا اور نادرشاہ نے دو تین مرتبہ آگر
سے ہندوستان کے پہونچنے تک محمد شاہ کے پاس پیغام بھیجا کہ ہمارے ایلچی محمد خان کو روانہ کرو پر محمد شاہ ایلچی کو اپنے پاس
رکھکر رخصت نہیں کرتا تھا او سوقت نہیں معلوم کہ ایلچی کے رکھنے سے کیا غرض تھی اور صمصام الدولہ نے راجہ جی سنگھ
سوائی اور راجپوتانے کے راجاؤن کو جنکی جوانمردی اور رفاقت کا بڑا اعتماد رکھتا تھا اس لڑائی میں اپنی مدد کے لیے ہر چند
بلایا مگر کوئی اپنی جگہہ سے نہ ہلا آج کل آج کل کرتے رہے امرا کو برہان الملک کے پہونچنے کا کمال انتظار تھا اور نادرشاہ
اپنی فوج سمیت کتنا ہی قریب آپونہچا تھا پر بادشاہ کے لشکر میں سے کسی ایک کو خبر نہ تھی کہ نادرشاہ کی فوج کہان تک
آن پونہچی ہے اوس وقت معلوم ہوا کہ محمد شاہ کی فوج کے کچھہ گھسیارے وغیرہ گھانس لینے آگئے تھے اونمین سے کچھہ زخمی
ہوئے کچھہ مارے گئے تب ایکا ایکی شور مچ گیا اور لشکر میں تہلکہ پڑ گیا کہ نادرشاہ آیا نادرشاہ آیا +

لڑائی کے بعد نادرشاہ اور محمد شاہ کی ملاقات ہونا اور نادرشاہ کا پھر ولایت کو لوٹنا

برہان الملک عین انتظار میں بادشاہ کے حضور حاضر ہوا اور اپنے خیمے ڈیرے کے پہونچنے کے انتظار میں تھا کہ اتنے
مین خبر لگی کہ نادرشاہ کی بعضی فوج اوسکے خیمے پر دوڑ کر آدمیون کو لوٹتی اور قتل کرتی ہے برہان الملک نے یہ خبر سنکر
گھبرا کے صمصام الدولہ سے کہلا بھیجا کہ میں اپنی فوج اور اسباب بچانے کے لیے جاتا ہون صمصام الدولہ ہاتی پر سوار
ہوکر اپنے ساتھی اور تھوڑی سی فوج اور جو توپخانہ کہ اوس وقت موجود تھا لیکر آگے کو روانہ ہوا اور برہان الملک کے پاس
پہونچکر اور آدھہ کوس کے فاصلے سے دونون لڑنے کو کھڑے ہوئے نادرشاہ نے اپنے لشکر کے دستے کیئے تھوڑے دن کو
تو اپنے خیمے مین چھوڑا اور کچھہ فوج لیکر لڑنے کو آیا اور اپنی فوج کے تین حصے کر کے ایک کو اپنے ساتھہ لیا اور دو حصے
ان دونون امیرون سے لڑنے کو مقرر کیئے نادرشاہ کی طرف کے قزلباش صمصام الدولہ اور امیر الامرا پر دوڑ کر لوٹ مار
کرنے لگے پانچ چھہ گھڑی کے عرصے مین امیر الامرا اور برہان الملک کا سارا لشکر تباہ ہو گیا اور امیر الامرا کی طرف کے اکثر
نامی آدمی اور اونکے سوا اور بھی جان سے مارے گئے اور امیر الامرا زخمی ہوکر مجروح اور بیہوش تھوڑے سے رفیقون کے
ساتھہ بچ رہے تھے میدان سے پھر کر شام اپنے لشکر مین پونہچا اسکے پہونچنے سے پہلے سپاہیون نے اسکے خیمے
اور اسباب اور خزانے کو لوٹ لیا لشکر کا وہان کچھہ بھی نشان نہ تھا جب وہان پونہچا تو اتنا سایہ بھی نہ تھا جہان اسکی ادھموئی
لاش کو اوتار کر رکھیں آخر بڑی مشکل سے ایک جگہہ سے بیچ جو بہ بلا اوسے کھڑا کر کے امیر الامرا کو اوسمین رکھا دوسرے دن
سنہ ۱۱۵۱ ہجری مین ذیقعدہ مہینے کی اونیسوین [۱۹] کو امیر الامرا نے دنیا سے رحلت کی ـــ برہان الملک کو اپنے ساتھیون
سمیت حیران ہو رہا تھا اسمین لشکر قزلباش نے اوسے چارون طرف سے آنکر گھیر لیا ایک شخص کہ عمر مین نوجوان اور
نیشاپور کے ترکون مین سے برہان الملک کا ہموطن تھا دلیرانہ اوس کے ہاتی کے آگے کھڑا ہوا برہان الملک تیر چلا

رہا تھا کہ اس جوان نے بہت زور سے آواز دی کہ ارے محمد امین کیا تو دیوانہ ہو گیا ہے کس سے لڑتا ہے اور کس فوج کا تجھے اعتماد ہے
یہ کہکر زمین پر بھالا مارا اپنے گھوڑے کو بھالے سے روک زمین سے اوچک ہاتی کے ہودے کی رسی تھام جھٹ ہاتی کی
عماری پر چڑھ گیا جس پر برہان الملک بیٹھا تھا برہان الملک ایران کے ضابطے سے واقف تھا وہان کے موافق اطاعت
قبول کر قزلباش کے لشکر کے ساتھ نادرشاہ کے حضور مین پہونچا نادرشاہ نے اوسکے قصور معاف کرکے بہت سی مہربانیان
کین اور اوس وقت شام ہو گئی تھی میدان سے پھر کر اپنے لشکر مین گیا برہان الملک نے جب امیر الامرا کے مرنے کی خبر سنی امیر الامرائی
ملنے کی امید ہوئی اور اس عہدے کی وہ ہمیشہ آرزو رکھتا تھا نادرشاہ سے صلح کرنے کی باتین کرنے لگا دو کرور روپئے
پر راضی کیا کہ صلح کرکے پھر جاؤ اور اس خوشخبری کا رقعہ بادشاہ اور آصف جاہ کے پاس بھیجا جب یہ رقعہ پہونچا بادشاہ اور
آصف جاہ کہ نہایت گھبرا رہے تھے کمال خوش ہوئے اور آصف جاہ کو نادرشاہ کے پاس جانے کی رخصت ہوئی اور برہان الملک
کے ذریعے سے نادرشاہ کی ملازمت مین پہونچا اور اون دو کرور روپیون کے پہونچانے کا وعدہ کرکے محمد شاہ کی خدمت مین
حاضر ہوا اور بادشاہ کے آگے اپنی کارگزاری اور سعی ظاہر کی اور حرص کے سبب منصب امیر الامرائی کا خواہان اور خلعت کا امیدوار
ہوا بادشاہ نے ایسے وقت مین آصف جاہ کی خواہش ضرور جانکر امیر الامرائی کا منصب عطا فرمایا اور محمد شاہ خود بھی نادرشاہ کے
حسب الطلب آصف جاہ کی صلاح سے نادرشاہ کے لشکر مین ملاقات کے لیے گیا جب ایرانیون کے لشکر کے قریب
پہونچا نادرشاہ نے اپنے بیٹے نصر اللہ مرزا کو استقبال کے واسطے بھیجا شاہزادہ جب نزدیک پہونچا محمد شاہ نے تخت روان
سے اوترکر نصر اللہ مرزا سے ملاقات بزرگانہ کی اور شاہزادہ بھی فرزندانہ سلوک ہوکر اپنے ساتھ باپ تک لے گیا نادرشاہ
نے لب فرش تک استقبال کرکے معانقہ کیا اور مسند پر اپنے پاس بٹھایا اور شاہانہ سلوک کرکے بہت خوش ہوکر رخصت کیا
برہان الملک نے جب یہ سنا کہ آصف جاہ کو امیر الامرائی کا خلعت ہوا حسد کے مارے نادرشاہ سے عرض کی کہ محمد شاہ کے لشکر
مین آصف جاہ کے سوائے اور کسی سے کچھ نہو سکیگا اور دو کرور روپئے کی کیا حقیقت ہے جو ہندوستان کی دولت سے
آپ نے اسی پر قناعت کی دو کرور تو مین اکیلا دے سکتا ہون اور بادشاہ کے خزانے اور امیرون اور مہاجنون اور
سوداگرون کے گھرون کے روپئے کا کیا حد حساب ہے مگر آپ جو شاہجہان آباد کو چلین تو بہت کچھ روپیہ مل سکتا ہے نادرشاہ نے
یہ بات سنکر آصف جاہ کو پھر بلا اوسکے نظربند کرنے کا حکم دیا اور محمد شاہ کو دوسری مرتبہ بلاکر کہا کہ تم سارے لشکر کو یہین بلاکر
بخاطر جمع بے کھٹکے ہمارے لشکر مین رہو اور قمر الدین خان محمد شاہ کے وزیر کو بھی طلب کرکے اپنے لشکر کے ساتھ رکھا اور
برہان الملک کو طہماسپ جلایر کے ساتھ شاہجہان آباد کو روانہ کیا اور طہماسپ قوم جلایر کا ایک سردار اور نادرشاہ کا معتمد تھا
اور محمد شاہ کا شقہ اور نادرشاہ کا فرمان لطف اللہ خان صادق کے نام جو شاہجہان آباد مین نیابت کے طور پر تھا اس مضمون کے
بھیجا گیا کہ قلعے کے سب دروازون اور خزانون کی کنجیان برہان الملک اور طہماسپ کے حوالے کرے اسکے پیچھے نادرشاہ محمد شاہ
سمیت شاہجہان آباد کو روانہ ہوئے اور ۱۱۵۱ ہجری کی آٹھوین ذیحجہ کو دونون بادشاہ قلعے مین داخل ہوئے

اعتماد الدولہ کے دوستون کے روبرو اوسکی برائیان کرنے لگا جب یہ خبر اعتماد الدولہ کو پہنچی آصف جاہ سے کہلا بھیجا کہ خیمے مین بیٹھا
ہوا تھا یہ حال لکھکر صلاح پوچھی آصف جاہ نے درجواب کہا کہ بادشاہ سے لڑنا صلاح کی بات نہین مگر بادشاہ سے رخصت لیکر ہمارے
ساتھ چلو اعتماد الدولہ نے بادشاہ کو لکھا کہ اس غلام سے آج تک کوئی تقصیر نہین ہوئی اور جہان پناہ کا قبلہ اِن لوگون کے کہنے
سننے سے اور طرح پر ہے یہ مجھے تو ارادہ نمک حرامی کا نہین حضور سلطنت کا کام جس سے چاہین لین بندہ تو آصف جاہ کے
ساتھ دکن کو جاتا ہی اس مضمون کی عرضی بھیجکر پیش خیمے مین داخل ہو آصف جاہ سے جا ملا بادشاہ کے مزاج مین استقلال
اور جرات نہ تھی گھبرا کے عمدۃ الملک اور موتمن الدولہ سے صلاح پوچھی عمدۃ الملک نے تو اپنے مفید باتین بیان کین لیکن جب
موتمن الدولہ کو اکیلا قسم دلا کر پوچھا کہ وہ بات بتلاؤ جسمین تمہارے اور سلطنت کی بھلائی ہو تب اوسنے ناچار ہوکر کہا کہ اگرچہ عمدۃ الملک
خود امیر اور امیر کا بیٹا اور مرد دانا با تدبیر ہو لیکن ہند کے عمائد و امراء کے نزدیک بہت ہلکا مشہور ہی اور یہ غلام اور بعضے اور جو اوسکی وساطت
سے حضور کے دامن دولت تک پہنچے ہین اب تک ہندوستان کے امراء اون مین وہی کل کے سے دن کی عزت رکھتے
ہین پر آصف جاہ اور اعتماد الدولہ سارے ہند کے بڑے بڑے آدمی و سپہ ہین ہم سے آدمیون کے اعتماد پر ایسے شخصون
سے بگاڑنا میرے ذہن مین بہتر نہین معلوم ہوتا محمد شاہ نے یہ باتین سنکر اپنے ارادے سے باز رہا اور اعتماد الدولہ اور آصف جاہ کی
دلاسا کرنی شروع کی دوسرے دن عمدۃ الملک نے بادشاہ کا مزاج اور طرح پایا تب حال پوچھا بادشاہ نے فرمایا کہ ابھی تو ان لوگون
امیرون سے بگڑنا مناسب نہین معلوم ہوتا ہی اور تم بھی ہماری خیر خواہی کی راہ سے تھوڑی مدت کو عمدۃ الملک بادشاہ کی یہ مرضی
دیکھہ آصف جاہ کی صلاح اور بادشاہ کی اجازت سے الہ آباد کو روانہ ہوا اور آصف جاہ اوسکے الہ آباد کو جانے کے بعد ۱۱۵۲ ہجری
مین پھر بادشاہ سے رخصت ہوکر دکن کو روانہ ہوا اور نو دس مہینے تک باپ بیٹے مین سوال جواب اور نصیحتین ہوا کین بیٹا نصیحت
ہونے نہ ہوا آخر ۱۱۵۳ ہجری مین بیسوین جمادی الاولی کو اورنگ آباد کی طرفون مین باپ و بیٹے مین لڑائی ہوئی اور ناصر جنگ
گھائل ہوکر باپ کے ہاتھہ آیا۔

۱۱۵۲ ہجری

۱۱۵۳ ہجری

موتمن الدولہ محمد اسحق خان کا مرنا اور خالصے کی خدمت عبد المجید خان کو ملنا اور عمدۃ الملک اور صفدر جنگ کا بادشاہ کو حضور آنا

جب عمدۃ الملک الہ آباد کو گیا موتمن الدولہ محمد اسحق خان بہادر بادشاہ کے یہان بہت پیش ہوگیا اور اعتماد الدولہ سے جو ہوتا
اور آصف جاہ کے حق مین کلمات خیر کہتے تھے اس سبب سے وہ بھی اون سے بہت چاہتے تھے اور خالصے کی خدمت بھی اونھی کے
متعلق ہوئی اور بادشاہ کو اوسکی بڑی کسی پر بھروسا نہ تھا ایک تھوڑا بیمار ہوکے ۱۱۵۴ ہجری مین صفر کی دوسری تاریخ
دو آتشہ ہوا اور دوسرے مہینے کی چھبیسویں تاریخ کو خالصے کی دیوانی عبد المجید خان کشمیری کے نام ہوئی اور نوین کو اوس متوفی کے تینون
بیٹے مرزا محمد اور مرزا علی خان اور مرزا محمد علی سالار جنگ بادشاہ کی ملازمت مین حاضر ہوے بادشاہ کے حضور سے اونکے بڑے
بیٹے مرزا محمد کو اپنے باپ کا لقب عنایت ہوا اور باپ سے بھی زیادہ مورد عنایات ہوا اور دو بیٹے چھوٹے بھی منصب

۱۱۵۴ ہجری

اسی سنہ میں چوبیسویں شعبان کو محمد شاہ کے گھر صاحبہ محل سے لڑکی پیدا ہوئی یہ عورت سلطان بیگم کی لڑکی سادات خانی ذوالفقار جنگ کی بھانجی تھی جسکو محمد شاہ نے عاشق ہوکر بیاہ لیا تھا +

سنہ ۱۷۴۲ع

سنہ ۱۱۵۵ ہجری میں رجب کے شروع پادشاہی فرمان اورنشتے امیرون کے طلب کے باب میں حضور سے پادشاہ کے ارسال ہوے اور آصف جاہ کی طلب کا بھی حکم گیا یہ وہ بڑھاپے کے سبب اور اس سبب سے کہ دکن کے چھہ صوبون کا حاکم تھا عذر کرکے بیٹھہ رہا اور راجہ جی سنگہ سوائی دسوین شعبان کو کہ اوس دن سہرہ تھا مر گیا اور صفدر جنگ نے اپنا جانا نجانا عمدۃ الملک کی صلاح پر رکھا کیونکہ اوسکی دوستی کا دم بھرتا تھا عمدۃ الملک نے غنیمت جانکر اوسے بہت ترغیب دلائی صفدر جنگ نے اوسکے کہنے سے پادشاہ کے حضور جانیکا ارادہ محکم کرکے راجہ نول رائے اپنے بخشی کو اپنے صوبے کا نائب مقرر کرکے عمدۃ الملک کو لکھا کہ آپ دہلی کو روانہ ہوجئے پیچھے سے کچھہ ضروری کام کرکے مین بھی آتا ہون عمدۃ الملک صفدر جنگ کے آنے سے پہلے الہ آباد سے روانہ ہوکر دہلی کو چلا اور سید محمد خان ایرانی کو اپنے صوبے کا نائب کرکے چھوڑ گیا اور ۱۹ رمضان کے دن جمنا کے اوس پار پہونچکر قلعے کے سامنے ٹھہرا اور پیر کے دن کہ عید تھی وزیر الممالک اعتماد الدولہ عمدۃ الملک کے استقبال کو آیا یہ دونون سردار ایک ہی ہاتی پر بیٹھکر شاہجہان آباد مین داخل ہوے اور شام کے وقت عمدۃ الملک نے پادشاہ کی ملازمت حاصل کی اور صفدر جنگ اوسی رمضان کی تئیسوین عیال و اطفال لیکر دار الخلافہ کو روانہ ہوا اکول علیسیرے کے اطراف مین عید کے سبب مقام کرکے آگے بڑھا اور جب دہلی کے متصل پونہچا تو شاہ محمد خان بہادر شیر جنگ سیادت خان کا بیٹا سعادت خان برہان الملک کا بھائی اور راجہ لچھمی نراین صفدر جنگ کا وکیل دو تین منزل آگے استقبال کو آیا اور صفدر جنگ جمنا کے کنارے پر پہونچکر بڑی آرایش سے مع فوج مغلی اور ہندوستانی کے کہ دس ہزار سے کم سوار نہون گے پادشاہی قلعے کے سامنے آکر مجرا بجا لایا پادشاہ کے حضور سے طرہ اور حمائل وغیرہ یعنی کامل عطا اوسکو مرحمت ہوئی پادشاہ اوسکی فوج کو اس طرح آراستہ دیکھکر بہت خوش ہوے اٹھارھوین تاریخ کو شاہنواز خان زکریا خان کا بیٹا لاہور کا ناظم کہ کچھہ جنون بھی رکھتا تھا شاہجہان آباد مین پہونچکر پادشاہ کی ملازمت سے حاضر ہوا پادشاہ کو جو توران کے امیرون پر بہت اعتماد نہ تھا حفیظ الدین خان سعد الدین خان کے بیٹے کو جو آصف جاہ اور اعتماد الدولہ کا آوردہ اور ہم قوم تھا توپخانے کی داروغگی سے موقوف کردیا اس سبب سے کہ یہ کام بہت بڑا اور جان و مال بچانے کا ہے اور عمدۃ الملک کی صلاح سے سنہ ۱۱۵۶ ہجری میں صفدر جنگ کو میر آتش کا خلعت عنایت کیا اور پادشاہ نے اوسپر نہایت مہربانیان کرکے نمکخواری کے حقوق ادا کرنے کے صلے مین بہت سی زمین دین صفدر جنگ نے آتشخانہ میر آتشی قلعے مین آراستہ کرکے وہین رہنا مقرر کیا ساتوین شعبان کو عمدۃ الملک کو گوالیار کی فوجداری خضر خان کی موقوفی کے بعد اور صفدر جنگ کو کشمیر کی صوبہ داری اسد اللہ یار خان المخاطب ... کی معزولی سے عنایت ہوئی اور ایک بالابند دونون امیرون کو خلعت کی ساتھ سرکار سے مرحمت ہوا صفدر جنگ نے شیر جنگ کو فوج مغلی و ہندوستانی دیکر وہان کے بندوبست کو بھیجا شیر جنگ نے وہان پہونچکر پیر الدین سے جو مردد اور ادہر گردنکش ہو رہے

چھوٹے عہد و پیمان کیے اور جب وہ آیا جھٹ اوسے قید کر لیا اور تھوڑے دنون ملتان کے اس شہر کی سیر کرکے افراسیاب کو
جو صفدر جنگ کے رفیقون مین تھا حسب الحکم وہان کی نیابت پر چھوڑ کے شاہجہان آباد کو پھر آیا ٭

علی محمد خان روہیلے کا عروج و اقتدار پاکر تمرد و بغاوت کرنا

علی محمد خان روہیلہ اگرچہ اہیر کا بیٹا اور ایک پٹھان کا پالا ہوا تھا پر جوان مرد بھی تھا پہلے تو صوبہ مراداباد کے عامل کے یہان
جمعدارون کے طور پر رہا اور کوئی دنون عظمت اللہ خان و فرید الدین جو اعتماد الدولہ کی طرف سے مراداباد کے حاکم تھے اونکی
خدمت مین رہا اور بڑا نام پیدا کیا اور عظیم اللہ خان سے جو امیر الامرا حسین علیخان شہید کے بھائی سیف الدین علیخان کو مارا تھا
اس امر مین بھی اوسکا شریک تھا اور اوس سبب سے اوسکا اور بھی مرتبہ بڑھا یہان تک کہ اعتماد الدولہ وزیر سے بھی جان پہچان
ہوئی اور منصب و جاگیر بلکہ کئی پرگنون کا حاکم ہو گیا اور اوسنے وزیر سے اور بعض آرام طلب جاگیردارون سے اپنے قریب قریب
کی اکثر جاگیرین اجارہ لیکر اقتدار حاصل کر لیا اسمین فرید الدین خان اور عظمت اللہ خان بھی مر گئے وہ پٹھانون سے اپنی نسبت
مشابہ کرکے اور پٹھانون ہی کا سا اپنا نام رکھکر اونکے گروہ مین ملگیا اور اکثر رئیس افغانون کو اپنا ہمراہی کر لیا چنانچہ قندھار
کی طرفون سے افغان جو ایران کی فوج کے ڈر سے تتر بتر ہو رہے تھے غول کے غول اوسکے پاس آکر جمع ہوئے اور اوسکا
لقب روہیلہ مشہور ہو گیا ٭ جب سلطنت کے کاروبار مین سستی آنے لگی اور سردارون مین نفاق پڑا اور وزیر بھی نوشی اور
عورتون کی صحبت مین رہنے لگا تب علی محمد خان وزیر سے پھر گیا اور مالگزاری کا روپیہ اوسکی سرکار مین دینا موقوف کیا وزیر
نے راجہ ہرنند کو اوس صوبے کا نائب کرکے وہان کے بند و بست اور علی محمد خان اور اور سرکشون کی تنبیہ کے لیے فوج اور
لڑائی کا سامان دیکر بھیجا اوسنے وہان پہونچتے ہی بہت غرور سے حکم چلانا شروع کیا روہیلے نے دانائی سے تابعداری
قبول کرکے تقصیرون سے عذر کیا اور اپنے ذمے کے روپیون کو ادا کرنے مین کچھ مہلت چاہی پر راجہ نے اوسکے التماس
کو قبول نہ کیا اور اوسکے جبر سے تباہ ہونے کی فکر مین ہوا تب روہیلا ہارکے پٹھانون کو ساتھ لیکے لڑنے کو مستعد ہوا
جب وہ دونون لشکر ایسے کہ تھے اور کچھ فاصلہ درمیان نہ تھا راجہ ہرنند جو جوتشیون کی آگیا سے سمے لگن کا منتظر ہوا اور اوس
وقت کے آنے تک حیلے سے ایلچیون کے آمد و رفت مین اوقات گزارنا چاہا روہیلے نے یہ خبر پاکر رات کو اوسکے لشکر پر
چھاپا مارا راجہ اوس وقت دیوتاؤن کی پوجا مین تھا اسمین روہیلے کی فوج آن پڑی اور اوسکے لشکر کی کاٹ کرنے لگی
راجہ اپنے مسند پر لیٹا اور اوسکا بیٹا موتی رام کہ بہت حسین تھا دونون مارے گئے علی محمد خان کو بہت سا اسباب ملا اور
ایسی فتح آسانی سے ہو گئی اعتماد الدولہ نے کچھ اسکا تدارک نہ کیا بلکہ اور اپنی عورت شعلہ بیبی اور چھوٹے بیٹے معین الملک
کو جو میر منو مشہور تھا صلح کے واسطے بھیجا علی محمد خان نے میدان مین شعلہ بیبی کے حضور سے جا حاضر ہو کر اور اوسکے لڑکے
کی ملازمت حاصل کرکے مالگزاری کا معاملہ کر لیا ٭ اوس وقت سے علی محمد خان کا اقتدار بڑھا مراداباد بریلی بداؤن آنولہ
اور اور بہت سے ملک اوسکے قبضے مین آئے اور تیس چالیس افغان اور روہیلے بھی اوسکے یہان نوکر ہوئے آخر قمر الملک اور

صفدر جنگ نے بادشاہ کو اوسکا مفسد بنا جتایا اور اوسکی سزا دینے کے باب مین عرض کی بادشاہ نے اونکی عرض کو منظور
کر کے چوبیسوین محرم ۱۱۶۳ھ کو اوس افغان کی تنبیہ کے ارادے سے پرلونی باغ مین نقل مکان کیا اور چودھوین صفر کو وہان سے
کوچ کر کے نہندان ندی پر اوترے اور سادات خان بہادر ذوالفقار جنگ کو شاہجہان آباد کی صوبہ داری اور قلعہ داری دیکر
آپ اوس طرف روانہ ہوئے اوسی سنہ مین ربیع الآخر کی اوائل سنبھل مین پہنچے علی محمد خان کو بادشاہ سے لڑنے کی
تاب نہ تہی آخر بنگڑھ قلعے مین بیٹھہ رہا بادشاہی فوج نے قلعے کا محاصرہ کیا اس عرصے مین قائم الدولہ قائم خان بہادر
قائم جنگ محمد خان بنگش کا بیٹا اپنے دار الملک فرخ آباد سے بہت سی فوج سے اور راجہ نول رائے صوبۂ اودہ کا نائب
صفدر جنگ کا نوکر لڑائی کا سب سامان لیکر بادشاہی لشکر مین داخل ہوا اور بادشاہ کی ملازمت حاصل کی۔ وزیر باوجود
اسکے کہ علی محمد خان نے اوس سے بہ سرکشیان کی تہین پہر بہی اپنی بیوقوفی سے عمدۃ الملک اور صفدر جنگ کی برخلافی سے
علی محمد خان کی خفیہ مدد کرتا رہا یہ دونون امیر روہیلے کے معاملے کو وزیر ہی کے اختیار پر چھوڑ کر آپ الگ ہو گئے وزیر
اوس افغان کے بخشوانے کا سبب ہو کر اوسکے ہاتھ دستمال مین لپیٹ کر بادشاہ کی ملازمت مین لایا بادشاہ نے وزیر
کی استرضا کے لیے وزیر ہی کو اوسکے ہاتھ کھول دینے کا حکم دیکر کہا کہ اسکو ہم نے تمہارے سپرد کیا اور اسکے قلعے کا مال و
اسباب ضبط کرنے کو لوگ بہیجے غلہ اور کئی توپین اور کچھ نقد جو قائم خان کے پاس امانت رکھا تھا سب بادشاہی خزانے
مین داخل ہوا نول رائے اور قائم خان بنگش رخصت ہو کر اپنی اپنی جگہہ کو روانہ ہوئے اور بادشاہ بہی وہان سے مراجعت
کر کے شاہجہان آباد کے قلعے مین داخل ہوئے۔

عمدۃ الملک کا بادشاہ سے ایما اور روزافزون خان ناظر کے فریب سے مارا جانا

عمدۃ الملک کسی کو لیاقت اور سرداری مین اپنے برابر نہین سمجھتا تھا اتفاقاً ایک بات وزیر شراب سے کر نشے مین
کوٹھے سے گر پڑا اور بڑی چوٹ آئی آرام ہو گئے بعد بہی آمد و رفت اور بادشاہ کے حضور کھڑے ہونے کی طاقت نہ تہی اس لیے
اپنے کاروبار کے سوال و جواب کے واسطے عمدۃ الملک کو مقرر کیا صفدر جنگ اوسکا دوست بلکہ متوسل تھا اس طرح عمدۃ الملک
کا اقتدار بہت ہو گیا یہ جو تیز ہوش تھا اور ابتدا ہی سے بادشاہ کے ساتھ بذلہ سنجی کیا کرتا تھا اور بول چال مین بے ادبانہ
پیش آتا اور اب جو اوسکو یہ اقتدار حاصل ہوا اور بہی بیباک ہو گیا اور اپنی التماسون کے منظور کرانے مین اور بہی مبالغہ
کرنے لگا اور باوجود اسکے کہ نجم الدولہ محمد اسحق خان اور اوسکے بھائیون پر بادشاہ کی عنایتین سلاطین کی برابر تہین
مگر یہ اونکو بہی حقیر سمجھتا تھا۔ ایک مرتبہ عمدۃ الملک باجازت بادشاہ سلیم گڑہ مین سلاطین مقیدین کی ملاقات کے واسطے
گیا اس بات سے لوگون کو اوسکی طرف سے بدگمانی پیدا ہوئی پر اوسکا خاطر میں لانا حاصل نہیں کیونکر بادشاہ کرتا تھا عرض کہ بادشاہ
کے مزاج مین بہی عمدۃ الملک کی طرف سے بہت رنجش آگئی اور اوسکی بدخواہی کا بادشاہ کے دل مین یقین کلی ہوا ایک دن
عمدۃ الملک نے کسی مطلب مین بادشاہ کے حضور بات کو اسقدر بڑھایا کہ بادشاہ سے سنکر ہر گز نہ آگیا اور کہنے لگا کہ ہم سے واپس کیجیے

عرض کرتا عمدۃ الملک نے کہا دو تین باتین اور رہی ہین پادشاہ چپ ہو رہا تھوڑی دیر بعد پھر پادشاہ نے دق ہو کر وہی
بات کہی اوسنے پھر وہی جواب دیا غرض کہ تین بار یہی قیل و قال ہا اسمعین روز افزون خان خواجہ سرا نے کہ پادشاہی نظارت
کی خدمت اور دولتخانہ شاہی اور حرم سرا کی ڈیوڑہیون کا بندوبست اوسکے سپرد تھا اور پادشاہ کے باپ دادون کے
عہد سے غلام تھا اپنے دل مین گھٹ کر بڑبڑانے لگا کہ عمدۃ الملک نے برہم ہو کر کہا کہ ہین غلامون کی یہ مجال کہ پادشاہی
عمدون کی بات مین دخل دین اور ایسی گستاخیان کرین اور پادشاہ سے کہا یہ نظارت خدمت مجھے عنایت ہو اور مین
اس خدمت پر اپنی طرف سے ایک لائق شخص کو تجویز کرکے مقرر کردونگا پادشاہ نے اوسے دل سے قبول کیا لیکن بہت
تشویش و پیچ مین پڑا اور روز افزون خان ناظر سے کہا کہ مین عمدۃ الملک کے ہاتھون اپنی زندگی سے تنگ ہوگیا ہون اور
جب نظارت کا بندوبست اوسکے اختیار ہوگا تو پھر زندگی محال معلوم ہوتی ہے ناظر نے عرض کی کہ جہان پناہ یہ کیا بڑی
بات ہے جو آپ اتنا گھبراتے ہین اگر حکم حضور ہو تو اسکا تدارک ہونا بہت سہل ہے پادشاہ نے کہا اگر ہو سکے تو ڈھیل مت کرو

سنہ ۱۷۴۶ء

آخر سنہ ۱۱۵۹ ہجری مین ذیقعدہ کی ستائیسوین تاریخ جب عمدۃ الملک آگاہ خان کو اپنے ساتھ لیکر نظارت کا خلعت دلانے کو
حضور مین آیا روز افزون خان کے ایما سے ایک بہائی نے عمدۃ الملک کے قریب آکر اوسکی کوکھ مین ایسا جمدھر مارا کہ
لگتے ہی جان بحق تسلیم ہوا اوسکے نوکرون نے چارون طرف اوسکی لاش کو اپنی تنخواہ کے ادا ہونے تک دفن ہونے نہ دیا —
آخر اوسکی جنس و اسباب بیچکر نوکرون کی تنخواہین چکائی گئین — پادشاہ نے اوسکے جواہرات اور ہتھیارون کو
جنکے رکھنے کا اوسے بڑا شوق تھا اور پچاس ساٹھ لاکھ روپیہ کا مال ہوگا دس لاکھ روپیہ اپنے گھر سے دیکر مول لے لیا

سانحۂ عظیمہ احمد شاہ ابدالی

سنہ ۱۷۴۷ء

سنہ ۱۶ جلوسی مین مطابق سنہ ۱۱۶۰ ہجری کے ایک واقعہ قابل بیان یہ ہے کہ احمد ابدالی اصل وطن افغان ابدالی کے
رئیس زادون اور ہرات کی رعایا مین سے تھا نادر شاہ کے قہر اور غلبے سے افشار لگکر پادشاہ کے معتقد ہوئے اونمین
یہ لڑکا پادشاہی غلامون کے بیچ بھی رہا اور چیلا بنا اور لونڈون مین بڑھتی ہوا اور بتدریج منکناباشی کے درجے تک پہنچا جو نادر شاہ
کو وہان کے ایرانیون اور ترکون کے فرقے سے کبھی اطمینان نہ تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ لوگ میرے دشمن ہین اس لیے اوسنے
افغانون اور ازبکون ان کی فوج پر غلبہ کرنے کے لیے بہت مہربانیان کین اور اپنے لشکر کا سردار کرکے انہین بڑے
بڑے اختیار دیے یہان تک کہ اوسکے قتل ہونے کے بعد منصب افغان سلطنت کا دعوی کرکے کچھ ایران کے
ملک دبا بیٹھے اونمین سے ایک آزاد خان بھی تھا سلطنت کا دم بھرنے لگا تھا اور کریم خان زند نے تلوار کے زور سے
اوسکو سر کرکے اپنا نوکر کیا اور اونہین مین سے احمد ابدالی بھی ہے جن دنون مین کہ نادر شاہ مارا گیا محمد تقی خان جسنے
کہ جسے نادر شاہ عزیز رکھتا تھا اوسکی مدد سے لشکر سے بھاگا اور اپنے فرقے کے کچھ لوگ جمع کرکے پادشاہ بن گیا اور
ہندوستان مین اوسکے سات دفعہ آنے کا احوال آگے اپنے اپنے موقع سے آویگا ۞

پہلے مرتبہ بطور اوکروں کے نادر شاہ کے ساتھ آیا پھر اوسکے ساتھ ولایت کو پھر گیا ؛

اب اوسکے بادشاہ ہونے کے سبب لکھے جاتے ہین ؛

احمد ابدالی کے بادشاہ ہونے کے اسباب اور ہندوستان مین اوسکا دوسری دفعہ سرہند تک آنا اور مغلوب ہو کر پھر جانا

سنہ ۱۷۴۷ع

احمد ابدالی سنہ ۱۱۶۰ ہجری مین نادر شاہ سے رخصت لیکر اپنے گھر کو آیا اوسی وقت امام ابو الحسن علی ابن موسی رضا کی زیارت کو آیا جب وہان سے چلا ایک فقیر کو جسکا نام صابر تھا دیکھا کہ اوسنے ایک ننھا سا خیمہ لڑکون کی طرح حضرت کے مزار کی برابر کھڑا کیا ہے اوس فقیر کے پاس جاکر پوچھا کہ حضرت یہ کیا خیمہ اور لڑکون کا سا کھیل ہے اوسنے پوچھا تو ہی احمد ابدالی ہے اوسنے کہا ہان فقیر نے کہا یہ وہ خیمہ ہے کہ جب نادر شاہ مریگا تب یہ گر پڑیگا اور تو بادشاہ ہوگا احمد نے ایک شخص کو اپنے ساتھیون مین سے وہین چھوڑا اور کہا کہ درویش کی خدمت کیا کیجو اور اس خیمے کو دیکھتا رہیو اور جب یہ خیمہ گرے اسکے گرنے کی تاریخ یاد رکھیو اور آپ نادر شاہ کی خدمت مین روانہ ہوا ؛ جب نادر شاہ مارا گیا احمد اپنی قوم سمیت لشکر سے بھاگ کر اوس مزار پر آیا اور اوس شخص ملازم سے اوس خیمے کا حال پوچھا اوسنے وہی وقت اور وہی تاریخ بیان کی تب اوسکو فقیر کی بات کا یقین ہوا اور اپنے بادشاہ ہونے کی امید ہوئی اور اپنی قوم کو اکٹھا کر کے محمد تقی خان اخنہ شیرازی کو اپنے ساتھ لیکر بادشاہ بن بیٹھا۔ ناصر خان کابل کا صوبہ دار وہان کی تحصیل کا روپیہ اور میر محمد سعید بھی زکریا خان کا بھیجا ہوا نور محمد خان ہی کے محالات کا روپیہ نادر شاہ کے پاس لیے جاتے تھے احمد نے زور اون سے چھین لیا اور اون دونون کو ساتھ لیکر ایک افغان جو نادر شاہ کی طرف سے قندھار کا حاکم تھا اوسے جا مارا اور قندھار کو لے لیا اور شاہ صابر کو جو اوسکا مقصد تھا اپنے ساتھ رکھا اور ناصر خان کو بدستور کابل کی صوبہ داری کا خلعت دیکر رخصت کیا اور شرط اوس سے کر دی کہ وہان پہونچتے ہی پانچ لاکھ روپے بھیجدینا اور پانچ ہزار سوار اوسکے ساتھ کر دیے ناصر خان نے کابل مین پہونچکر وہان کے افغانون سے کہا اونھون نے صاف جواب دیا کہ اسقدر روپیہ ہماری بساط سے باہر ہے ناصر خان نے کہا اگر روپیہ نہین دیتے ہو تو پھر اوسکی کیا سبیل کرتے ہو اونھون نے کہا لڑین گے اوسنے کہا کہ مجھے بھروسا نہین آتا ہے اونھون نے سخت سخت قسمین کھائین تب ناصر خان نے ابدالی کے اون سوارون کو پھیر دیا۔ احمد شاہ ابدالی یہ خبر سنتے ہی اوسکی طرف چلا کابل کے افغان بد عہدی کر کے آپ آپ کو کنارہ کشی کر گئے ناصر خان لاچار ہو کر کابل سے پشاور مین آیا اور پشاور والون کو استوار کیا اون پٹھانون نے پشاور کے لینے کی بھی اوسے ٹھہرائی چنانچہ احمد شاہ پشاور کو آیا ناصر خان کتنے قبیلے کے لوگون کو لیکر قلعے مین بیٹھا آخر دو تین پہر لڑنے اور فوج کے کم ہونے سے گھبرا کر اپنے بخشی کی دہشت سے بھاگ گیا اور بخشی ایک دن بدولت لڑکر مارا گیا۔ ناصر خان کی جو مدد ابدالی کے ہاتھ لگی لیکن اوسنے عزت سے کوچ عالی خاندان

سمجھکر بڑی عزت سے رکھا قصہ کوتاہ ناصر خان لاہور مین پہنچا اور شاہنواز خان نے جو وہان کا صوبہدار تھا اوسکی
خاطرداری کی ۔ احمد شاہ ابدالی پشاور سے کوچ کرکے لاہور کو چلا شاہ نواز خان نے بہت فوج اور بڑے سامان سے شہر
کے باہر ڈیرہ کیا اور بڑی جوانمردی سے لڑنے کو طیار ہوا کھانے کے وقت دسترخوان پر بیٹھا ہوا کھانا کھا رہا تھا کہ ابدالی
ابدالی کے سوار دکھائی دیے اس طرف کے دو سو سوار قزلباش لشکر کے باہر نکلکر اون پر دوڑے وہ لوٹ گئے تھوڑی دیر
بعد پہلے سے زیادہ پھر دکھائی دیئے ادھر سے تلک سوار کر بھیجا دیا پھر تیسرے مرتبہ دو ہزار آئے پھر بھی دو سو سوار اون پر گرے لیکن
وہ دو ہزار تھے یہ دو سو اون سے مقابل ہو کر تاب لا سکے آخر بھاگے ابدالی کے سوار پیچھے پیچھے باگین ڈالے ہوئے لشکر کے
اندر آ پہنچے اور ایک قیامت سی مچادی شاہ نواز خان بہت گھبرا کے ہاتی پر سوار ہو وہ میدان مین آدمیون [illegible] تھا کہ یکایک [illegible]
شام ہو گئی ابدالی پھر کر اپنی جگہ چلے گئے لشکر مین جو کھلبلی مچ گئی تھی لوگون کے پاؤن اوکھڑ گئے بہتیرے بھاگ نکلے
شاہ نواز خان نے اپنے خیمے مین پہونچکر چاہا کہ ہاتی سے اوترے اوسکے مصاحب نے جو خواصی مین بیٹھا تھا بہت مبالغہ کیا
کہ قلعے مین بیٹھکر لڑنا چاہیے شاہ نواز خان قبول نکرتا تھا مگر اوس کمبخت نے سمجھایا اور خیمے مین اوترنے نہ دیا جب ہی اوسکے
ہاتی نے خیمے سے قدم آگے رکھا لشکر کے لوگون نے یہ جانا کہ وہ بھاگ نکلا تو راہیون نے اوسکے خیمے مین آکر خاص سامان
کو لوٹ لیا شاہ نواز خان خدا کی قدرت دیکھ دیکھ حیران تھا بلکہ کچھ بس نچل سکا تب لاچار ہوکے بھاگا اور ابدالیون کی فتح
ہوئی دوسرے دن صبح کے وقت ابدالیون نے شہر مین آکر خوب سا شہر کا خرابہ کیا شاہ نواز خان ستے مین وزیر کو ملا
وزیر نے اوسے شاہجہان آباد کو رخصت کیا احمد شاہ ابدالی کو جب یہ فتح متواتر ہوئین اور اوسنے بادشاہ کے ساتھ یعنی
بادشاہ ہند کی سستی اور امیرون کا نفاق اور بیخبری اپنی آنکھون دیکھی تھی شاہجہان آباد کے لینے کا قصد کیا اور ۱۱۶۱
ہجری کے شروع مین لاہور سے شاہجہان آباد کی طرف چلا محمد شاہ نے یہ خبر سنکر اپنے بیٹے احمد شاہ کو مع فوج اور توپخانہ
اوسکے دفع کے واسطے مقرر کیا اور بہت سے بڑے بڑے سردارون اور راجون کو شاہزادے کے ہمراہ ابدالی سے
لڑنے کو بھیجا شاہزادہ سرہند سے چلکر دریاے ستلج کے کنارے ماچھی واڑہ کے گھاٹ پر پہنچا اور احمد ابدالی بھی اپنی
فوج سے کچھ سات ہزار سوار سے سوا تھے لدھیانے کے رستے ہوکر دو پہر ہی اوس سرہند مین داخل ہوکر تیرہوین
ربیع الاول کو اوس شہر کو لوٹا شاہزادے نے اوسکی شہر مین پہونچنے کی خبر سنکر باگین پھیرین اور ابدالی کے مقابل
پہونچ سنگر اور مورچے طیار کروا کر اپنے لشکر کو قلعے مین رکھا ستر ہوین ربیع الاول سے اٹھائیسوین تک دونون
طرف سے مارکوٹ رہی اور وزیر اور شاہزادے کے لشکر کی جو چوکیان اور باقوان سے پیچھے رہ گئے تھے وہ
ابدالی کے ہاتھ لگے اور اسی سبب سے لشکر کا کچھ [illegible] ہو گیا اٹھائیسوین کو وزیر پر ایک نماز پڑھکر [illegible]
کہ اسمین [illegible] ابدالی سے ایک گولہ وزیر کے آکر لگا اور لگتے ہی اوسکا کام تمام ہوا راجہ ایشری سنگھ اور راجہ جنکی [illegible]
[illegible] وزیر کے مرتے ہی اونکی کمر ٹوٹ گئی [illegible] اپنے وطن کو چلے گئے

صفدر جنگ اور معین الملک مرحوم وزیر کا بیٹا اور شاہزادہ پایداری اور مردانگی سے لڑتے رہے اٹھائیسوین کو احمد ابدالی نے وزیر
کے مورچون پر حملہ کیا معین الملک نے اوس وقت ایسی مردانگی کی جیسا حق ہوتا ہے اکثر تورانی سردار اور بہت سے وزیر کے سپاہی
اوس لڑائی مین کام آئے اور اوس لڑائی کا صدمہ احمد شاہ کے ہمراہیون کو بھی پہنچا فوج ہند پر شکست ہونے کو تھی کہ صفدر جنگ
نے یہ حال دیکھکر شاہزادے کی کمک کو فوج بھیجی اور ساری فوج مغلی کو پیادہ پا کر کے آپ ابدالی اور معین الملک کی فوج مین آن پڑا
گیا بیچ ہی لڑائی ہوئی اس عرصے مین رہبان کے چھکڑے جو ابدالی کو سرہند مین ہاتھ لگے تھے اونمین آگ لگی ہزارون بان
اوسکے لشکر مین پھیل گئے گویا قیامت سی آ گئی فوج تتر بتر ہوکر لشکر کی شکست ہوئی اور سپاہ لڑائی کے میدان سے پیٹھ دکھی
پر ابدالی اور محمد تقی خان اختہ بیگی ہی ہندوستانی فوج کے مقابل شام تک لڑتے رہے رات کو اوسنے صفدر جنگ کے
پاس کچھ پیغام بھیجا کر اوسکا حال اچھی طرح نہ کھلا اور صبح ہوتے ہی ہند سے کوچ کرکے کابل اور قندھار کی طرف لوٹ گیا

محمد شاہ کا انتقال ہونا اور اوسکے بیٹے احمد شاہ کا تخت سلطنت پر جلوس کرنا

جب محمد شاہ پادشاہ نے فتح کی خبر اور صفدر جنگ اور معین الملک کی جرأتین سنین خوش ہوکر اپنے جیتے جی جب
اوسکو بیماری شروع ہوئی تھی لاہور اور ملتان کی صوبہ داری معین الملک کو عنایت کی اور صفدر جنگ اور شاہزادے اور اون
امیرون کو جو اوسکے ساتھ کر دیے تھے حضور مین طلب کیا شاہزادے نے معین الملک کو باپ کی طرف سے خلعت اور سند دیکر
دیکر لاہور کی طرف رخصت کیا اور آپ صفدر جنگ کو لیکر شاہجہان آباد کو چلا جو پادشاہ کی بیماری از بس بڑھ گئی تھی اور
علامتین بھی بگڑ گئی تھین اپنا مرنا خیال کرکے لگاتار اپنے بیٹے اور صفدر جنگ کی طلب مین شقے بھیجے تھے اور وہ بھی
دھاوے مارے چلے آتے تھے کہ یکایک پانی پت کی طرفون مین پادشاہ کی وفات کی خبر سنی اگرچہ پادشاہ نے
اکتیسوین سال جلوس کے شروع یعنی اٹھائیسوین ربیع الآخر کی ۲۷ کو انتقال کیا لیکن جاوید خان اور اسحق خان اور ہلا اور اون
کی صلاح سے اوسکے مرنے کو چند روز چھپایا اور شاہزادہ پوشیدہ باپ کی تعزیت کی رسوم بجا لایا جب اوس سے فارغ
ہوا صفدر جنگ نے ایک تاج منگوا کر نیک ساعت مین شاہزادے کے سر پر رکھا اور سلطنت کی مبارکباد دیکر شاہجہان آباد
کے اطراف مین داخل ہوا احمد شاہ جمادی الاولی کی پہلی تاریخ منگل کے دن دہلی مین باغ شالامار کے اندر تخت سلطنت
پر بیٹھا اور پھر پادشاہ کی نعش کو بڑی دھوم دھام سے لیجا کر حضرت شاہ نظام الدین کے قریب دفن کیا جہان اوسکی قبر بنی تھی

سنہ ۱۷۴۸ع

صفدر جنگ کو نظام الملک آصف جاہ کے مرنے کے بعد وزارت کا عہدہ ملنا

احمد شاہ محمد شاہ کا بیٹا جب شالامار باغ مین بادشاہ ہوا اور سردارون نے ملازمت حاصل کی اوسکے بعد قلعہ شاہجہان آباد
مین داخل ہوا تب اوس نے وزارت صفدر جنگ کو تجویز کی لیکن اوسکے تعین کو آصف جاہ کی مرضی پر موقوف رکھکر
اپنے امیرون کے خلاف اس باب مین کسی کو بھیجے آصف جاہ نے لکھ بھیجا کہ ہم اب بوڑھے ہوئے اور ناتوانی کے
سبب شاہجہان آباد مین آنے سے معذور ہین اور تمہارے وقت کے لڑکون مین صفدر جنگ بہت ہوشیار ہے جو مناسب

جانو وہ کرو پھر بھی آصف جاہ کی زندگی بھر کوئی تھوڑے دنوں اور جیا صفدر جنگ کو خلعت وزارت کے پہننے کا حوصلہ ہوا آخر سنہ ۱۱۶۱ ہجری میں یہ خبر سنی کہ آصف جاہ گذر گیا تب بخاطر جمع وزارت کا خلعت پہنا اور جملۃ الملک مدار المہام وزیر الممالک برہان الملک ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ سپہ سالار کا خطاب لیا ⁂

سنہ ۱۷۴۵ع

ذکر عمدۃ الملک امیر خان بہادر ابن عمدۃ الملک امیر خان صوبہ دار کابل

امیر خان کے باپ دادوں کی اصل سادات نعمۃ اللہ حسینی سے ہے پر اپنے دادوں میں سے ایک کے ساتھ جسکا لقب میر میران تھا منتسب ہوکر میر میرانیا کی شہرت پائی اس سلسلے کی عمدگی ایران میں بھی مشہور ہے اور یہان بھی جو اوسکا اقتدار ہوا ایسا مشہور ہے کہ لکھنے کی حاجت نہیں جہانگیر بادشاہ کے عہد میں عمدۃ الملک کا دادا کہ اوسکا بھی لقب میر میران تھا ایران کے بادشاہ شاہ عباس کی بدون مرضی ہند میں چلا آیا اور جہانگیر کے حضور بہت مقرب ہوا لیکن اپنے دونوں بیٹوں کی جدائی سے بہت گھبراتا تھا اور ہمیشہ اونکے دیکھنے کی تمنا میں رہتا تھا آخر جہانگیر بادشاہ نے خان عالم کو شاہ عباس کے پاس ایلچی کرکے بھیجا اور وہ شاہ ایران کو خوش کرکے میر میران کے لڑکوں کو ہندوستان میں لایا عمدۃ الملک کے دادا کو خلیل اللہ خان خطاب ملا اور اوسکی بہت ترقی ہوئی اور اوسکا چچا روح اللہ خان اورنگ زیب عالمگیر کا بخشی الملک اور مقرب تھا اور اوسکا باپ امیر خان کابل کا صوبہ دار تھا اور اوسکے بھروسے پر عالمگیر دکن میں ایران کے بادشاہوں سے بے کھٹکے رہتا تھا اور اسی سبب ہان کی فتح مشہور ہین اوسکے نام پر لکھتا تھا اور یہ عمدۃ الملک بھی ایسا اوج پر تھا کہ اپنے وقت کا یکتا تھا اور بہت ہی رنگین اور جامع کمالات تھا کہ ویسا ملنا مشکل ہے جوانمردی اور سخاوت اور سمجھ اور معاملہ رسی اور باریک بینی میں ایسا کامل تھا کہ ہر فن کے لوگ اوسے مانتے تھے ⁂

اعتماد الدولہ قمر الدین خان وزیر الممالک نصرت جنگ کا ذکر ⁂

قمر الدین خان کا باپ محمد امین خان خواجہ احرار کی اولاد میں سے ہے اورنگ زیب عالمگیر کے عہد میں ولایت توران سے ہندوستان میں آیا اور بڑھتے بڑھتے پنجہزاری ہوگیا اور فرخ سیر کے وقت میں قطب الملک عبد اللہ خان کی مدد سے ہفت ہزاری اور پھر محمد شاہ کے زمانے میں امیر الامرا حسین علیخان سے دغا کرکے وزیر ہوا اور قمر الدین خان اپنے باپ کی زندگی میں داروغہ غسل خانے کا تیسرا بخشی رہا اور باپ کے مرنے اور آصف جاہ کے استعفا دینے کے بعد وزارت پائی اگرچہ غافل اور ہمیشہ شراب کے نشے میں چور رہتا تھا پر کسی کو ستاتا نہ تھا اور ذریع پرور بھی تھا شاہجہان آباد کی خلق اوسکی بہت شکر گزار ہوکر اوسے غنیمت جانتی تھی پر جیسا چاہیے اوسکو وزارت کی لیاقت نہ تھی الحاصل اوسنے اپنی زندگی بخوشی گذرانی اور محمد شاہ کی وفات سے کچھ پہلے ابدالی کی لڑائی میں مارا گیا ⁂

ذکر حالات آصف جاہ نظام الملک ابن غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ عالمگیری ابن عابد خان

نظام الملک کا نام قمر الدین خان ہے اور یہ شیخ شہاب الدین کے پوتوں میں سے ہے اور اسکا نانا سعد اللہ خان شاہجہان بادشاہ
کا بڑا وزیر اور دادا اوسکا عابد خان سمرقند کے شیخوں میں سے ہے عابد خان شاہ جہان کے عہد میں ہندوستان میں آکر شاہزادہ اورنگ زیب کی
خدمت میں نوکر رہا اور جب اورنگ زیب بادشاہ ہوا تب اسکا آہستہ آہستہ پنجہزاری منصب ہوا اور دو دفعہ اوسے صدارت کا بھی
منصب ملا سنہ ۱۰۹۸ ہجری میں چوبیسویں ربیع الاول کو قلعہ گلکنڈہ کے محاصرے میں توپ کا گولہ لگ کر مارا گیا اوسکا بیٹا شہاب الدین
عالمگیر کے امیروں میں سے ہے وہ رفتہ رفتہ سات ہزاری منصب پاکر غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ کہلایا اور اکبر بادشاہ کی
سپہ سالاری بھی پائی اور بیجاپور کی فتح میں اوسکے لقبوں اور خطابوں پر فرزند ارجمند کے لفظ بڑھے اور بہادر شاہ کی سلطنت
میں گجرات کا صوبہ دار ہو کر سنہ ۱۱۲۲ ہجری میں مر گیا اوسکا بیٹا آصف جاہ اورنگ زیب کے عہد میں چین قلیچ خان بہادر پنجہزاری
منصب پاکر بادشاہ کے آخیر وقت میں بیجاپور کا صوبہ دار ہوا اور بہادر شاہ کے زمانے میں خاندوران خطاب اور اودھ کی
صوبہ داری بھی پائی تھوڑے دنوں بعد آصف الدولہ اسد خان اور ذوالفقار خان کے اقتدار کے سبب منصب چھوڑ کر فقیری
لباس میں گوشہ نشین ہوا اور معز الدین جہاندار شاہ کے زمانے میں پھر اصل منصب اور بحالی خطاب پایا اور فرخ سیر کے
جلوس کے سال اول میں نظام الملک بہادر فتح جنگ خطاب اور ہفت ہزاری منصب ملا اور رفیع الدرجات کے ایام سلطنت
میں مالوے کی صوبہ داری پائی اور محمد شاہ کے عہد کے شروع میں سیدوں سے دغا کر کے دکھن کے بعضے صوبوں پر مسلط
ہوگیا اور پھر وہاں کے سارے صوبے اپنے تحت میں کر لیے اور محمد امین خان کے مرنے کے بعد وزیر ہوا اور آخر امیروں کی
ناموافقت کے سبب اور بادشاہ کا مزاج پھرا ہوا دیکھ وزارت سے استعفا دیا اور دکھن کی صوبہ داری پر قناعت کی اور صمصام الدولہ
خاندوران خان کی وفات کے بعد امیر الامرائی کا منصب پایا اور تیس برس کے قریب دکھن کے چھ صوبوں کی حکومت کی
آصف جاہ میں اگرچہ دنیا کی طلب اور حرص بہت تھی لیکن حلیم بھی نہایت تھا اور جو صفتیں کہ امیروں کو چاہییں سب
اوسمیں جمع تھیں اوسکے نیک کاموں کے نشانوں میں سے ایک یہ ہے کہ سنہ ۱۱۴۱ ہجری میں اوسنے برہانپور کی شہر پناہ بنوائی اور
کوتل فردا پور کے ویران جنگل میں ایک شہر نظام آباد بسایا اور مسجد اور سرا اور مکانات اور پل تعمیر کروائے اسکے سوا
اوسنے ایک نہر بھی تیار کی جو شہر اورنگ آباد کے بیچوں بیچ آتی ہے اوسکی طبیعت موزون تھی اور شعر خوب کہتا تھا اور اسکا
ایک دیوان بھی ہے محمد شاہ کے انتقال سے چھتیس دن بعد سنہ ۱۱۶۱ ہجری میں برہانپور کے اطراف میں اوسنے رحلت کی

امیر الامرائی کا منصب سعادت خان کو ملنا اور جاوید خان خواجہ سرا کا اقتدار بڑھنا اور علی محمد خان روہیلے کا فوت ہونا

جب بادشاہ اور صفدر جنگ کو آصف جاہ کی طرف سے تسلی ہوئی خدمت بخشیگری اول کی اور امیر الامرائی کا خطاب
سعادت خان فرخ سیر کے بیٹے سعادت خان بہادر ذوالفقار جنگ کو عنایت ہوا اور جاوید خان خواجہ سرا بادشاہ کا نہایت
مقرب ہوا اور احمد شاہ کی ماں کے کہنے اور بادشاہ کی بیوقوفی سے نظارت کی خدمت اوسکو ملی اوسکے شوق دلانے سے

یہ بیوقوف بادشاہ میخواری مین مشغول ہوگیا اور اوسکو نواب بہادر کا شغل سب یا غرض کہ بادشاہ کے مزاج مین بالکل دخل پاکر جو چاہتا تھا سیاہ و سفید کرواتا اور انہین باتون سے صفدر جنگ نہایت آزردہ ہوتا اور دشمنی کی بنیاد قائم ہوتی تھی دسوین جب کو نظام الدولہ قمر الدین خان وزیر مرحوم کے بیٹے کو بخشیگری دوم کا خلعت احمد آباد کی صوبہ داری اور پندرھوین تاریخ غازی الدین خان فیروز جنگ کو اوسکے باپ کے مرنے کی تقریب سے خلعت ماتمی عنایت ہوا اور سترھوین تاریخ عسکر علی خان کو خدمت مشرفی دیوان خاص کی اور بیسوین تاریخ وزیر کو اجمیر کی صوبہ داری عنایت ہوئی اور انہین دنون علی محمد خان روہیلہ سرطان کے مرض سے مرگیا اور اوسکے پیس ماندون مین سے حافظ رحمت خان اور دوندے خان وغیرہ جو علی محمد خان کے بیٹون مین سے ایک کے سسر تھے اونھون نے اپنے داماد کے بہانے سے علی محمد خان کے ملک کو آپس مین بانٹ کر دیا اپنا قبضہ کرلیا اور اپنے داماد کے لیے کچھ معاش کے واسطے جاگیر دیکر باقی آپ دابے بیٹھے ہو

قائم خان بنگش کا صفدر جنگ وزیر کے ایما سے علی محمد خان روہیلے کی اولاد سے لڑنا اور مارا جانا

وزیر الممالک صفدر جنگ ہر قوت سے اپنے صوبہ کے قریب پٹھانون کا اقتدار نہین چاہتا تھا اب کہ وہ خود وزیر ہوگیا اور علی محمد خان بھی گذر گیا تب قائم خان محمد خان بنگش کے بیٹے کو بھڑکایا کہ علی محمد خان کے بیٹون سے اوسکا ملک چھین لے ہو

قائم خان نے ملک و مال کے لالچ مین آکر علی محمد خان کے لڑکون کو بداؤن کے قلعہ مین گھیرا سعد اللہ خان جو اپنے باپ کی گدی پر بیٹھا اور سب سے بڑا تھا اور اپنے بھائی بندون کے قائم خان سے مقابلہ ہو عاجزی کی پر اوسکی فروتنی کام نہ آئی نا چار اپنا مرنا بچانا ٹھان کر دفع کرنے کو آئے [illegible] ہجری میدان مین نکلا اور جمعیت باندھکر ایک فوج کو گھات مین لگا رکھا اور تھوڑی سی فوج سے قائم خان کے مقابل ہوا جب لڑائی ہونے لگی سعد اللہ خان نے اپنے ساتھیون سمیت آہستہ آہستہ پیچھے ہٹنا شروع کیا یہان تک کہ دشمن اوس گھات کی جگہ پر آپہنچا جہان کئی ہزار روہیلے چھپے بیٹھے تھے وہ سب یکبار گی اوٹھ کر آپڑے اور قائم خان پر بڑا کال دریا پر جا پڑے اسی شلک مین قائم خان اور اوسکے سب سردار مارے گئے اور سعد اللہ خان اور علی محمد خان کے اور روہیلون کی فتح ہوئی ہو

احمد شاہ ابدالی کا دوسری دفعہ لاہور تک آنا

سنہ ۱۱۶۲ ہجری مین احمد شاہ ابدالی نے دوسری دفعہ ہندوستان پر چڑھائی کی [illegible] قمر الدین خان وزیر مرحوم نے اوسکا مقابلہ کیا لیکن سامان جنگ تھوڑا [illegible] احمد شاہ نے لاہور آکر ڈیرا ڈالا اور ابدالی نے نادر شاہ کے دستور پر چار محال یعنی سیالکوٹ اور نگر آباد و گجرات پسرور کا مال کی تعداد چودہ لاکھ روپیہ ہے معین الملک کے ذمے مقرر کرکے

سنہ ۱۷۵۰ع

سنہ ۱۷۴۸ع

کابل کو کوچ کر گیا۔

صفدر جنگ وزیر کا بادشاہ سمیت بارادہ چھین لینے ملک و دولت قائم خان بنگش کی مان سے اور روہیلون سے

سنہ ۱۱۶۳ ہجری مین صفدر جنگ قائم خان کے مارے جانے کی خبر سنتے ہی اوسکے پس ماندون سے ملک و دولت چھین لینے کے ارادے سے احمد شاہ بادشاہ کو اپنے ساتھ لیکر فرخ اباد کی طرف چلا جب دریا گنج مین جو فرخ اباد سے بیس کوس ہے پہونچا قائم خان کی مان یعنی محمد خان غضنفر جنگ کی زوجہ سے اطاعت کے سوا کچھہ اور نبن سکا آخر وزیر کی ملازمت مین آئی اور ساٹھہ لاکھہ روپیہ نقد و جنس سے معاملہ ٹھہرا سوا اسکے وزیر نے سعادت خان سے بھی قائم خان کے توپخانہ اور ہاتھی اور مال کا تقاضا کیا جو لڑائی مین لوٹ لیا تھا اور نذرانے کا روپیہ معلوم نہین کتنا اوس سے لیا گیا۔

سنہ ۱۷۵۰ع

معاملہ ہو چکنے کے بعد بادشاہ دہلی کو روانہ ہوے اور وزیر نے ٹھہر لیا اور بنگش کا ملک ضبط کر لیا مگر فرخ اباد مع بارہ موضع کے جو فرخ سیر کے عہد سے افغان بنگش کے تحت مین بطور حاصل کے تھا وہ قائم خان کی مان کے پاس چھوڑ دیا غرضکہ یہ سب کرکے راجہ نول رائے کو وہان کے بندوبست کے لیے مقرر کر آپ بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا۔

نول رائے نائب صفدر جنگ کا احمد خان بنگش کے ہاتھ سے لڑائی مین مارا جانا

نول رائے نے اپنی طرف سے ہر جگہہ عامل مقرر کرکے شہر قنوج اپنے رہنے کی جگہہ ٹھہرائی اور قائم خان کے اکثر بھائی جو اوس وقت ان سمیت الہ اباد کے قلعے مین قید ہوے اور نول رائے نے افغانون پر ایسا ظلم شروع کیا جسمین فساد کی بنیاد قائم ہوئی قائم خان کی مان نے ایک شخص احمد خان کو جو اوسکے کسی بھائی بندون مین سے تھا اور وزیر کے رفیقون مین تھا پیغام بھیجا کہ افغانی کی آبرو اور تیرے باپ کا نام خاک مین ملگیا اگر کچھہ غیرت ہو تو جو کچھہ تجھسے بن سکے اوسمین قصور مت کر اور اطراف کے افغانون کو بھی اسی طرح غیرت انگیز باتین کہلا بھیجین وہ سب متفق ہوکر اسکے درپے ہوے کہ نول رائے کو جان سے مار کر اپنا ملک اوس سے چھڑا لینا چاہیے نول رائے نے اسباب کی خبر پاکر جتنی فوج کہ اوسکے پاس تھی لیکر قنوج کے باہر نکل ڈیرہ کیا اور وزیر کو اس حال پر اطلاع دی صفدر جنگ نے بادشاہ سے رخصت ہوکر سنہ ۱۱۶۴ ہجری مین شعبان کی بارھوین تاریخ جمعے کے دن انبلی گھاٹ پٹپڑ کی طرف جمنا کے کنارے باغ مین داخل ہوکر ڈیرہ کیا اور نصیر الدین حیدر خان بیٹے سالار کو مع فوج محمد علی خان رسالدار کے اور اسمعیل خان کو مع راجہ دیبی دت کول کے فوجدار اور سردار ان [illegible] نول رائے کی کمک اور مدد کے واسطے مقرر کیا۔ احمد خان افغانون کی بڑی جماعت لے نول رائے کے مقابلے کو آ پہنچا اور اوسے غافل کر [illegible]

سنہ ۱۷۵۱ع

لیے بظاہر صلح اور بھائیون کی رہائی کرنے کے پیغام اوسکے پاس بھیجے آخر نول راے کی کمک کے لیے فوج
آنے سے پیشتر یک بیک بنگش کی ایک طرف سے افغانون کے سوارون نے حملہ کیا اور افغان پیادہ پا لشکر کے پیچھے سے
جہان توپخانہ تھا دغا سے لشکر مین اتر پڑے اور اوسکی غفلت مین پیچھے سے نول راے کے خیمے پر گرکے اوسکا کام
تمام کیا عطاء اللہ خان جو حاجی احمد خان کی بیٹی رابعہ بیگم کا خاوند اور مہابت جنگ کا بھائی تھا نول راے کی مدد
کے لیے دوڑا اور بڑے بڑے نجیب شریف جو نول راے کے رفیق اور وزیر کے ملازم تھے اور اکثر لوگ اودھ کے
قصبات کے جیسا بلگرام وغیرہ اس ہنگامے مین مارے گئے اور توپخانہ اور لشکر افغانون نے لوٹ لیا وزیر
یہ خبر سنتے ہی بہت فکرمند اور مضطرب ہوا۔

صفدر جنگ وزیر کا پادشاہی فوج سمیت بنگش پر چڑھائی کرنا اور شکست کھانا

صفدر جنگ جانتا تھا کہ افغانون کا جمع ہونا اور اونکا اہتمام خوب نہین اس لیے نول راے کے مارے جانے
کی خبر پہونچنے سے پہلے اوسکی مدد کے واسطے پادشاہ سے رخصت ہوا اور نجم الدولہ محمد اسحق خان اور اور امیرون اور
پادشاہی فوج کو جو اوسکی مدد کے لیے مقرر ہوئی تھی اپنے ہمراہ لے دہلی سے تین چار دن مین قریب دو منزل
کے آگے چلا اسی مین نول راے کے مارے جانے کی خبر سنکر قصبہ مارہرہ مین ٹھہر گیا اور اور فوج کے اکٹھے ہونے کے لیے
ٹھکانا دیا غرض کہ ایک مہینے تک مارہرہ کی باغات مین پچاس ہزار سوار سے زیادہ جمع کیے اور وہان سے کوچ کرکے
آگے بڑھا جب دونون لشکر پاس پاس ہوے سنہ ۱۱۶۳ مین بائیسوین شوال کو رات کے وقت سید ہدایت علیخان بہادر
نے صفدر جنگ سے صلاح کی جو کہ محمد شاہ دہلی کی حکومت مین افغانون سے اکثر اونکی لڑائی کے طریقے سے خوب واقف
ہوگیا تھا عرض کی کہ اونکا معمول ہے کہ گھات مین لگے رہتے ہین اور ایکا ایکی نکلکر غل شور مچا فوج پر آن گرتے
ہین اگر ایسے وقت مین پاؤن جمائین تو پھر اون سے کچھ نہین ہوسکتا ہے اور منقلب ہو جاتے ہین اس لیے حضور پاس
سوار فوج کے ہاتھ سے اگر تین چار ہزار فوج پیادہ یا معہ بندوق رکھین کہ جب افغان ہجوم لاوین وہ [illegible] خوب
جم کر بندوق کی باڑ ماریں اسمعیل بیگ خان نے غرور سے کہا کہ اجی صاحب آپ بیٹھے تماشا دیکھیے کل احمد خان
اور اوسکے ساتھیون کو کس طرح کھال کھنچوا کے حضور مین لاتا ہون [illegible]
وزیر فوج کو درست کرکے توپخانے کو آگے رکھ قدم بقدم آگے بڑھا پہر دن چڑھے دونون فوجون کا مقابلہ ہوا توپ
اور تیر کا مینہ برسنے لگا راجہ سورج مل جاٹ اور اسمعیل بیگ خان نے آگے کے افغانون پر حملہ کرکے اونکو [illegible]
تنگ کردیا افغانون سے چھ سات ہزار سوار بڑے بڑے بہادر مارے پڑے اور جو باقی بچے سو بھاگ گئے سورج مل
جاٹ اور اسمعیل بیگ خان بھاگے ہوؤن کا پیچھا کرکے وزیر سے کچھ ایک دور نکل گئے اور وزیر بلا تامل [illegible]
توپ اور خزانہ اور [illegible] سب اسباب [illegible] ہوا کہ وزیر کے [illegible] اسباب آگے بھیجا گیا [illegible] جنگ کا [illegible] آیا

[illegible]

یعنی افغان کہ گھات مین تاک لگائے بیٹھے تھے اور اونھین مین احمد خان بھی تھا ایک بیک ایک طرف سے نمود ہوے
قیصار اکا مگار خان بلوچ فوجدار گرد نواح شاہجہان اباد کہ وزیر کی فوج کے آگے لڑ رہا تھا حریف کے صدمون
کی تاب نہ لا کر بھاگ نکلا کہتے ہین کہ وہ احمد خان سے ملگیا تھا الحاصل مغلی فوج مین شکست سی آنے لگی اور بہتیرون کا
پاؤن اکھڑ گیا سید نور الحسن خان جماعہ دار بلگرامی اور عبد النبی خان اپنے ہمراہیون سمیت کہ اوسوقت تین سو
سوار ہون گے وزیر کے حسب الحکم صفین چیر فوج ہراول کی مدد کے لیے پہونچے لیکن مغلی فوج کا تو پاؤن اوکھڑ
گیا تھا اوسکا وہان پہونچنا مفید نہوا لاچار ہوکے بائین طرف پھرے تو دیکھتے کیا ہین کہ تین ہزار پیادے اور او
پیچھے پیچھے سوار بائین طرف سے بڑھے آتے ہین توپخانہ تو ہراول کی مدد کو گیا تھا اس طرف بہت ہی کم رہگیا تھا جب تک
اس فوج کو کچھ صدمہ پہونچے ہی پہونچے سے پہلے رحمت پاس آگئے تب میر نور الحسن خان اور اونکے بھائیون نے کمانین لین
اور تیر چلانا شروع کیا اور عبد النبی خان کے برقنداز بندوق مارنے لگے افغانون کی ایک جماعت کھیت رہی اور
تھوڑے ایک نے لوٹ پلٹ پھر اپنے تئین سنبھالا اور جرات کی وزیر کی فوج مین کسی کو ثبات و قرار نرہا تھا آخر
نصیر الدین حیدر وزیر کا ساڑھو اور بھیجو بھی زرد کچھ فیلیقون سے افغانون پر گرا اور سات آدمیون کو اپنے ہاتھ
تلوار سے مار کر خاک پر گرایا آخر آپ بھی کام آیا اور نور الحسن کے ہاتھ کے کئی زخم لگے اور میر غلام نبی [illegible]
اور میر عظیم الدین جو بلگرامی سیدون مین سے تھے وہ بھی مارے گئے افغانون نے وزیر کے ہاتھی کو گھیر لیا
یہ نجانا کہ یہ کون ہی اور وزیر کا فیلبان بندوق کی گولی سے مارا گیا وزیر کے گلے پر بھی اوڑتی سی گولی لگی کہ [illegible]
ہو گیا جو ہاتھی کا ہودا پیتل کا جنگی بنا ہوا تھا اوسکی پناہ مین زیادہ زخمون سے محفوظ رہا اور ہودے سے سر بھی
نہ دیکھتا تھا سو وہ بھی بیہوشی کے عالم مین گرنے کے سبب پوشیدہ ہوگیا اور افغانون کی جماعت نے بڑی [illegible]
جرأتین کین غرض کہ جب وزیر کی فوج نے ہمت ہاردی نور الحسن خان اور علی محمد خان جیسے تیسے وزیر کا [illegible]
لاچار ہوکے وزیر سمیت نور الحسن خان اور علی محمد خان اور کئی شخص مغل اور ہندوستانی کہ دو سو سوار سے زیادہ نہونگے
بہت شکستہ خاطر ہوکے میدان سے پھرے سید ہدایت علیخان وزیر کے پھرنے کے بعد کچھ توپخانہ اور حواس باختہ لوگون
کو جہان تہان سے جمع کرکے اپنے ساتھ لایا شام کے وقت وزیر نے مقام مارہرہ مین پہونچکر اپنے زخم کی سینک
اور پٹی کروائی اور صبح کو مارہرے سے کوچ کرکے آگے بڑھے اور اونتیسوین شوال کو جمنا کے کنارے شاہجہان اباد
کے مقابل پہونچا ؁

احمد خان بنگش کا الہ اباد پر لشکر کشی کرنا اور وہان سے شکست کھاکر بھاگنا

احمد خان نے جب وزیر کو شکست دی تب اوسکو [illegible] اور الہ آباد کے لینے کی ہوس ہوئی
اوسواسطے شہاب خان نے اپنے [illegible] الہ آباد کا قلعہ [illegible]

روانہ ہوا یقار اسد خان مرحمت خان کا بیٹا اور عمدۃ الملک امیر خان کا بھتیجا اپنے چچا کے عہد سے اس الہ آباد کے صوبے میں
گذران کرتا تھا اور اوس وقت میں صفدر جنگ کے رفیقوں میں سے تھا آخر اور علی قلی خان نے بنگش کی اطاعت اوٹھانی بہت
عار سمجھی پر وہ لڑائی سے بھی عہدہ برا نہیں ہو سکتے تھے ناچار قلعہ گیری اختیار کی اس عرصے میں راجہ اندر گر گسائیں
فقیروں میں سے تھا اور ان دنوں میں بطور تیرتھ کے پراگ میں ٹھہرا ہوا تھا وزیر کی رفاقت پر کمر باندھ کے اوسکے بدون حکم اور
اطلاع یقار اسد خان اور وزیر کے اور متوسلوں کی مدد کی وہ قلعے کے باہر لڑائی کو مستعد اور طیار رہتا تھا اور دن بھر میں کئی
دفعہ گھوڑوں پر سوار افغانوں کی فوج پر حملہ کرتا تھا اور بہتیروں کو مار کوٹ اپنے مقام پر پھر آتا تھا اسطرح ایک مدت گذر
گئی آخرش احمد خان نے الہ آباد کو جلا کر لوٹ لیا اور ابھی قلعے کے محاصرے سے دست بردار نہوا تھا کہ اسمعین وزیر کے
آنے کی خبر مشہور ہوئی وہ قلعے کا محاصرہ چھوڑ اپنے ملک فرخ آباد کو دوڑا

محمود خان پسر احمد خان بنگش کا صوبہ اودھ و لکھنؤ میں لڑنا اور معز الدین خان کے مقابلے سے شکست کھانا

۱۷۴۹ع

احمد خان کے حسب الحکم اوسکا بیٹا محمود خان صوبہ اودھ و لکھنؤ کے لینے کے ارادے پر سنہ ۱۱۶۲ ہجری میں بلگرام کی طرف
اوترا اور اوسکے ساتھ کے پٹھانوں کے ظلم کے سبب اوس قصبے کے لوگوں سے لڑائی ہوئی آخرش بقیہ شیخوں کے سمجھانے
سے فساد رفع ہوا محمود خان نے بیبا پھاموں میں آکر ایک سردار کو پانچ ہزار آدمیوں سے لکھنؤ میں بھیجا اس سردار نے آ شہر
کے باہر ٹھہر کر شہر کا ایک کوتوال مقرر کر کے بھیجدیا اوس وقت صفدر جنگ کا عملہ شہر میں نہ تھا کوتوال نے شہر میں آکر
زور ظلم کرنا شروع کیا شیخ معز الدین خان بہادر نے اپنے گھر کا زیور بیچ کچھ تھوڑا سا روپیہ جمع کر شہر کے شیخ زادوں کو جمع
کیا اور حکم دیا کہ کوتوال کو مار پیٹ کر نکال دو چنانچہ ویسا ہی ہوا اور ایک مغل کو مغلی کپڑے پہنا اپنے گھر میں بٹھایا اور شہر
کی منادی شہر میں پھیر دی کہ یہ مغل کوتوال وزیر کا بھیجا ہوا ہے پٹھانوں کے سردار نے پانچ ہزار آدمیوں سے شہر کے لوٹنے
کے قصد پر اسمعیل گنج کی طرف جو شہر کے پورب طرف ہے ہنگامہ برپا کیا شیخ زادے قریب دو سو آدمیوں کے ہٹانے کے
لیے گئے اور بہت لڑ بھڑ کر افغانوں کو بھگا دیا اور اونکا توپخانہ اور اسباب چھین لیا محمود خان بیبا پھاموں کے گھاٹ پر
تھا اور چاہتا تھا کہ اس طرف چلے آئیں اوسکے لشکر کے بھاگے ہوئے اوسکو آ ملے اور معز الدین اور شیخ زادوں کی ہمت
کا حال اون سے کہا اس عرصے میں شیخ معز الدین خان بھی ایک فوج بنا کر محمود خان کے لشکر کے قریب آ پہنچا محمود خان
ڈر کر بھاگا معز الدین خان نے فتح پا کر افغانوں کے تمام عاملوں کو اودھ کی سرحد سے نکال دیا اور حکم دیا کہ اس
جماعت کو جہاں پاؤ قتل کرو

صفدر جنگ کا پھر از سر نو فوج آراستہ کرنا اور احمد خان بنگش پر فتح پانا

صفدر جنگ شاہجہان آباد میں [illegible]

اوسکی ماں اور جاوید خان خواجہ سرا اور اور امیر جو صفدر جنگ سے عداوت رکھتے تھے اوسکے مال و اسباب ضبط کرنے کی
فکر میں پڑے جب وہ دہلی میں پہونچا اور امیرون کی حرکتیں سنین تب بادشاہ کی ماں اور جاوید خان سے کہلا بھیجا کہ
میری زندگی اورون پر بار ہی مگر مجھسے بدی کرنا بہت دشوار ہی اون دونون نے عذر خواہی کرکے اوسے راضی کیا
اور صفدر جنگ افغانون سے بدلا لینے کی تدبیر میں ہوا اور ملہار راو اور جی آپا کو کہ یہ دونون مرہٹے کے بڑے سردار
تھے بلایا اور اپنا رفیق کیا اور راجہ سورج مل جاٹ تو پہلے ہی سے اوسکا رفیق تھا غرض کہ پندرہ ہزار روپے روز جاٹ کے
اور پچیس ہزار روپے روز مرہٹے کے ٹھہرے اور نئے سرے سے توپ اور بان اور لڑائی کا سب سامان پہلے سے بھی
زیادہ طیار کیا ۔

سنہ ۱۵۷۱ع

سنہ ۱۱۶۴ ہجری میں جمادی الاولی کے شروع شاہجہان اباد سے روانہ ہوکر اکبر اباد میں پہونچا اور مرہٹے کی فوج
کو کہ بیس ہزار سوار تھے سادل خان افغان پر بھیجا جو احمد خان کی طرف سے کول اور جلیسر کا حاکم تھا فوج نے یکایک
چھاپا مارا سادل خان بھاگا اور بہت سے افغان قید ہوے اور مارے گئے اور مرہٹون کے ہاتھ بہت لوٹ لگی
احمد خان نے یہ خبر سنتے ہی الہ اباد کے قلعے کا محاصرہ چھوڑ فرخ اباد میں پہونچا مرہٹے کی فوج نے جو وزیر کی ہراول
تھی پیچھا دبی کرکے فرخ اباد کو باہر باہر سے لوٹ لیا احمد خان حسین پور میں ایا جو فرخ اباد سے تین کوس پر گنگا کے
کنارے پر ہی اور مورچے لگا کر لڑنے کو طیار ہوا مرہٹون نے مئو اور فرخ اباد خالی پاکر خاطر خواہ لوٹ لیا تب پیچھے
سے وزیر بھی سورج مل جاٹ سمیت آ پہونچا اور احمد خان تین طرف سے گھر کر تنگ ہو گیا وزیر کے حکم سے نور الحسن
بلگرامی نے گنگا کے کنارے پر جمادی الثانی کی دوسری تاریخ ایک بڑا مضبوط پل باندھا صبح ہوتے سعد اللہ خان
علی محمد خان روہیلے کا بیٹا بڑی فوج سے احمد خان کی مدد کے لیے پہونچا وزیر کی فوج گنگا کے پار اوتر گئی احمد خان
مورچون میں ٹھہرنا مناسب سمجھا مگر سعد اللہ خان سے جا ملا دونون طرف سے لڑائی ہونے لگی ایک طرف تو مرہٹون نے
پٹھانون کو بیر کٹ کر دیا دوسری طرف سے جاٹ نے بندوقون کی باڑ سے اونکی کمر توڑ دی آخر احمد خان اور سعد اللہ خان
لڑائی کے میدان سے ہٹے اور قریب بارہ ہزار افغانون کے زخمی اور قتل ہوے اور ہاتھی اور گھوڑے اور خیمے ڈیرے
اور بہت سا اسباب لوٹ میں وزیر کی سپاہ کے ہاتھ لگا وزیر نے افغانون کا پیچھا کیا اور ہمالیہ پہاڑ تک جو کماؤن پہاڑ
کی ایک شاخ ہی بھگایا افغان وہاں جنگل میں گھر گئے اونکے ہزارون آدمی وہان کی آب و ہوا کے ناقص ہونے اور کھانا پینا
نہ ملنے کے سبب مر گئے وزیر کی فوج نے افغانون کی سب حدون کو تباہ کرکے لوٹ لیا ۔ وزیر نے اس جانفشانی کی
عوض مرہٹے کو کول اور جلیسر اور مئو اور فرخ اباد اور قنوج کی حد سے لیکر کوڑا جہان اباد تک عنایت کیا آخر افغانون نے
وزیر کی مرضی کو ہر طرح قبول کرکے اپنی جان کو بچایا اور سولہ لاکھ روپے کی محالین احمد خان اور اوسکے بھائیون اور
اولاد کو مرحمت ہوئی اور علی محمد خان کے بیٹون کی جاگیرین بطور مالگذاری کے تھے اونکی سپرد ہوئین اور بعضے محال بنگش کے وزیر نے

ضبط کر لیے اور کچھ ایک مرہٹون کے سپرد کیے ٭

اون لڑائیون کا ذکر جو نظام الملک کی اولاد مین ملک دکن مین واقع ہوئین

سنہ ۱۷۴۶ع

ناصر جنگ نظام الدولہ بہادر آصف جاہ کا دوسرا بیٹا جو اپنے باپ کے مرنے کے بعد دکن کا حاکم ہوا سنہ ۱۱۶۲ ہجری مین احمد شاہ کی حسب الطلب نربدا تک آیا اور پھر بادشاہ کے منع کرنے اور مظفر جنگ کے فتنہ اوٹھانے سے لوٹا ستر ہزار سوار اور ایک لاکھ پیادے سے مظفر جنگ کی تنبیہ کے واسطے قصد کیا تفصیل اوسکی یہ ہے کہ مظفر جنگ کا اصلی نام ہدایت محی الدین خان ہے اور رشتے مین نظام الملک آصف جاہ کا نواسہ تھا اور اوسکے عہد مین بیجاپور کا صوبہ دار تھا ناصر جنگ کے عہد مین نافرمانی اختیار کر کے چندا کے بہکانے سے جو ارکاٹ کے رئیسون مین سے تھا ارکاٹ کے لینے کے لیے فرانسیس پھلچری کی ایک ٹکڑی فوج ساتھ لیکے انور الدین خان شہامت جنگ گوپا موی پر جو آصف جاہ کے وقت سے ارکاٹ کا ناظم تھا چڑھ گیا سنہ ۱۱۶۲ ہجری مین سولھوین شعبان کو لڑائی ہوئی انور الدین خان خوب لڑا آخر مارا گیا ناصر جنگ یہ خبر سنکر اورنگ آباد سے بندر پھلچری تک کہ فاصلہ ہی مظفر جنگ کی تنبیہ کے لیے آیا سنہ ۱۱۶۳ ہجری مین رمضان کی چھبیسوین کو پھر لڑائی ہوئی اور مظفر جنگ پکڑا گیا ناصر جنگ سات مہینے کے موسم بھر ارکاٹ مین رہا کرناٹک کے افغان ہمت خان وغیرہ جو اس لڑائی مین ناصر جنگ کے ساتھ تھے پھلچری فرانسیسون سے ملکر اوس سے پھر گئے اور سنہ ۱۱۶۴ ہجری مین سترھوین محرم کو چھاپا مارا اور ہمت خان نے کہ ظاہر اپنے تئین دوست بنائے رکھتا تھا اور دل مین ناصر جنگ کی جڑ اکھاڑنے کی فکر مین تھا پاس آکر اپنے ہاتھ سے اوسپر بندوق چلائی کہ اوس سردار کا ایک ہی ضرب مین کام تمام ہو گیا اور اوسکی لاش شاہ برہان الدین غریب کے روضے مین آصف جاہ کی قبر کے پاس دفن ہوئی ٭

سنہ ۱۷۴۷ع

سنہ ۱۷۴۸ع

سنہ ۱۷۴۹ع

جب ناصر جنگ مارا گیا مظفر جنگ کہ اوسکے ساتھ قید تھا دکن مین خود سر ہو گیا اور افغان اور فرانسیسون کے ملکر پھلچری کی تسخیر حیدرآباد کا قصد کیا لیکن اوسی عرصے مین مظفر جنگ اور افغانون مین بگاڑ ہوا مظفر جنگ فرانسیسون کی مدد سے ہمت خان کرناٹکی وغیرہ سے لڑنے کو ملیا ہوکر سترھوین ربیع الاول کو سوار ہوا ہمت خان بھی بہت سی فوج لیکر مقابلے کو آیا قضارا ناصر جنگ کے قاتل سب مارے گئے اور ہمت خان اور اوسکے مددگار اور مظفر جنگ بھی اس لڑائی مین کام آئے اس ہنگامے کے بعد راجہ رگھناتھ داس خود بخود وکیل مطلق بن گیا اور مظفر جنگ نے جن فرانسیسون کو مقرر کیا تھا اونھین نے لاسا دیکر آصف جاہ کے تیسرے بیٹے سید محمد خان صلابت جنگ کو سرداری پر قبول کیا اور آپ فرانسیسون سمیت اوسکا نوکر ہوا ٭

احمد شاہ ابدالی کا چوتھی دفعہ لاہور تک آنا اور جاوید خان کا صفدر جنگ کے ایما سے مارا جانا

سنہ ۱۷۵۲ع

سنہ ۱۱۶۵ ہجری مین احمد شاہ ابدالی چوتھی دفعہ ہندوستان کا قصد کرکے لاہور مین آیا معین الملک اوس سے روک کر لڑا کیا اور کئی دفعہ بڑی سخت لڑائیان کین ابدالی اوسپر غالب نہین ہو سکتا تھا آخر ادینہ بیگ خان اور راجہ کوڑامل دیوان

جو حقیقی دوست اوسکا افغانستان تھا اتفاق پڑا اور راجا نے لڑائی کے میدان مین اپنی جان دی تب معین الملک مغلوب ہو گیا اور
شہر کو پھیر کر مفتی عبد اللہ کے ہاتھ صلح کا پیغام بھیجا احمد ابدالی نے خان جہان کو استقبال کے لیئے بھیجکر معین الملک کو بڑی
عزت اور خاطر سے بلایا اور اوسپر بہت سی مہربانیان فرما کر اور اپنی طرف سے لاہور کا نائب کر کے کابل و قندھار کو کوچ کیا

جن دنون ابدالی لاہور مین لڑتا تھا اوسنے قلندر خان کو اپنا سفیر کر کے احمد شاہ بادشاہ کے پاس شاہجہان آباد مین بھیجا
احمد شاہ اور اوسکے امیرون نے بہت گھبرا کر وزیر الممالک صفدر جنگ کو بڑی منت سماجت سے پے در پے لکھا کہ ہلکر
ملہار اور فوجون کو اپنے ساتھ لیکر بہت جلد حاضر ہو کر احمد شاہ کی مدافعت کرے صفدر جنگ نے ہلکر ملہار کو بہت سا زر
دینے کے وعدے پر اپنے ساتھ لیا اور اوسی ساعت رجب کے مہینے مین شاہجہان آباد کے قریب پہونچا جاوید خان ناظر اور
اور بیوقوف امیرون نے صفدر جنگ کے آنے سے پہلے شاہ ابدالی سے صلح کر لی تھی اور اوسکی خاطر خواہ معاملہ کر کے قلندر خان
ایلچی کو رخصت کر دیا تھا صفدر جنگ اس بات سے بہت آزردہ ہوا اور کہلا بھیجا کہ مین ہلکر کو تمھارے کہنے سے بہت روپیہ
دینا کر کے اپنے ساتھ لایا ہون بھلا اب اسکے تقاضے کا کیا علاج کرون اور کمال غصے سے شہر کے اندر نہ آیا بلکہ شہر سے باہر جمنا
کے کنارے ڈیرا کیا ۔ اس عرصے مین ناصر جنگ کے مارے جانے کے بعد اوسکے بھائی فیروز جنگ نے صوبہ داری دکن کی استدعا کی
بادشاہی امیرون نذرانے کے لیئے راضی نہین ہوتے تھے تب اوسنے موقع پا کر کہا کہ اگر دکن کی صوبہ داری بدون نذرانہ مجھے عنایت ہو
تو مین ہلکر کو تقاضے سے باز رکھونگا بادشاہ اور امیر راضی ہو گئے اور دکن کی صوبہ داری خان فیروز جنگ کے سپرد کی اور
وہ اپنے بیٹے کو امیر الامرائی کا نائب کر کے حضور مین چھوڑ کر ہلکر کو اپنے ساتھ لیکے روانہ ہوا جب فیروز جنگ اور ہلکر دکن کو چلے گئے تب وزیر الممالک
پہلی رمضان کو شاہجہان آباد مین داخل ہوا لیکن جاوید خان کی خود مختاری اور بادشاہ کی ماں سے اوسکی موافقت کے سبب اور اس
باعث سے کہ اونھون نے ابدالی سے صلح کر کے لاہور و ملتان اوسے دیدیا تھا نہایت آزردہ خاطر رہتا تھا اور بادشاہ نے
اپنی ماں کے حکم اور جاوید خان کی ترغیب سے بیان خان نام اپنے خالو قوال کو ہفت ہزاری منصب بلکہ معتمد الدولہ خطاب دیا اور
سرداری کے سامان اور عمدۃ الملک متوفی کی حویلی اوسکو عنایت کی اور وہ امیرون مین داخل ہو کر بڑے بڑے سردارون
کی برابر ہو گیا جو ایسے کام مین بادشاہ کی فضیحت اور امیرون کی سبکی تھی صفدر جنگ دلتنگ ہو گیا اور جاوید خان کی تدبیر مین
لگا ایک دن اوسکو دعوت کے بہانے سے بلا کر مروا ڈالا اور اس بات سے بادشاہ کے دل مین ہول پڑا اور خفیہ انتظام الدولہ
وغیرہ سے ملکر وزیر الممالک کے بگاڑنے کی فکر مین پڑا ۔

خان فیروز جنگ کا اورنگ آباد مین پہونچنا اور مرگ مفاجات سے انتقال کرنا

سنہ مذکور کی بیسوین ذیقعدہ کو خان فیروز جنگ مع ہلکر اورنگ آباد مین داخل ہوا اور سید محمد خان صلابت جنگ سے
کہ حیدر آباد مین تھا مقابلہ کرنے کو چلا ہلکر نے قابو پا کر خان فیروز جنگ سے خاندیس کا سارا ملک طلب کیا فیروز جنگ جو نیا آیا
ہوا تھا اور ناواقف تھا اور صلابت جنگ کے مقابلے اور دکن کے صوبون پر غالب ہونے کا ارادہ پیش رکھتا تھا استدعا

اون ملکون کی سندون پر اپنی مہر کرکے بنگش کے حوالے کی ایسا بڑا ملک ہیجڑے کے ہاتھ مفت لگ گیا اور فیروز جنگ اورنگ آباد مین پہونچنے کے ستر ہوین روز بعد اسی سال ہین مر گیا ✤

خان فیروز جنگ مرحوم کے بیٹے کو امیر الامرائی کا منصب ملنا اور صفدر جنگ کے ساتھ بدی کرنا

فیروز جنگ کے بیٹے کا اصلی نام شہاب الدین ہے مگر عماد الملک غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ اوسکے خطاب ملا اپنے باپ کے مرنے کے بعد اوسنے صفدر جنگ کی خوشامد کی اور اوسنے ترس کھا کر اوسے بادشاہ سے امیر الامرائی دلوائی لیکن یہ شخص وزیر کی مہربانیون کو جلد بھول گیا اور اپنے خالو انتظام الدولہ اور بادشاہ اوسکی مان سے ملکر صفدر جنگ کے بگاڑنے مین مصروف ہوا بادشاہ نے اون کے بہکانے سے صفدر جنگ کو کہلا بھیجا کہ توپخانہ اور غسلخانہ چھوڑ دو اور وزارت کا کام جا بجا جانے دینے کیا کرو صفدر جنگ نے بادشاہ کا مافی الضمیر جانکر دربار کا آنا جانا موقوف کر دیا احمد شاہ نے اوسکی دلجوئی کی اور ایک بار آپ بھی اوسکے گھر واسطے عذر خواہی کے گیا مگر جو یہ باتین سچے دل سے نتھین کچھ فائدہ نہوا آخر سنہ ۱۱۶۶ھ مین رنجش ظاہر ہوئی اور چھ مہینے بعد بہت ساقتنہ و فساد برپا ہوا ✤

سنہ ۱۷۵۰ع

بادشاہ کا صفدر جنگ کے ساتھ دغا کرنا اور صفدر جنگ کا احمد شاہ سے لڑنا اور انتظام الدولہ پسر قمر الدین خان کو وزارت ملنا

صفدر جنگ ہمیشہ اسی فکر مین رہتا تھا کہ کیا تدبیر کرین اور بادشاہ سے لڑنا مناسب نہین جانتا تھا اور دشمنون کی طرف سے اپنی جان کا بھی خوف تھا۔ بادشاہ نے بعض امیرون کی صلاح سے ایک دن پہر ایک رات گئے توپخانے کے نائب کو بلایا جسکو وزیر کی طرف سے قلعے کے بندوبست کا اختیار تھا اور اپنے ہاتھ سے وزیر کے نام ایک شقہ لکھکر اوسکے حوالے کیا اور تاکید کی کہ اس شقے کو جلدی وزیر کے پاس لیجائیو اور زبانی بھی وزیر سے یون یون کہیو وہ بیوقوف رقعہ لیکر قلعے سے باہر آیا بادشاہ نے آدمیون کو حکم دیا کہ قلعے کے پھاٹک بند کر دو اور اب سے یا وزیر کے کسی نوکر کو قلعے کے اندر مت آنے دو اور جو وزیر کے آدمی قلعے کے اندر ہین اونھین بھی نکال دو چنانچہ ویسا ہی ہوا صبح ہوتے ہی قلعے کے برجون پہ وزیر کے مکان کے سامنے توپین لگادین اور لڑائی کی طیاری کر دی وزیر اوس مکان سے اوٹھ آیا اور جو حویلی کہ اوسنے آپ بنوائی تھی اور قلعے سے کچھ دور تھی اوسمین آرہا اور سمجھا کہ بادشاہ سے لڑنے مین بہت بدنامی ہوگی پس اپنے صوبون کو چلے جانے کی بادشاہ سے رخصت مانگی بادشاہ نے منظور نکی آخرش شہر سے نکلکر دو کوس کے فاصلے پر ٹھہرا اور چاہا کہ بغیر لڑے بھڑے اپنے صوبون کو چلا جاؤن مگر مفسدون نے اوسے بودی بودی باتین سمجھا کر لڑنے پر طیار کیا صفدر جنگ نے ایک شخص گمنام کو شاہزادہ ٹھہرا کر بادشاہ بنایا اور اپنے کنبے کو سورج مل جاٹ کے قلعون مین بھیجکر اوسے ہمراہی کے لیے بلایا وہ آکر صفدر جنگ کا مددگار ہوا احمد شاہ نے قمر الدین خان وزیر مرحوم کے بیٹے انتظام الدولہ کو وزیر کیا اور عماد الملک نے وزیر کے ساتھ لڑنا اپنے

۱۷۵۳ع

فتح لیا اور فوج کو ہر طرف سے بلا کر جمع کیا اور ۱۱۶۶ھ میں رجب کے شروع سے چھ مہینے تک لڑائی ٹھنی رہی صفدر جنگ کے
ساتھی بھی بہت مردانگیاں کرتے تھے اور خاص کر راج اندر گر سائین اپنے چند آدمیوں سے پادشاہی توپخانے پر گرتا تھا اور
توپخانے کے عملے کو مار مار کر گرا دیتا تھا آخر ایک دفعہ بندوق کی گولی سے مارا گیا اور ذوالفقار جنگ معز الدولہ امیر الامرا کہ پادشاہ سے
ناخوش تھا حضرت علی کے پنجے سے زیارت کے بہانے آکر صفدر جنگ کے ساتھ مل گیا غازی الدین خان نے منادی پھیری
کہ جو سوار صفدر جنگ کا نوکر یہاں آکر نوکری اختیار کریگا تو اوسکو سو روپے انعام ملینگے اور ساٹھ روپے درماہہ ہوگا اس لالچ سے
بہت سے نوکر تو عماد الملک میں آملے اور پادشاہی نوکر ہوئے اور محمدی جھنڈا کھڑا کر کے نکالا گیا کہ صفدر جنگ رافضی ہے اور
پادشاہ اوس پر جہاد کرتا ہے یہ سنتے ہی ہزاروں آدمی جھنڈے تلے اکٹھے ہو کر جا بجا یار کا دم بھرنے لگے جس کسی کو اپنی اور صفدر جنگ
کا لڑکر جانتے تھے شاہجہان آباد میں لوٹ لیتے تھے اوس طرف سے سورج مل جاٹ نے جب یہ کیفیتیں دیکھیں پرانی دلی کو لوٹ لیا
غرض کہ چھ مہینے بعد دونوں طرف کے لوگ نا خوش ہو کر صلح کے خواہاں ہوئے اور پادشاہ اور امیروں سے تنگ ہو کر صفدر جنگ
کے پاس صلح کا پیغام بھیجا وہ بھی صلح پر راضی ہوا قمر الدین خان کا بیٹا انتظام الدولہ بیچ میں پڑا اور دونوں صوبوں اودھ اور الہ آباد
کے بدستور بحال رہنے پر صلح ہو گئی اور صفدر جنگ ۱۱۶۷ھ کے مہینے میں اپنے صوبوں کو چلا گیا ۞

۱۷۵۴ع

عماد الملک غازی الدین خان کا جاٹ کی مہم پر جانا اور پادشاہ میں اور اوسمیں خلاف پڑنا اور خاندان بابر کی عماد الملک کے ہاتھوں سخت ذلت ہونی

جن دنوں عماد الملک صفدر جنگ سے لڑتا تھا ان دنوں اوسنے ہلکر ملہار کو مالوے سے اور جیا اپا کو ناگپور سے اپنی مدد
کے واسطے بلایا مگر اونکے آنے سے پہلے صلح ہو گئی لیکن سورج مل نے جو صفدر جنگ کی رفاقت کی تھی اس سبب سے خفا ہو کر
عماد الملک ان دونوں سرداروں کو ساتھ لیکر اوس پر چڑھ گیا سورج مل ڈیگ اور کمہیر اور بھرتپور میں قلعہ نشین ہوا عماد الملک نے
اوسکا محاصرہ کیا اور احمد شاہ پاس کہ حضور سے چند توپیں کہ طالب ہیں جو قلعہ شکنی کے لائق ہوں عرضی لکھ بھیجی انتظام الدولہ وزیر نے
کہ عماد الملک کا مخالف تھا اور جانتا تھا کہ وہ سورج مل کے بعد اسی طرح اپنے سب کو اکھاڑ دیگا پادشاہ کو توپوں کے بھیجنے سے منع
کیا عاقبت محمود خان نے کہ عماد الملک کی عرضی لیکر پادشاہ کے پاس گیا تھا بہت سے منصبداروں اور توپخانے کے آدمیوں
کو دم دلاسا دیکر اپنی طرف توڑ لیا اور چاہا کہ انتظام الدولہ کو درمیان سے الگ کرے ایک دن انتظام الدولہ کے گھر جا کر گیر و دار کرنے
لگا مگر کچھ پیش نہ چلی اوسی رات پھپھوند کی طرف بھاگا اور شاہجہان آباد کے گرد نواح جاگیر اور محالوں پر دوڑ کر کے لوٹنے لگا اسی
عرصے میں سورج مل جاٹ نے احمد شاہ اور انتظام الدولہ کو عرضیاں بھیجیں کہ عماد الملک مرہٹے کے اتفاق سے قادر ہو جائیگا تو سلطنت
اور وزارت کا استیصال کریگا بہتر یہ ہے کہ پادشاہ اور انتظام الدولہ سیر و شکار کے بہانے سکندرے کی طرف آویں تاکہ عماد الملک ادھر ہٹے کہ یہ فتنہ
فساد دب جائے پادشاہ کو یہ صلاح پسند آگئی اور خود بیگمات اور وزیر اور توپخانے کے عملے کو ساتھ لیکر نکلے سکندرے سے تین کوس آگے خیمہ
کھڑا کیا عماد الملک نے اس مشورے کی خبر پا کر عاقبت محمود خان کو پادشاہ کے حضور تنہا بھیجا تاکہ اوسے ڈراوے اور تمام کے

وقت بادشاہ پاس گیا اور سمجھایا کہ مرہٹے کے کئی ہزار سوار کہین چھپے ہوے لگے ہین خدا جانے کدھر سے نکل آوین اور اوسی وقت رخصت ہو کر چلا آیا بادشاہ اور وزیر نے کچھ بھی لشکر کی حفاظت نکی ہلکر کا دل بادشاہ کی طرف سے کھٹا ہو گیا تھا اس سبب سے باوجود اسکے کہ اوسکا بیٹا کنبھیر راو جاٹ کی لڑائی مین مارا گیا پھر بھی بادشاہ نے توپین جو بین عماد الملک اور جی آپا نے بغیر کیے اوتر آیا متھرا ہو کر جمنا پار ہو اور جس رات عاقبت محمود بادشاہ کے ڈیرے ہو گیا تھا قریب لشکر کے پہونچکر بان چلانے شروع کیے گمان ہوا کہ عاقبت محمود تو یہین کہین ہے پکڑ کر ہنگامہ برپا کیا ہے اور اسبات کو ایک آسان سا امر سمجھ لیا آخر تحقیق ہوا کہ ہلکر آ پہنچا ہے تب بہت گھبرائے آخر احمد شاہ نے اپنی ماں اور صمصام الدولہ میر آتش اور انتظام الدولہ کو اپنے ساتھ لیا اور عماریون مین بیٹھکر بھاگ گئے اور سارا اسباب اور ناموس مین چھوڑ کر دہلی کی راہ لی جب خبر فاش ہوئی تب چھوٹے بڑے سب جدھر سینگ سمائے ادھر بھاگ نکلے ہلکر کی فوج نے بیدریغ لوٹ کھسوٹ کی کہ تمام لشکر اور سارے اسباب بادشاہی کو قبضہ کیا اور ملکہ زمانیہ فرخ سیر کی بیٹی محمد شاہ کی بیوہ اور اور بیگمات ہلکر کے تحت مین ہوئین لیکن ہلکر نے اونکو بہت حرمت اور تعظیم سے رکھا۔

احمد شاہ بادشاہ کا عماد الملک کی قید مین پڑنا اور عماد الملک کے حکم سے احمد شاہ کی انکھون مین نیل کی سلائی پھیر جانا اور عالمگیر ثانی کا جلوس کرنا اور عماد الملک کا بزور وزارت لینا۔

عماد الملک یہ خبر سنتے ہی محاصرہ چھوڑ کر جھٹ دہلی کو روانہ ہوا اور جی آپا نارنول کو چلا گیا اور اسطرح سورجمل نے محاصرہ سے خلاصی پائی عماد الملک نے ہلکر ملہار کی مدد سے صمصام الدولہ میر آتش اور توپخانہ وغیرہ کے آدمیون سے ملکر انتظام الدولہ کو موقوف کروایا اور آپ وزارت لی اور صمصام الدولہ کو امیر الامرائی دلائی جس دن کہ وزیر ہوا صبح کے وقت خلعت پہنکر دوپہر کو احمد شاہ کو اوسکی ماں سمیت قید کیا اور عز الدین پسر معز الدین جہاندار شاہ کو تخت سلطنت پر بٹھایا اور عالمگیر ثانی اوسکا لقب کیا اور احمد شاہ اور اوسکی ماں کی آنکھون مین سلائی پھیری اور خود سب کامونکا منتظم ہوا۔

صفدر جنگ کا انتقال کرنا اور اوسکے بیٹے شجاع الدولہ کا باپ کی جگہ مسند نشین ہونا۔

(حاشیہ: سنہ ۱۷۵۴ء)

صفدر جنگ اپنے صوبے مین پہونچکر اپنا اقتدار بڑھانے مین مشغول ہوا اسمین اوسکے پاؤن پر ایک پھنسی کا دانہ نکلا اور بڑھتے بڑھتے سنہ ۱۱۶۷ھ مین اوسکی موت کا سبب ہوا اوسکا بیٹا شجاع الدولہ اپنے باپ کی جگہ بیٹھا ایک مدت اسمعیل بیگ خان جو اوسکی سرکار کا بڑا سردار تھا بندوبست کرتا رہا اور باپ کے سردار اور رسالہ دار بدستور بحال رہے جب اسمعیل بیگ بھی مر گیا اور بیگ خان اوسکے گھر کا نائب ہوا شجاع الدولہ اگرچہ عیاش اور بے پروا تھا لیکن اپنے ملک کا بندوبست خوب رکھتا تھا جب سنہ ۱۱۷۰ھ مین عماد الملک کے فساد اوٹھانے سے شاہ ابدالی شاہجہان آباد مین آیا اور عماد الملک اوس سے ملا شجاع الدولہ کے تباہ کرنیکو آیا اتفاق نے جو ڈالی افغانان بنگش کے مقابلے کے واسطے گیا اوس وقت شجاع الدولہ نے خوب بیداری کی اسکا ذکر قریب آگے لکھا جائیگا۔

(حاشیہ: سنہ ۱۷۵۷ء)

کچھ تھوڑا سا لاہور کا احوال اور معین الملک کا دنیا سے رحلت کرنا

سنہ ۱۷۵۱ع

سنہ ۱۱۶۶ ہجری مین محرم کے مہینے قمرالدین خان کا بیٹا معین الملک گیا میر مومن اوسکے بیٹے نے ابدالی سے لاہور کی صوبہ داری پائی لیکن اوسکی کم سالی کے سبب ملکی کام اوسکی ماں کے متعلق ہوئے اور اس سبب سے بے انتظامیاں اور رعیت پر ظلم ہونے لگا رعیت جان سے عاجز ہو گئی پر کوئی پناہ نہ تھی مگر سکھون کے گروہ مین ایک دوسرے کی مدد کرنا اونکے مذہب مین جائز ہے اسواسطے جس کسی پر ظلم ہوتا تھا وہ بال بڑھا کر گروگوبند کے مذہب سے کہتا تھا اور سکھ اوسکی حمایت کرتے تھے اسواسطے سکھون کا نتیجہ بہت رائج ہوا اور اس گروہ کی کثرت ہو گئی اور معین الملک کی عورت کے گھر کمینے اور خواجہ سرا اور غلامون کا بڑا اختیار ہو گیا امیر مومن بھی مر گیا اور اوسکی جگہہ خواجہ موسی حرامی معین الملک کا داماد مقرر ہو گیا ایک مدت بعد خواجہ عبداللہ خان بیٹے عبدالصمد خان کو اختیار ہو گیا اور معین الملک کی بیگم کو قید کرکے اس صوبے کی نیابت شاہ ابدالی سے اپنے نام منگالی تھوڑے دنون بعد خواجہ عبداللہ سپاہ کی تنخواہ دینے سے گھبرا کر بھاگا پھر اس صوبے کی حکومت بیگم ہی کو ملی بعد اسکے خواجہ مرزا جان نے جو معین الملک کے بڑے جمعدارون مین سے تھا بیگم کو قید کیا اور آخر صلح ہو گئی ؎

لاہور مین عماد الملک کی شرارت سے فتنہ برپا ہونا اور رسالہ سین داغ کے سوارون کے ہاتھہ سے اوسکی خفت ہونا اور دہلی کو لوٹنا اور پھر شاہزادہ عالی گہر عالمگیر ثانی کو لیکر نکلنا

عماد الملک کو ایک مدت بعد یہ منظور ہوا کہ خالصے کے محالون کا بندوبست کرے اور ابدالی کے گماشتون سے لاہور اور ملتان چھین لے اور جن دنون کہ صفدر جنگ اور جاٹ سے لڑتا تھا اور اپنی غرض کیلیے شاہجہان آباد کے قریب کے محال رسالہ سین داغ کے سردارون کی تنخواہ مین کر دیے تھے اب انکو تنبیہ کرے اسواسطے عالمگیر ثانی بادشاہ اپنے بٹھائے ہوئے کو اپنے ساتھہ لاکر بادلی مین لشکر ڈالا اور سیداحمد علیخان بہادر کو سرہند اور تھانیسر اور پانی پت کی فوجداری پر پانی پت کو گیا اس عرصے مین رسالہ سین داغ کے سردار کہ عماد الملک کے پاس محالات کے آنے سے داغ ہو رہے تھے اونکو راجہ ناگرمل کے بہکانے سے اپنے وکیلون کو وزیر کے حضور تنخواہ مانگنے کو بھیجا وزیر نے جواب دیا کہ پہلے موجودات دو پیچھے تنخواہ کا روپیا لو اونھون نے خیال کیا کہ یہ کسکی مجال ہے کہ ہماری موجودات مین کچھہ معارضہ کرے قبول کرکے کہا کہ بہتر کیسی کو حکم ہو کہ ہماری موجودات لے عماد الملک نے نجیب خان سے کہا کہ انکی موجودات لو اوس نے قبول کرکے اپنے بیٹے ضابطہ خان سے کہا کہ میدان مین خیمہ کھڑا کرکے موجودات لو وکیلون نے سمجھا کہ اب خیانت کا کچھہ علاج نہو سکیگا کس لیے کہ نجیب خان کئی ہزار کا سردار ہے ہم سے ڈریگا اور خیانتین کھل جائینگی اپنے موکلون کو خبر دی وہ اونھون نے یہی بہتر جانا کہ بلوا کیا جاوے اور بیباک ہو کر اپنے آدمیون کو بلوا کرنے کا حکم دیا اور عماد الملک اوسکے خلوت مین گیا تھا کہ اتنے مین بیس تیس سوار اندر گھس آئے اور فریاد و شور کرنے اور سردارونکی تنگدستی اور افلاس کا حال کہنے لگے تھوڑی دیر بعد کئی آدمی اور آئے اور اونکی ہمزبان ہوئے عماد الملک نے ہرکارے کے لکھنے سے چاہا اور جس طرح بیٹھا تھا اوٹھکر اونھین سمجھانے لگا اس عرصے مین تمام رسالے کے آدمی چلے آتے تھے یہانتک کہ قریب دو سو آدمیون کے جمع ہو گئے اور عماد الملک کو گھیر کے بیباکانہ گفتگو کرنے لگے اور ہجوم کرکے وزیر کو کھینچا کوئی جواہر کا تکمہ لیگیا بدن کے کپڑے بھی دھجی دھجی ہو گئے اور پگڑی سر سے اوتر پڑی غرض کہ اوسے پا پیادہ گلیون کے بیچ کھینچتے کھینچتے اپنے لشکر مین لائے وزیر کی فوج حیران تھی کہ کیا کیجیے بلکہ چند روز اوسکی زندگی اور اقبال کے باقی تھے

اون سردارون نے عذر خواہی کرکے کپڑے پہننے کا التماس کیا عماد الملک نے کہا کیون دیر کرتے ہو اگر مجھے مارنا ہے تو جلدی مارو نہین
تو تم خود مارے جاؤگے اور جو نہین مارتے ہو تو پھر کیا یہ دغا ہی ہے اس درمیان مین بادشاہ کا پیغام پہونچا کہ اگر عماد الملک کو مقید ہمارے حوالے
کردو تو تمھاری تنخواہ اور اسکے سوا کچھ اور بھی دینگے یہ پیغام ترکی زبان مین کہا گیا عماد الملک ترکی سمجھتا تھا اور بھی غصہ ہو کر کہنے لگا کہ جو کرنا ہو جلد کرو
انھون نے عاجزی ظاہر کرکے اوسکی سواری کا ہاتھی منگوا اوسے سوار کیا اور اپنے خیمے مین پہونچا لوگ سلام کو حاضر ہوئے حکم دیا کہ سواری کا ہاتھی لاؤ
فوراً ہاتھی پر سوار ہو کر حکم دیا کہ جہان مین داغ کے سوارون کو پاؤ مار ڈالو اور افغانکے خیمے لوٹ لو نجیب خان کے روہیلون اور نوکرون نے بلوہ کرکر
ساعت بھر مین اونکا نام و نشان باقی نرکھا وزیر بادشاہ سے آزردہ ہو کر شہر کو پھر گیا اور ایک مدت تک سبز گڑہ مین بیٹھ کر فوج و اسباب آراستہ کرنے لگا
او بادشاہ کو معتمدون کے سپرد کرکے شاہزادہ عالی گہر کو اپنے ساتھ لیکر لاہور کے بندوبست کو چلا ٭

دوسری دفعہ عماد الملک کا لاہور کے عزم پر نکلنا اور معین الملک کی زوجہ اور دختر کو دغا سے بلانا

عماد الملک فساد کی نیت سے شاہزادہ عالی گہر اور تمام عملے کو ساتھ لیکر لدھیانے مین پہونچا اور سید جمیل الدین خان کو ایک فوج کا افسر کرکے
بھیجا اور ایک خط اپنی خالو معین الملک کی عورت کو لکھا اور اوسکی لڑکی کو جو اوسے منسوب تھی بلایا وہ اوسکے خیمے مین داخل ہوئی پھر عماد الملک نے
عبید اللہ خان کشمیری کو مع فوج اپنی ساس کے جلد آنے کو بھیجا اونھون نے لاہور مین پہونچکر معین الملک کی عورت کو گرفتار کیا ایکدن بعد لدھیانے
کو روانہ ہوئی عماد الملک نے اپنی ساس کے آنے کے بعد اوسکی بہت عذر خواہی کی اور لاہور کی صوبہ داری پر آدینہ بیگ خان کو کرکے شاہجہان آباد
کو پھرا لیکن معین الملک کی عورت نہایت آزردہ ہو کر رستے مین پکار پکار کہتی تھی کہ یہ حرکت جو میرے ساتھ ہوئی اسکا ثمرہ اچھا نہوگا
دیکھ لینا کہ چھ سات مہینے بعد احمد شاہ درانی آویگا شاہجہان آباد اوجڑ جاویگا تخت سلطنت اولٹ جاویگا بڑے بڑے خاندان دنیا سے جاتے رہینگے
نکلے ہوئے سب مارے پڑے پھرینگے آخر وہی ہوا جو وہ کہتی تھی ٭

احمد شاہ ابدالی کا پانچوین دفعہ ہندوستان مین آنا

احمد شاہ ابدالی کو عماد الملک کی یہ گستاخی بہت ناگوار ہوئی اور فوراً لاہور مین آپہونچا آدینہ بیگ خان بھاگ جاتا رہا اور عماد الملک
بھی جان کے خوف سے گھبرا گیا اپنی عورت کو ساس کے پاس بھیجکر اپنی شفاعت کرائی اور بیگم کو آگے مہربان کیا ابدالی جلد جلد چلکر دلی
سے بیس کوس کے فاصلے پر آپہونچا عماد الملک نے اطاعت ہی کرنی بنی اور استقبال کو جاکر بادشاہ سے ملاقات کی او سپر خفگی ہوئی اور پھر
بیگم کی سفارش اور بادشاہ کے وزیر شاہ ولی خان کی سفارش سے بچ گیا اور وزارت بھی رہی ٭

سنہ ۱۷۵۷ء

سنہ ۱۱۷۰ ہجری مین ساتوین جمادی الاولی کو شاہ ابدالی شاہجہان آباد مین داخل ہوا اور شہر کو لوٹنے لگا قریب ایک مہینے کے شہر مین
رہکر اپنے بیٹے تیمور شاہ کی شادی عالمگیر ثانی کی حقیقی بھتیجی سے کی اور پھر سورج مل جاٹ کی تنبیہ کے واسطے متوجہ ہوا اور جہان خان اپنے
لشکر کے سردار کو جاٹ کے قلعہ لینے پر مقرر کرکے پیچھے سے آپ بھی چلا یہ پانچوین بار ہے کہ احمد شاہ ابدالی ہندوستان مین آیا تھا عماد الملک نے
بادشاہ سے عرض کی کہ تیمور کے شاہزادون مین سے ایک شاہزادہ اور دو ہزار آدمیون کی فوج میرے ساتھ ہو تو لوگونکا اور ملک کے روپیہ اپنے

ملکون سے بہت سا روپیا وصول کرکے لشکر مین داخل کیا اُسی دن بادشاہ نے دو شاہزادے ایک ہدایت بخش عالمگیر ثانی کا بیٹا اور دوسرا مرزا بابا یہ اوسکے داماد کو دہلی سے بلاکر اوسکے ساتھ کیا اور سردارون مین ایک شخص جان باز خان کو بھی عماد الملک کے ہمراہ کیا۔

عماد الملک کا شجاع الدولہ پر چڑھائی کرنا

عماد الملک صفدر جنگ کے خاندان سے بہت دشمنی رکھتا تھا شاہزادون و ابدالی کی فوج کو ساتھ لیکر جمنا پار اوتر فرخ آباد آیا احمد خان بنگش نے استقبال کرکے جو اسباب کہ مناسب تھا شاہزادون کی نذر کیا اور افغانون کو مدد کے لیے ساتھ کیا عماد الملک ان سب کو لیکر اودھ کی طرف روانہ ہوا شجاع الدولہ بھی سامان لیکر لکھنؤ سے نکل سانڈی پالی کے میدان مین آیا اور خفیف سی لڑائی کے بعد پانچ لاکھ روپیے پر معاملہ ہوگیا سنہ ۱۱۷۰ ہجری مین شوال کی ساتوین تاریخ کو عماد الملک مع شاہزادون کے فرخ آباد کو گیا اور ابدالی کہ جاٹ سے لڑنے گیا تھا اوسکے انجام کا منتظر بیٹھا ابدالی نے جاٹ کے قلعہ بلم گڑھ کو تین دن مین لے لیا اپنے قلعے کے [illegible] کو مار ڈالا وہان سے خان جہان کو فوج کا ہراول کرکے متھرا کے قتل کا حکم دیا اوسنے متھرا مین آکر قتل کیا۔ احمد شاہ ابدالی اکبرآباد مین آیا میرزا سیف بیگ بادشاہی قلعہ دار نے توپین بار کسی کو قلعے کے گرد دیکھنے نہ دیا شاہ ابدالی نے جاٹ کے قلعے لینے کی تدبیر کی لیکن اس عرصے مین لشکر مین مری پڑی ابدالی کو ٹھہرنے کی طاقت نہوئی گھبرا کر جاٹ کے قلعون کی تسخیر چھوڑ ولایت کو چلا جب شاہجہان آباد کے متصل پہنچا عالمگیر ثانی نجیب الدولہ کو ساتھ لے مقصود آباد کے تالاب پر آیا اور ابدالی کی ملاقات کرکے عماد الملک کا شکوہ کیا ابدالی نے نجیب الدولہ کو ہندوستان کا امیر الامرا کرکے عالمگیر ثانی کے باب مین سفارش کی اور محمد شاہ کی بیٹی سے شادی کرکے اور صاحبہ محل بیگم محمد شاہ کو اور ملکہ زمانیہ کو بطور سفر کے اپنے ساتھ لیکر اپنے ملک کو لوٹ گیا۔

عماد الملک اور احمد خان بنگش کا امور سلطنت مین تسلط پانا

عماد الملک نے فرخ آباد مین ابدالی کے قندھار کو روانہ ہونے کی خبر سنی اوسی وقت نجیب الدولہ کی بجائے احمد خان بنگش کو امیر الامرا کیا اور شاہجہان آباد کو چلا اور رگھناتھ راو و ملہار راو مرہٹے کو بلایا اور باتفاق ان سب کے دہلی کا محاصرہ کیا عالمگیر ثانی اور نجیب الدولہ قلعہ نشین ہوکر پینتالیس دن تک توپ اور بندوقے اور بان سے لڑا کیے آخر صلح ہوگئی نجیب الدولہ بحرمت اور مال قلعے سے نکل اپنے ملک کو چلا گیا اور عماد الملک و احمد خان بنگش سلطنت کے کامون کے منتظم ہوے۔

شاہزادہ عالی گہر کا حضور سے نکلنا

عالمگیر ثانی اور نجیب الدولہ نے عماد الملک و بنگش کے لڑنے سے پہلے شاہزادہ عالی گہر کو جو بادشاہ کا بڑا بیٹا اور ولی عہد تھا اسی [illegible] ولی عہدی کی بیعت کیا اور کہا تم ملک کے وارث ہو جہان تک ہوسکے اپنا عمل کرو اور جب عماد الملک بد ارادے سے دہلی کا قصد کیسے اور [illegible] کے واسطے ہمارے پاس آیا تو شاہزادہ عالی مقام [illegible] مین ٹھہر کر فوج کشی کرنے لگا اور شہر کے [illegible] [illegible] علیجان جو سیف الدین خان مقتول کا بیٹا امیر الامرا حسین [illegible] دونون [illegible] ساتھ [illegible] عماد الملک [illegible] اور بادشاہ کو اپنے قابو مین لیا

اور نجیب الدولہ کو حضور سے نکال دیا تب اوسنے بادشاہ کو شاہزادے کے بلانے کے واسطے کہا بادشاہ نے بخوشی ناخوشی شاہزادے کی
طلب میں شقے بھیجے عماد الملک نے سیف الدین محمد خان کو دس ہزار سوار سے شاہزادے کے لانے کو بھیجا شاہزادہ بیدلی سے کہ باپ
کی طرف جاتے تھے میں اٹھل راو نے شاہزادے کے پاس آ کر اوسے باپ کے پاس جانے سے منع کیا اور کہا کہ تم اطراف محال لے لو اور میں
تمہاری رفاقت کرونگا شاہزادہ یہ غنیمت جانکر اوسکے ساتھ جمنا کے پار ہوا اور کئی محالون کو لے لیا عماد الملک نے اٹھل راو کو
کچھ لالچ دیکر شاہزادے سے پھیر دیا تب شاہزادہ لاچار ہو کر پھر شاہجہان آباد کو چلا ہر چند عماد الملک نے چاہا کہ وہ قلعے میں نہ آنے پاوے اور اوسنے
ٹھانا اور علیمردان خان کی حویلی میں اوترا اور بعضے معتمدون کو تو شہر میں رکھا اور باقی کو اپنی جاگیرون میں بھیجدیا پندرہ سولہ دن کے بعد
عماد الملک نے شاہزادے کو غافل پایا اور نظام الدین کی زیارت کو جانا مشہور کیا اور اس بہانے سے دس بارہ ہزار سوار جمع کر
حکم دیا کہ علیمردان خان کی حویلی کو گھیر لیں اور شاہزادے کو قید کرین جب فوج نے چارون طرف سے گھیرا کیا کے دیوارون کو توڑ ڈالا
اور ٹکڑون پر چڑھے اور بندوقبازی کرنے لگے اور بہت ایک شاہزادے کے رفیق مارے گئے شاہزادے نے باتفاق سید جعفر
اور عظیم علیخان کے بہت جوانمردی کی اور دریا کی طرف کی دیوار توڑ کر باہر نکلا اور تھوڑی جماعت سے دشمنون سے لڑ کر بہت کو مار کر دریا کا
رستہ لیا دشمن اکٹھے ہو کر آئے تھے تب شاہزادہ دس بیس آدمیون سے شیر کی مانند اون پر گر کے اونھین بھگا دیتا تھا اسی طرح ملتے
اٹھل راو مرہٹے کے لشکر تک پہنچا جو جمنا کے کنارے پر لشکر لیے پڑا تھا اٹھل راو نے اوسکا استقبال کیا اور جلدی خیمے کھڑے کروا کر زخمی اور
بےخبر زخمی رفیقون نے بہت کہا نکلتے وقت عین سے یہ ہجوم کر کے یہ صلاح ٹھہرائی کہ یا تو پکڑا جاوے یا مارا جاوے اوس وقت سید عظیم علیخان
نے بہت جوانمردی کر کے شاہزادے سے کہا کہ بہتر ہے کہ تم یہان سے چلے جاو جب تک تم نکل جاوگے میں دشمنون کو روک سکتا ہون
شاہزادہ اوسکے کہنے سے چلا گیا اور وہ سید دشمنون کو روک کر مقابلے پر قائم رہا آخر مارا گیا غرض شاہزادہ گنج پورے ہو کر سہارنپور میں نجیب الدولہ
کے پاس گیا نجیب الدولہ نے شاہزادے کو آٹھ مہینے اپنے پاس رکھا جن دنون بنگالے میں بہت سا فساد ہو رہا تھا اور میر جعفر خان
انگریزون کی مدد سے وہان غالب ہوا تھا اوسنے شاہزادے کو بنگالے کی فتح کی صلاح دیکر بمقدور اپنے کچھ فوج اور خرچ راہ دیکر رخصت
کیا شاہزادہ فرخ آباد اور بریلی ہوتا ہوا صوبہ اودھ کو جاتے تھے میں سعد اللہ خان علی محمد خان کے بیٹے نے اپنے مقدور کے موافق اوسکی ضیافت
کین تب لکھنو سے ساتھ کوس ادھر طرف قصبہ مہوہان میں پہنچا سنہ ۱۱۷۳ ہجری میں جمادی الاولی کی نوین کو شجاع الدولہ لکھنو کے
ناظم نے اوسکا استقبال کر کے ملاقات کی اور ایک سو ایک اشرفی نذر گذرانی اور علاوہ اوسکے لاکھ روپیے نقد اور دو ہاتھی مع عماری سامان
اور نالکی اور سات گھوڑے اور جواہر کی ایک کشتی اور کپڑا اور ہتھیار اور خیمے اور برتن اور باربرداری کے دس چھکڑے بطور پیشکش کے شاہزادے
کی نذر گذرانین شاہزادہ شجاع الدولہ سے پانچ چھ گھڑی ہم کلام رہا اور پگڑی اور سرپیچ اور شاہی سواری کی پالکی کہ خس کی بنی ہوئی تھی
عنایت کر کے رخصت کیا اور آپ الہ آباد کو روانہ ہوا

۹۰
۱۷۵۵ع

نجیب الدولہ اور مرہٹے اور شجاع الدولہ کے درمیان عماد الملک کی فتنہ انگیزی سے
جھگڑے اور فساد ہونا

عماد الملک نجیب الدولہ سے عداوت دلی رکھتا تھا اور اسی واسطے نجیب الدولہ کو امیر الامرائی کی خدمت سے موقوف کروا کر احمد خان
بنگش کو اوسکی جگہہ کیا تھا اور اوسکا یہ ارادہ تھا کہ آپ تو بدنام نہو لیکن مرہٹوں سے اوسے تباہ کرادے اور شجاع الدولہ کے ساتھہ بھی اپنے
عداوت رکھتا تھا چنانچہ سنہ ۱۱۷۱ کے محرم کے مہینے مین دتا سیندیہ جنکوجی کا چچا دکن سے ہند مین آکر ملک انتربید جو مرہٹوں کے پاس
تھا اوسکے بندوبست مین ہا ۱۱۷۳ کے شروع مین روہیلے اور شجاع الدولہ کے ملکون کے لینے کا ارادہ کیا اور چاہا کہ پہلے روہیلوں کا
ملک لے لے اور پھر اودھ کے صوبے کو بھی فتح کرے عماد الملک نے دتا کو اس فساد کے اوٹھانے کے لیے اور بھی بہکایا اسواسطے وہ جمنا
پار ہو پہلے نجیب الدولہ پر چڑھ گیا نجیب الدولہ کو میدان مین لڑنے کی تاب نہوئی ناچار سکرتال مین مورچے لگا برسات کے چار مہینے توپ اور بان
اور تیر اور تلوار کی لڑائی لڑا کیا آخر اوسنے اور سعد اللہ خان اور حافظ رحمت خان اور دوندے خان نے ملکر شجاع الدولہ کو اپنا احوال و نجیب الدولہ
کا سکرتال مین محصور ہونا اس طرح لکھا کہ مرہٹہ انتربید تک آ پہونچا ہی اور اس ملک کے لینے کا ارادہ رکھتا ہی اور ابھی گنگا چڑھی ہی اور وہ جلدی
ہی گنگا کے پار ہو ہمارے ملکون کو لے لیگا اور پھر تمہارے ملکون کو بھی لینے کی طمع کریگا بہتر ہی کہ اوسکا ابھی سے تدارک کرو شجاع الدولہ
عین برسات مین لکھنو سے نکل شاہجہان آباد مین کئی مہینے ٹھہرا اسواسطے کہ گنگا کے چڑھاؤ سے سکرتال مین جہان نجیب الدولہ لڑ رہا تھا پہونچنا
بہت دشوار تھا ندیون کے اوترتے ہی دتا مرہٹے نے اپنے سردارون مین سے ایک شخص گوبند پنڈت کو بیس ہزار سوار اور پیادے دیکے بھیجا کہ گنگا
سے پار اوتر کے روہیلوں کے ملک مین فساد اوٹھاوے پنڈت نے چاندپور نگینے کے اوس طرف کے پرگنون سے لیکر مرادآباد کے اطراف تک
بیرو سے گاؤن کو جلا دیا اور سعد اللہ خان و حافظ رحمت خان اور دوندے خان کہ نجیب الدولہ کی مدد کیا چاہتے تھے اونپر دوڑنے کا ارادہ
کیا ان سب کو لڑنے کی تاب نہوئی آخر کماؤن پہاڑ کے تلے جا چھپے شجاع الدولہ یہ خبر سنتے ہی ۱۱۷۳ ہجری ربیع الاول کے شروع دھاوا
مار کر چاندپور مین سکرتال کے متصل جہان نجیب الدولہ ٹھہرا ہوا تھا پہونچا گوبند پنڈت نے نجیب الدولہ کا ناک مین دم کر رکھا تھا اور اوسکو
اپنی رہائی کی آس نہین تھی اتنے مین شجاع الدولہ موضع بلاوہ کے اطراف مین اوترا اور انوپگیر گسائین و امراؤ گیر گسائین و مرزا نجف خان کو پانچہزار
سوار اور میر باقر کو چار ہزار مغلی دیکر مرہٹے کا مقابلہ کرنے کے واسطے بھیجا اور ان سردارون نے گوبند پنڈت کو شکست دی شجاع الدولہ
پر فتح پاکر سرفراز ہوا اور یہ حال سنکر افغان بھی کماؤن کے جنگل سے نکل شجاع الدولہ مین آملے اور نجیب الدولہ کو اس محاصرے سے نکالا اور اگرچہ
مرہٹے پر غالب ہو کر اونسے شکست دی تھی پھر بھی دتا اور جنکو سے صلح ہی کرنا مناسب وقت سمجھا اور جو کہ ان دنون مین شاہ درانی کے
آنے کی خبر گرم تھی دتا سیندیہ اور جنکو نے بھی صلح کو غنیمت جان تحمل قرار کر ابدالی کا رستہ روکنے کو لاہور کی طرف روانہ ہوا اور شجاع الدولہ
بھی لوٹ کر لکھنو مین داخل ہوا۔

شاہجہان آباد کی سانحہ کا ذکر اور عالمگیر ثانی بادشاہ کا مقتول ہونا اور عماد الملک کی روسیاہی

جبکہ دتا سیندیہ اور جنکو عماد الملک کے کہنے سے نجیب الدولہ کو سکرتال مین گھیرے ہوئے تھے اونھون نے عماد الملک کو بھی اپنی مدد
کے واسطے بلایا وہ عالمگیر ثانی سے دل مین گرہ رکھتا تھا اور اوسکو مع اپنے خالو انتظام الدولہ کے اپنا بدخواہ جانتا تھا اسواسطے انتظام الدولہ کو
پہلے بلا کر اسے مار ڈالا اور تین روز بعد مہدی علیخان کشمیری کو سکھا کر بادشاہ کے پاس بھیجا اوسنے آکر فریب سے بادشاہ سے عرض کی کہ

سنہ ۱۷۵۵ع
سنہ ۱۷۵۶ع
سنہ ۱۷۶۰ع

ایک بہت کامل فیروز شاہ کے کوٹلے مین آیا ہی اور زیارت کے قابل ہی وہ بیوقوف اوسکے فریب مین آگیا تنہا فقیر کی ملاقات کو گیا جب اوس جگہہ پہنچا ایک حجرے مین فقیر کی جگہہ کئی شخصون کو اوسکے مارنے کے لیے بٹھا رکھا تھا اندر جاتے ہی اوسے چھریون سے مار ڈالا اور لاش کو دریا کی طرف پھینک دیا اور محی السنہ نام کام بخش کے بیٹے اورنگزیب کے پوتے کو تخت پر بٹھا کر شاہجہان لقب کرکے اوس کشمیری کو اوس بادشاہ کی نگاہبانی کے لیے چھوڑ کر عماد الملک آپ مرہٹے کی مدد کو گیا۔ جب نجیب الدولہ سے اور مرہٹے سے صلح ہو گئی اور احمد شاہ ابدالی کی آمد آمد مشہور ہوئی دتا لاہور کی طرف اپنے سردارون کی مدد کو گیا اور عماد الملک نے اپنی جان کے خوف سے سورج مل جاٹ کے پاس جا اوسکے قلعے مین پناہ لی اور اوسکا منتظر رہا کہ دیکھئے مرہٹے اور ابدالی مین کیا بنتی ہے۔

مرہٹے کا تیمور شاہ پسر احمد شاہ ابدالی پر لاہور مین چڑھائی کرنا اور تیمور شاہ کا جہان خان کے ساتھ کابل کو بھاگ جانا اور مرہٹے کا لاہور و ملتان مین مسلط ہونا اور پھر احمد شاہ ابدالی کے آنے کا سامان مہیا ہونا۔

سنہ ۱۷۵۸ع

سنہ ۱۱۷۱ ہجری مین جیسا اوپر بیان ہو چکا ہی احمد شاہ ابدالی دہلی کو لوٹ اپنے بیٹے تیمور شاہ کو جہان خان سمیت لاہور مین چھوڑ گیا تھا جہان خان نے دوابے کی حکومت پہلے آدینہ بیگ خان کو دی اور پھر مراد خان کو آدینہ بیگ خان نے سکھون کو بہکا کر مراد خان پر چڑھا دیا مراد خان بھاگ کر جہان خان کے پاس گیا سکھون نے دوابے کے تمام پرگنون کو خوب سا لوٹا اس عرصے مین رگھناتھ راو اور شمشیر بہادر باجی راو کے بیٹے اور پیشوا کے بھائی کو مع ہلکر وغیرہ مرہٹون کے آدینہ بیگ خان نے لاہور کی طرف اپنی مدد کے واسطے بلایا وہ لاہور مین ہو پہنچے جہان خان کی فوج سے لڑنے طیار ہوئے جہان خان لڑنا مناسب نسمجھا بلکہ تیمور شاہ سمیت کابل کو چلا گیا اور مرہٹون کا عمل ملتان اور غازی خان کے ڈیرے تک ہو گیا۔

جب برسات کا موسم آگیا مرہٹے نے لاہور کو آدینہ بیگ خان کے حوالے کیا اس قرار سے کہ پچھتر لاکھ روپیہ سال بسال دیا کرے اور آپ شاہجہان آباد کو لوٹ آئے رگھناتھ راو اور شمشیر بہادر تو کئی دن ٹھہر کر دکن کو روانہ ہوئے اور جنکوجی اجمیر کے راجون کا ملک لینے کو دہلی ہی مین رہا قضارا آدینہ بیگ خان مر گیا جنکوجی نے سابا نام ایک مرہٹے کو لاہور کا صوبہ دار کرکے رخصت کیا اوسنے لاہور مین کر اٹک تک لے لیا۔ نجیب الدولہ اور ہندوستان کے راجون نے مرہٹے اور عماد الملک سے جان سے تنگ ہوکر احمد شاہ ابدالی کو عرضیان لکھین اور اوسکے ہندوستان مین آنے کی استدعا کی اوسنے قندھار سے ہندوستان کا قصد کیا۔

احمد شاہ ابدالی کا چھٹی بار لاہور و شاہجہان آباد مین آنا اور مرہٹون سے لڑنا۔

سنہ ۱۷۵۹ع

سنہ ۱۱۷۳ ہجری کے شروع مین احمد شاہ ابدالی اٹک دریا سے پار ہوا اور سابا کی فوج سے ایک خفیف سی لڑائی ہوئی اور سابا فوج سمیت دہلی کو چلا گیا احمد شاہ ابدالی جموں کے راجا سے کچھ نذرانہ لے شاہجہان آباد کو متوجہ ہوا اور جمنا اوتر سہارنپور مین آیا اور وہان سعد اللہ خان اور نجیب الدولہ اور احمد خان بنگش اور حافظ رحمت خان اور دوندے خان ملاقات کو آئے احمد شاہ ابدالی نے پھر جمنا اوتر کر اپنی فوج کو تعاقب لڑنے کا حکم دیا۔ دتا بھی سب فوج سے گھوڑون سے پیادہ ہو خوب ہی جھگڑا اور آخر سنہ ۱۱۷۳ ہجری مین اپنی فوج سمیت مارا گیا۔

سنہ ۱۷۶۱ع

احمد شاہ ابدالی دتا کے مارے جانیکے بعد جنکو کے پیچھے پڑا اور فتح ہوتے ہی اوسی دن پیچھے پیچھے پندرہ کوس تک بلکہ

سرائے متصل اوتر آ اور نارنول تک تمام جلا ہی گیا اوس وقت افغان اپنے محال سے ابدالی کے لشکر کے واسطے خزانہ اور رسد لیے جاتے تھے ہلکر بڑا اوس قافلے پر دوڑا افغان بے خبر یا کہتے کہ لقدوخزانہ و غلہ گنگا کے اوس طرف لے گئے اور چھوڑ گیا اوسے ہلکر نے لوٹ لیا شاہ ابدالی نے یہ خبر سنکر شاہ پسند خان اور قلندر خان کو پندرہ ہزار سوار سے ہلکر کی تنبیہ کے واسطے مقرر کیا وہ ایک رات میں تیس کوس چلکر نارنول سے دہلی میں آئے اور دن بھر ٹھہرکر آدھی رات کو جمنا پار ہوے صبح سکندرے میں پہونچ یک بیک ہلکر پر آ ٹوٹے ہلکر گھبرا گیا تین سو آدمیوں سمیت بے زین گھوڑوں پر سوار ہو بھاگا باقی اوسکے سردار و سپاہ مقتول و غرق ہوے اور اونکا اسباب ابدالیوں نے لوٹ لیا پیچھے سے ابدالی بھی ہر نول سے شاہجہان اباد میں آیا جو برسات سر پر آگئی تھی اور شاہجہان اباد کی طرف لوٹ اور مار سے ویران ہو رہی تھیں اسواسطے دہلی کی شرقی جانب بیس کوس پرے سکندرے کے اطراف میں انترپید میں جہان پٹھانوں کے اکثر شہر تھے چھاونی مقرر کی اور نجیب الدولہ کو بھیجا کہ شجاع الدولہ کو اوسکی رفاقت پر راضی کرکے لاوے وہ اوسکے لانے کو نجیب الدولہ قنوج میں آیا اور شجاع الدولہ نے قول و قرار کے مستحکم کرکے بعد نجیب الدولہ سے ملاقات کی اور مرزا امانی اپنے بیٹے کو جو صوبہ کا نائب اور راجہ بینی بہادر کو ملک آرائی کے کام پر مختار کرکے آپ دس ہزار سوار سے نجیب الدولہ کو ساتھ لیے ہوے بتاریخ ۱۸ ذیقعدہ سنہ ۱۱۷۳ھ کے لشکر کو روانہ ہوا اور اسی سال میں قریب جہد کی چوتھی تاریخ شاہ ولی خان جو ابدالی کا بڑا وزیر شجاع الدولہ کے استقبال کو ہمراہ ہوکر اوسے بادشاہ کے حضور لے گیا شاہ ابدالی نے اوسپر بہت مہربانیاں کین شجاع الدولہ نے استدعا کی کہ بادشاہی لشکر میں میری بھی نوبت بجا کرے پہلے تو احمد شاہ نے کہا کہ نہیں یہ خلاف ضابطہ ہے جب اوسنے یہ جواب دیا کہ میری نوبت ہند کے بادشاہ کی بخشی ہوئی ہے کچھ آپ کی نہیں اور نہ میں تمہارا نوکر ہوں تب بادشاہ نے قبول کرکے اجازت دی چنانچہ نوبت بادشاہی کے بعد شجاع الدولہ کے نقارخانے میں نوبت بجتی تھی جب دتا کے قتل ہونے اور اوسکی فوج اور ہلکر کی فوج کی تباہی کی خبر دکھن میں پہونچی سداشیو راو عرف بھاؤ بالاجی راو کا چچا زاد بھائی نامی سردارون اور فوج جرار اور انگریزی توپخانے سمیت جان کا ر دمی اور یک سردار بسواس راو بالاجی راو کے بیٹے کو فوج کا سردار کرکے اس ارادے سے دکھن سے ہندوستان کو چلا کہ ابدالی کی بدلا لیکر اور بابری خاندان کو تباہ کرکے بسواس راو کو تخت سلطنت پر بٹھا دے ؛

سداشیو راو عرف بھاؤ کا سلطنت کے ارادے پر شاہجہان اباد میں آنا اور شاہ ابدالی سے دکھن کی بھاری فوج کا مغلوب ہونا

جب سداشیو راو عرف بھاؤ بڑے کروفر سے اکبراباد میں داخل ہوا راجہ سورجمل جاٹ ہلکر ملہار کے ذریعے سے بھاؤ کی ملاقات کو آیا اور بھاؤ خود بھی کوس بھر تک اوسکے استقبال کو گیا اور عماد الملک بھی متہرا کے اطراف میں آکر بھاؤ سے ملا بھاؤ نے پہلے شاہجہان اباد کا لینا اپنے دل میں ٹھان لیا آگے بڑھا اور سنہ ۱۱۷۴ھ ہجری میں شاہجہان اباد میں داخل ہوا اور سعد اللہ خان کی حویلی کے متصل ٹھہرا یعقوب علی خان احمد شاہ ابدالی کا وزیر کہ شاہ ولی خان کا بھائی تھا اور اوس وقت بادشاہ کی طرف سے شاہجہان اباد کا قلعہ دار تھا تھوڑی سی فوج سے اوسکی مدافعت کو مستعد ہوا مرہٹوں کی فوج نے حملہ کرکے ... اور خضری دروازے پر ہجوم کیا اور دہلی دروازے کی طرف

سنہ ۱۷۵۹ع

سنہ ۱۷۶۰ع

فوج نے جب اسے اوٹھایا قلعے سے چند نفر مغلیہ اور ابدالی بندوق اندازی کر رہے تھے جنکو کی فوج جمنا کے دیوار خاص کے نیچے قلعے کی فصیل کے متصل کھڑی ہوئی اور اوسکے مقابل طرف سے بندوقون کی آواز آ رہی تھی اور سلیم گڑہ سے جو توپ کہ چلا رہے تھے اوسکا گولہ آسمانی جاتا تھا اس عرصے مین ہلکر اور جنکو نے خضری دروازے کے توڑنے کی بہت سی سعی کی چونکہ دروازہ پیتل کے تختون اور لوہے کی کیلون اور سلاخون سے خوب جڑا ہوا تھا کچھ اونکی پیش نگئی کہ اسمین اپٹیل راو پانسو آدمی سے اوا ونکے پیچھے ہلکر اور جنکو کے نوکر اسد برج کی طرف سے قلعے کی فصیل پر چڑھ آئے اور بادشاہی محل تک لوٹ کر جو اونکے ہاتھ لگتا تھا قلعے کے تلے ڈالتے تھے اوس لوٹ مین ایسے لگ گئے کہ اونھین قلعے کے دروازے کھولنے کی ذرا بھی نہ سوجھی اتفاقاً وہان بعض مغل اور ابدالی نے سلیم گڑہ کی طرف آ بندوقین بار بار مرہٹون کے دس بارہ آدمیون کو ہلاک کیا اور مرہٹے مارے ڈر کے قلعے کی فصیل سے زمین پر آ پڑے اور بے لوٹے قلعے کو ہاتھ سے کھو دیا مرہٹون کے سردار نے سعادت خان کی حویلی مین جمع ہو مورچے لگائے اور سورج مل و عماد الملک جس وقت دیکھکر بھاو کے رفیق ہوئے تھے نفط و دور سے تماشا ہی دیکھا کیے اور مرہٹے نے قلعے کے محاصرے مین بہت سی سعی کی ابراہیم کاردی قلعے کے تلے ریتے مین تین توپین لگا کر بنگلہ اسد برج اور مثمن برج پر اولے کی طرح گولے برسا رہا تھا اگرچہ دیوان خاص اور رنگ محل اور موتی محل اور شاہ برج کی عمارتین بہت ٹوٹ پھوٹ گئین پر قلعے کو ہوا بھی نہ لگی اسی طرح معرکہ روز گرم رہتا تھا اور بندوق کی بارش جاری تھی یہ قصہ مختصر یعقوب علی خان قلعے سے نکلکر علی مردان خان کی حویلی مین اوترا اور جمنا پار ہو کر احمد شاہ ابدالی سے جا ملا۔

۱۷۵۹ء

سنہ ۱۱۷۳ ہجری مین ذیقعدہ کی نوین تاریخ کو بھاو کے ہاتھ قلعہ لگا اور بادشاہی حرم سرا کے سارے کارخانے مرہٹے کے اختیار مین آئے بھاو نے شاہجہان آباد کی قلعہ داری ناروشنکر برہمن کے سپرد کرکے اپنی طرف سے کچھ جماعت قلعے کی حفاظت کے واسطے مقرر کی اس جماعت کا سورج مل جاٹ نے یہ طور دیکھکر اور انکا انجام بد جانکر مرہٹے سے بدون کہے سنے شاہجہان آباد سے اوٹھکر بلم گڑہ کو چلا گیا بھاو نے پست ہمتی سے دیوان خاص بادشاہی کی چھت مین جو بینا کاری کی چاندی لگی تھی کھدوا کر اور قدم شریف اور نظام الدین اولیا کے مقبرے اور محمد شاہ کے مرقد کے جو سونے کے کلس وغیرہ سامان تھے اونھین منگوا کر سکہ کروا لئے آخر بھاو گھاس دانے سے تنگ ہو کر برسات کے اخیر شاہجہان آباد سے کوچ کرنے کا ارادہ کرکے سنہ ۱۱۷۴ مین عالی گہر شاہ ثانی کو سلطنت سے موقوف

۱۷۶۰ء

کر قید کر لیا اور مرزا جوان بخت کو کہ اوسکا باپ بنگالے اور عظیم آباد کی اطراف مین لڑائی مین مصروف تھا شاہجہان آباد مین تخت سلطنت پر بٹھایا اور شجاع الدولہ کو غائبانہ وزیر مقرر کیا اس ارادے پر کہ شجاع الدولہ سے شاہ ابدالی بدگمان ہو اور اونکا جتھا بگڑ جائے اور ناروشنکر کو شاہجہان آباد کے قلعے مین چھوڑ کر آپ سب فوج لیکر کنجپورہ کی طرف کوچ کیا جہان عبد الصمد خان ابدالی اور قطب خان رہیلہ رہتے تھے اور رسد غلہ جمنا پار سے بادشاہ کے لشکر مین پہونچاتے تھے ساتوین ربیع الاول کو اوسی سال بھاو نے کنجپورہ مین پہونچکر قلعے کو محاصرہ کیا اور ابراہیم خان کاردی کی ضرب سے توپین لگا کر قلعہ لے لیا اور لڑائی مین عبد الصمد خان اور قطب خان مارے گئے احمد شاہ ابدالی یہ حال سنکر بہت غصے ہوا اور باوجود اسکے کہ جمنا چڑھی تھی مع سب فوج بہت

متصل پونہچا اور شاہ عالم عظیم اباد سے نکلکر سید راجہ کی سرائے مین اوترا سولھوین ذیقعدہ کو شجاع الدولہ بادشاہ کی ملازمت مین جاکر بادشاہ کو اپنے ہمراہ لے گیا اور جھونسی تک پہونچ پانچوین ذیحجہ کو گنگا پار ہوکر الہ اباد مین ٹھہرا اور بیسوین ذیحجہ کو جاجمئو مین پہونچکر چھاونی کی اور اس اطراف مین جو مرہٹے کے گماشتے تھے وہان سے اونھین نکال اور ہر جگہ سے اونکا عمل دخل اوٹھا دیا اور اونکی جگہ بادشاہی عامل مقرر ہوے برسات بعد کالپی کی طرف کوچ کیا اور اپنے صوبون پر بینی بہادر کو نائب کر گیا اور بادشاہ جمنا پار ہوکر کالپی کو بھی مرہٹون کے گماشتون سے چھین لیا اور وہان سے جھانسی کو گیا مرہٹے کا قلعہ دار چند روز لڑکر تاب نہ لا سکا آخر قلعہ شکست ہوا اوس وقت تک شجاع الدولہ وزارت کا کام کرتا تھا مگر تب تک اوسے خلعت نہین ملا تھا ۱۱۷۵ ہجری مین ۱۲ رجب کو سات پارچے کا خلعت مع چار قب و موتی کی مالا اور جیغہ و قلمدان اوسکو عنایت ہوا اور اوسی مہینے کی مہم کو شجاع الدولہ کے بیٹے مرزا امانی کو دیوان خاص کی داروغگی ملی۔

احمد شاہ ابدالی کا ساتوین دفعہ ہندوستان مین آنا اور اکثر سکھون کو قتل کرنا اور سورج مل جاٹ کا قلعۂ اکبر اباد کو لے لینا

شاہ ابدالی کے لوٹ جانے کے بعد سورج مل جاٹ نے شاہ عالم کی سلطنت کو سست سمجھا اور باوجود اسکے کہ اسی سال مین شاہ ابدالی نے مرہٹے کو ایک بڑی شکست دیکے تباہ کر دیا تھا تسپر بھی بلا وسواس ۱۱۷۵ ہجری مین اکبر اباد کے قلعہ دار سے ملکر قلعہ اوس سے لے لیا اور بادشاہی اسباب کو جو قلعے مین تھا اپنے قبضے مین کر لیا اور ہر معین الملک کے عہد سے لاہور کی ریاست نے خودسری اختیار کی تھی اور سکھون کے فرقے کی ایک بڑی جماعت جمع ہو گئی تھی اوس وقت میدان خالی پاکر اور شاہ ابدالی کو دور گیا جان اوس نائب کو جو لاہور مین تھا مار ڈالا اور اپنی قوم مین سے ایک شخص جسّا نام کو بادشاہ بنا کر اوسکے نام کا سکہ چلایا اور لاہور کے اطراف کو لیکر سب خلق اللہ خصوص مسلمانون کو بہت ستایا۔

۱۷۶۱ء

احمد شاہ ابدالی نے یہ حال سنکر ساتوین بار لاہور کا قصد کیا جب وہ لاہور مین داخل ہوا سکھ اوسکے آنے کی خبر سنکر ضلع دوہی مین جو سرہند کی اطراف مین ہے اور اوسکا راستہ بہت بڑا ہی جمع ہوے جب تین دو لاکھ سوار پیادے سکھ وہان جمع ہوے احمد شاہ ابدالی دھاوا مارتے کوس ۶۰ دن مین چلکر ایکایک اونپر آگرا اور بیس ہزار آدمی قتل کیے اور اوسی سال لاہور کے ضلعون کا بندوبست کر کے نور الدین خان بامی کو جو اوسکے وزیر شاہ ولیخان کا چچا زاد بھائی تھا جیون سنگھ کشمیر کے صوبہ دار کی تادیب کے واسطے مقرر کیا۔

جیون کشمیری کا شاہ ابدالی کے ساتھ تمرد کرنا اور نور الدین خان سے مغلوب ہونا

سکھ جیون ذات کا کھتری اور کابل کا رہنے والا ابتدا مین شاہ ابدالی کے وزیر شاہ ولیخان کا کارندہ تھا ایک دفعہ اوسے احمد شاہ نے کابل کے حالات کے ترک طلب کو ایلچی کر کے معین الملک پاس بھیجا تھا اور دوسری بار ۱۱۶۶ ہجری مین جب عبد اللہ خان ایشک آقاسی کو کابل سے کشمیر کی فتح کو روانہ کیا تھا اوسکو بھی ساتھ کر دیا تھا اوسنے کشمیر کو عالمگیر ثانی کے صوبہ دار کے ہاتھ سے چھین کر سکھ جیون کو وہان کا دیوان مقرر کیا اور آپ پھر آیا ایک مدت بعد سکھ جیون نے افغانون کے سردار کو مار ڈالا اور عماد الملک سے وہان

۱۷۵۲ء

لی صوبہ داری کی سند بمہر عالمگیر ثانی اپنے نام بنگالی اور سارے صوبے کو مع خالصہ اور جاگیر ضبط کر کے مالک ہو گیا یہ شخص بہت دلاور
طرحدار اور نیک خو تھا چنانچہ اوسنے کشمیر کے بہت سے مکانون کی درستی کرائی اور پانچ بڑے بڑے شاعرون سے وہان کی تاریخ
تالیف کرائی اور اکثر مسافرون کو کھانا دیتا اور خیرات کرتا تھا اور عالمون کی قدر کرتا تھا * غرض کہ شاہ ابدالی نے نورالدین خان کو
کشمیر کے واسطے مقرر کر کے ابدالیون اور قزلباشون اور ولایت خراسان کی فوج اوسکے ساتھ کی نورالدین خان اچھے آدمیون کی
ولایت سے جمنا پار ہو کر کشمیر کی حدود مین آیا سکھ جیون نے سخت سخت رستون کے ناکون پر اپنے لوگون کو روکنے کے واسطے بٹھا دیا
دونون طرفون سے بہت لڑائی ہوئی آخر نورالدین خان غالب ہوا اور بھاگے ہوؤن کا پیچھا کیا جب کشمیر مین پہنچا جیون [illegible]
پھر بہت سے ہاتھ پاؤن پیٹے آخر مغلوب ہوا اور اوسکے ہمراہی بھاگ گئے اور وہ خود اپنے بعضے خاصون اور کنبے قبیلے سمیت پکڑا
گیا احمد شاہ ابدالی نے فتح کی خبر پاکر نورالدین خان کو کشمیر کا نائب کیا ۱۱۷۵ ہجری مین احمد شاہ قندھار کا قصد کر کے لاہور سے کوچ کر

سنہ ۱۷۶۱ع

کابل مین پہنچا یہ پچھلی بار تھی کہ احمد شاہ ابدالی ہندوستان مین آیا مگر خراسان کا بندوبست جیسے کے خاطر خواہ نہ ہو سکا تھا اس سبب لاہور کا بندوبست
اور سکھون کا استیصال کر سکنے کی فرصت نہ ملی لاہور کا صوبہ اور ملتان اور ٹھٹھہ اوسکے گماشتون کے ہاتھ سے نکل گیا سکھ سپاہ کی نسبت امن ملک مین
زیادہ غالب ہو گئے اور اگرچہ کبھی کبھی تیمور اوسکا بیٹا ملتان کی طرف تنبیہ کیلئے دوڑ کر جاتا تھا مگر لاہور اور ملتان کے صوبون مین سپاہ جاتے ابدالی کا عمل دخل
۱۱۸۰ ہجری تک رہا اور سکھ نہایت قادر ہو گئے ایک ایک رئیس نے ہر ضلع کو اپنے قبضے مین کر کے ملک اور رعیت کو آباد کیا اور ۱۱۹۵ ھ مین

سنہ ۱۷۶۹ع

مرزا نجف خان امیرالامرا کی فوج لاہور کے قریب تک پہنچے اور بہت سی لڑائیان ہو کر غالب ہوئی

مرہٹے کا حال اور اونکی اصل بنیاد کا ذکر اور اونکے اقتدار کے اسباب کا مجمل بیان

پرانی کتابون سے ظاہر ہے کہ ہند کے اگلے بادشاہ دکھنیون پر غالب رہے مگر محمد شاہ کے عہد سے امیرون کے ناموافق ہونے کے
باعث قوم مرہٹے نے اکثر شہرون اور صوبون کو لے لیا مگر بعضے بعضے صوبے جیسے اودھ گنگا کے بیچ مین حائل ہونے اور برہان الملک اور
اوسکی اولاد کے خوف سے اور بنگالہ اور عظیم آباد مہابت جنگ کی دلیری سے اور لاہور اور ملتان اور ٹھٹھہ وغیرہ دوری کے سبب دکھنیون
کے تصرف سے بچ رہے *

مہاراشٹ دیوگڑھ اور اوسکی اطراف کو کہتے ہین اور وہان کے رہنے والے مرہٹے کہلاتے ہین اور مہاراشٹی زبان خاص وہین کی بولی
ہے مرہٹون کی ریاست جماعت کے سلسلے سے تھی اور کئی سال تک ساہو جی اور اوسکی اولاد کے مشہور رہی چنانچہ اوسکا ذکر آگے آویگا اور
سلسلے کا نسب اودیپور کے راجہ سے ملتا ہے جو راجپوتانے کے سب راجاؤن مین ممتاز ہے اور باوجود اسکے کہ اب اوسکا اقتدار راٹھور اور
کچھواہہ کا سا نہین ہے پر تو بھی سب راجا اوسے مانتے ہین اور اپنا بزرگ جانتے ہین اور راجاؤن مین جب کوئی نیا راجا گدی بیٹھتا ہے
تو اودیپور کا راجہ اوسکے لیئے تلک بھیجتا ہے اور وہ اوسے اپنی بزرگی سمجھکر ماتھے پر لگاتا ہے اور اودیپور کے راجا کا لقب رانا ہے اور یہ بات مشہور
ہے کہ رانا کی نسبت نوشیروان بادشاہ سے ملتی ہے اور بعضے مورخون نے یون بھی کہا ہے کہ جب سعد وقاص نے ایران کو فتح کیا نوشیروان
کی اولاد تتر بتر ہو گئی اون مین سے ایک ہندوستان مین پہنچا اور رانگی کے تختہ تک پہنچا تب سے اپنی اولاد کو رانا کہا لیکن

محققین کے کلام سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ بات ٹھیک نہین اور یہ جو راناؤن کی نسبت کو نوشیروان سے مشہور کر رکھا ہی اوسکا سبب یہ ہو کہ پرتاب چند
نے راجگی کا دعوی کرکے قوت پائی اور رام دیو کی اولاد کو دور کرکے آپ ہندوستان پر قبضہ کر بیٹھا اور وہ جو مدت سے ہند کے راج عجم کے بادشاہون
کو حاصل دیا کرتے تھے آپ لینے لگا اور عجمیون سے سب علاقہ ترک کر دیا نوشیروان نے ہند مین لشکر بھیجا کہ اوسے باندھ کر درگاہ مین لاوین
پرتاب چند نے عاجز ہو کر سردار فوج سے التجا کی اور اپنے کیے ہوے سے استغفار کیا اور جو خراج پہنچی تھی وہ اور اپنی لڑکی نوشیروان کے پاس بھیجی
اور امان چاہی نوشیروان نے اوسے معاف کرکے سرداری عنایت کی بعد اسکے اوسکی اولاد نے اپنے تئین رانا کہلایا کوئی دنون بعد اوسکے
قریب قریب کے راجے اوسکی سرزمین مین دب بیٹھے یہان تک کہ اوسکی مملکت مین سے تھوڑی سی زمین بچی اوسکے قبضے مین رہی لیکن لوگ
تعظیم و تکریم ہمیشہ کرتے رہے اور انکو نوشیروان کے متوسلون مین سمجھتے تھے اور پرتاب چند نے جو اپنی لڑکی نوشیروان کو دی تھی اس سبب سے
اوسکی اولاد اپنے تئین نوشیروان کے اقرباؤن مین سے کہا کرتی ہی حقیقت مین اس امر کے سوا اونکو کسی طرح کا علاقہ نوشیروان سے نہین
اور وہ لڑکی اگرچہ پادشاہی حرم سرا مین داخل ہوئی لیکن اوسکے اولاد نہوئی کیونکہ نوشیروان کے بجز ایک بیٹے کے جسکا نام ہرمز تھا
اور کوئی بیٹا نہین ہوا اور ہرمز کی ماں ترکی تھی الغرض رانا کا ایک بیٹا جو کہ کنیز کے پیٹ سے تھا اور ہندو ایسے لڑکے کو جو غیر قوم عورت
سے پیدا ہووے اپنی اولاد مین نہین گنتے اور وہ وہان سے تنگ ہو کر دکھن مین آیا اور کرناٹک کی طرف رہنے لگا اور اسواسطے کہ نسب مین کمتر تھا
دکھن کے سردارون سے اوسکی قرابت ہوئی اور اوسکی اولاد کی دو شاخین ہوگئین ایک انترلیا اور دوسرا بھونسلہ جسکی قوم سے پہلے ساہو جی نظام
شاہ کے یہان نوکر ہوا اور پھر ابراہیم عادل شاہ کی خدمت مین بکرپور وغیرہ پرگنے جاگیر مین پائے جب ابراہیم عادل شاہ دو برس تک بیمار
رہا اس عرصے مین اوسکے ملک مین بہت سے اختلاف ہوگئے اور اکثر سپاہ کوکن سے اوٹھ بیٹھی اور بہت آفت آئی وہ ملک اور وہان کے
قلعے لشکر سے خالی رہ گئے ایسے وقت مین یہ ہوا کہ قوم بھونسلہ کا قوت بازو سیوا بہ نامردی اور ہوشیاری سے ایک جماعت اکٹھی کر پھر گیا
اور بہت سے قلعے دابیٹھا اس عرصے مین ابراہیم عادل شاہ مرگیا اور علی عادل شاہ اپنے باپ کی جگہ تخت پر بیٹھا مگر وہ چھوٹی عمر تھا اسلئے
مین بہت سا فتور آگیا اور سیوا قوت پاکر کوکن کے سب قلعون پر قابض ہوگیا اور کئی سوا اونکے نئے نئے قلعے تعمیر کرو اسکے
عادل شاہ سے پھر گیا کوکن جو سمندر کے قریب ہی اس سبب سے بعضے بندرون پر بھی دخل ہوگیا اور جنگل کے رستے لوٹنے کے
علاوہ دنیا کو بھی لوٹنا شروع کیا اور کبھی کبھی قافلہ پاکر ہندوستان کے اس طرف کے مواضع پر بھی دست درازی کرنے لگا جب یہ خبر پادشاہ
اورنگ زیب عالمگیر کو پہنچی امیر الامرا شائستہ خان دکھن کے صوبہ دار کو حکم ہوا کہ سیوا کی مدافعت کرے اور مہاراجہ جسونت سنگھ راٹھور
بھی امیر الامرا سے متفق ہو کر اس مہم پر مامور ہوا امیر الامرا اور مہاراجہ جسونت سنگھ نے سیوا کی تادیب مین بہت سی سعی کی لیکن سیوا
اپنے بعضے اقربا سے ملگیا جو امیر الامرا کے نوکر تھے اور اونکو بھیجا کہ فریب مین لیا اونھون نے ایکرات اپنی اولاد مین سے کسی کی
شادی کے بہانے بھیڑ کرکے سنہ ۱۰۷۳ھ مین امیر الامرا کے لشکر پر چھاپا مارا ابو الفتح خان اوسکا بیٹا میدان مین مارا گیا اوسکی غفلت سے
امیر الامرا پر پادشاہ کی خفگی ہوئی اور عہدے سے معزول ہوا اور دکن کی صوبہ داری شاہزادہ محمد معظم کے سپرد ہوئی اور مہاراجہ جسونت
بھی حضور مین بلا لیا گیا اور اوسکی جگہ راجہ جی سنگھ مقرر ہوا اس راجہ نے سیوا کو گوشمالی دیکر بہت ہی تنگ کیا آخر اوسنے اطاعت

سنہ ۱۶۶۳ع

کے سوا اور کوئی علاج نہ دیکھا اور تنہا جیسنگہ کے پاس آ کر ملاقات کی اور بیس قلعے اور دس لکھ ہن کا ملک دیا جیسنگہ کے
لکھنے کے موافق بادشاہ کے حضور سے ایک پروانہ اوسکے نام تقصیرون کے معاف کرنے کے باب مین جاری ہوا اور اوسکے بیٹے سنبھا کو
پنجہزاری منصب ملا اور سیوا نے مع اپنے بیٹے سنبھا کے بادشاہ کے حضور مین آ کر ملاقات کی مگر اس سبب سے کہ وہ گنوار تھا اور بادشاہون
کی صحبتون مین نہین رہا تھا جتنی کچھ اوسپر بادشاہ سے مہربانیان کی گئی تھین اوس سے زیادہ کا متوقع تھا چنانچہ اوسنے رام سنگہ جی سنگہ
کے بیٹے سے اپنی آزردگی بیان کی اس لیے بادشاہ کا حکم ہوا کہ پھر وہ حضور مین نہ آنے پاوے اور اوسکی حفاظت کو چوکی بیٹھہ گئی یہ سنبھا
اوسکا بیٹا بے قصور تھا ہمیشہ دربار مین آیا جایا کرتا تین مہینے نو دن بعد سیوا کوئی ڈھب کر کے اپنے بیٹے کے ساتھ بھاگ گیا اور دکن مین
پہونچکر فتنہ فساد کرنے لگا دکن کے صوبہ دار اوسکی تنبیہ مین لگے رہے آخر ۱۰۹۱ھ مین وہ اپنی جان سے گذر گیا سنبھا اوسکے بیٹے نے
وہی اپنے باپ کی خود سری اختیار کی آخر عالمگیر بادشاہ آپ ہی دکن کو گیا اور ۱۰۹۳ھ مین ربیع الاول کی ۲۳ تاریخ کو اورنگ آباد مین
پہونچا اور اپنی ساری عمر یعنی ۲۵ برس تک مرہٹون کی گوشمالی مین ہی لگا رہا لیکن سردارون اور کاردارون کی سستی کے سبب مرہٹون
کی گوشمالی مین لگا رہا مگر اونکو جڑ پیڑ سے نہ اوکھیڑ سکا ٭

سنبھا کے دو لڑکے تھے رام راجہ اور ساہو راجہ عالمگیر کی وفات کے بعد مرہٹون نے بادشاہی ملک مین اچھی شرکت لگائی
اور ہوتے ہوتے دکھن کے ملکون سے بھی ہاتھ بڑھانے لگے اور مفصل یہ ہے کہ عالمگیر کے اخیر وقت مین ٹھہرا تھا کہ مرہٹے سے صلح
اس طور پر کہ ملکی محصول سے نو روپے فی صدی دیس مکھی کی بابت مرہٹے کا حصہ مقرر ہوا اور مرہٹے بادشاہ کے تابعدار رہین یہ سب طے ہو گیا
تھا لیکن دیس مکھی کی سندین مرہٹے کو نہین ملی تھین بہادر شاہ کے عہد مین دس روپے سیکڑا مرہٹے کا دیس مکھی کی بابت مقرر ہوا
اور بادشاہی سند بھی عنایت ہوئی اور دکھن کی صوبہ داری امیر الامرا ذوالفقار خان بہادر کو ملی امیر الامرا نے داؤد خان پنی کو اون
کی نیابت مین دیا اوسنے مرہٹے سے گٹھکر یہ ٹھہرایا کہ وہ جو دیس مکھی سوا حصہ رعیت سے مقرر ہو کر اوسکی سند بہادر شاہ کے حضور سے
ملی ہے اوسکے سوائے جو ملک کا حاصل ہو اوسمین سے تین حصے سرکار بادشاہی کے اور ایک حصہ مرہٹے کو ملا کرے یہ بانٹ بھی ہونے لگا
پر چوتھ کی سند مرہٹے کو عنایت نہوئی تھی جب امیر الامرا حسین علیخان و دربار بادشاہ مین ناچاقی ہوئی اور فرخ سیر لوگون کے بہکانے سے
دکھن کے سردارون کو خاص راجہ ساہو سنبھا کے بیٹے کی تنبیہ امیر الامرا سے بگاڑ کرنے مین پایا لکھتا تھا اور حضور مین قطب الملک عبد اللہ خان
کے ساتھ ایک نئی عداوت کھڑی کرتا تھا اور قطب الملک امیر الامرا کو دلی مین چلے آنے کی تاکید لکھتا تھا آخر امیر الامرا نے ہار کر ۱۱۲۹ھ مین
راجہ ساہو سے محمد انور خان برہانپوری و سنکر جی ملہار کی وساطت سے صلح کی اس شرط پر کہ ملک لوٹا نکرین اور دکھن کے ناظم کو دس ہزار
سوار تک دین کہ وہ اوسکی اردلی مین رہا کرین اس قرارداد کے بعد چوتھ کی سندین اور سردیس مکھی اور دیس مکھی دکھن کے چھ صوبے اور کرناٹک وغیرہ
جو اوسکا قدیمی راج تھا اپنی مہر کر کے حوالے کی اور بالاجی بشوناتھ کا بیٹا کوکن کے برہمنون سے راجہ ساہو کا وکیل تھا اور ہر پرگنے مین دو
عامل مرہٹون کی طرف سے مقرر ہوئے ایک تو مکاسدار کہ چوتھ کا حصہ وصول کرے دوسرا دیس مکھی کا نائب اس صلح کے بعد دکھن کا ملک جو تنظیم
کی لوٹ مار سے ویران ہو گیا تھا آباد ہوا پر بادشاہی بندوبست وہان سے اوٹھ گیا ٭ امیر الامرا نے اس صلح کے بعد ۱۱۳۱ھ مین عالم علیخان

سنہ ۱۷۱۷ء

سنہ ۱۷۱۹ء

اپنے بھتیجے کو دکن کا نائب کرکے بالاجی سمیت دہلی کا قصد کیا اور فرخ سیر کی موقوفی اور رفیع الدرجات کے اجلاس کے بعد شکر رہی
مہاراشٹر کا ٹیکہ پڑھا کر پھر بالاجی عالم علی خان کے پاس بھیجا اور ان دونون نے دکن میں آکر ایسا قبض و بسط کیا کہ عالم علی خان کا فقط نام ہی
نام رہ گیا عالم علی خان کے بعد اور اپنے سیدون کے بگڑنے کے پیچھے بالاجی بھی مر گیا اور اوسکا بیٹا باجی راو اپنے باپ کی جگہہ ساہو راجہ
کی سرکار کا مدار المہام ہوا اور سنہ ۱۱۳۵ھ میں محمد شاہ بادشاہ نے مالوے کی صوبہ داری گردھر بہادر ناگر کو دی اور سنہ ۱۱۳۷ھ میں ہلکر ملہار کن
سے مالوے میں جاکر گردھر بہادر سے لڑا جب گردھر بہادر مر گیا اوسکے بعد اوسکی اولاد میں سے ایک شخص کہ اوسکی جگہہ بیٹھا تھا ملہار کی مار
میں مارا گیا مالوے کا صوبہ جے سنگھ کی دوڑ دھوپ میں تباہ ہو گیا سنہ ۱۱۴۰ھ میں محمد خان بنگش مالوے کا صوبہ دار ہو کر اوجین میں پہنچا مگر وہ
کچھ جما نہیں سنہ ۱۱۴۲ھ میں راجہ جی سنگھ وہان کا صوبہ دار ہوا وہ اس سبب سے کہ ہم مذہب تھا باجی راو کی تقویت کرنے لگا اور گجرات
کے سر بلند خان کی معزولی کے بعد راجہ ابھے سنگھ راٹھور کے پاس بھی رہ گئے حامد خان کے بچھڑ جانے سے اس صوبے میں بھی
پا کر فساد شروع کیا باجی راو نے سلطنت کو ضعیف دیکھکر اون دونون صوبون کے تسلط کے بعد اپنا اقتدار موجود خان بڑھایا مظفر
صمصام الدولہ خاندوران خان کا بھائی اس مہم پر مامور ہو کر مالوے کو آیا مگر دیکھتا ہی آنے پایا تھا کہ باجی راو مقابلے سے درگذر کر
دکن کو پھر گیا اور مظفر خان بھی وہان سے لوٹے شاہجہان آباد کو لوٹ آیا سنہ ۱۱۴۴ھ میں باجی راو نے پھر ادھر آنے کا قصد کیا اور اکبر قمر الدین خان
وزیر اور خاندوران خان اوسکے مقابلے کو مقرر ہوئے آخر امیر الامرا وزیر کے برعکس صلح کر کے مع وزیر دہلی کو آیا اور سنہ ۱۱۴۵ھ میں امیر الامرا
جی سنگھ سوائی کی استدعا سے بادشاہ کو راضی کر کے گجرات اور مالوے کی صوبہ داری باجی راو کو دلائی اوسنے وہان پہونچکر بخوبی بندوبست
کیا اور وہان کے مکان سے خاطر جمع کرکے بھدوریہ کے راجہ پر چڑھ گیا اور موضع دیر راجہ کے دار المقام کو گھیر جیت لیا اور بھدور کو لوٹ کر
انتربید کی مداخلت کے ارادے پر بیلاجی جادو کو مقرر کیا کہ جمنا پار جا کر برہان الملک سے لڑے جو اوس وقت اکبرآباد کے نزدیک آ
پہنچا تھا بیلاجی برہان الملک کے مقابل ہوا برہان الملک نے اوس پر غالب ہو کر بہتون کو قتل و زخمی کیا بیلاجی پریشان ہو کر بھاگا
اور باجی راو کے پاس پہنچا بہت سی اوسکی فوج جمنا میں ڈوب گئی اور ڈیڑھ ہزار آدمی کے قریب قید ہوئے برہان الملک نے ایک ایک کو
ایک ایک جوڑا اور دو دو روپیہ دیکر چھوڑ دیا باجی راو بہت جلد دھاوا کرکے شاہجہان آباد میں پہنچا اور شہر کی طرفون کو لوٹنے لگا
آخر قمر الدین خان اور خاندوران خان اور برہان الملک اور غضنفر جنگ بنگش اوسکی جنگ کو مستعد ہوکر آئے باجی راو نے لڑائی میں کچھ حاصل نہ کیا
آخر کار ناکام ہو کر مالوے کو چلا گیا ٭

جب آصف جاہ سنہ ۱۱۵۰ھ میں بادشاہ کے حضور میں آیا باجی راو موقوف ہو کر مالوے کی صوبہ داری اوسے ملی وہ مالوے کو روانہ ہوا
بھوپال کے اطراف میں اوس سے اور باجی راو سے لڑائیاں ہوئیں اوس عرصے میں نادر شاہ کی آمد آمد کی خبر ہوئی اس سبب سے آصف جاہ
حضور میں آیا اور جب ہولون کہ آصف جاہ باجی راو سے لڑ رہا تھا اوس عرصے میں رگھوجی بھونسلہ صوبہ برار کا استقلال کر سکا اور
کے چچا زاد بھائیون میں سے تھا اوسنے شجاعت خان الہ آبادی کو گرفتار کر ڈالا جو آصف جاہ کی طرف سے صوبہ برار کا نائب ناظم
تھا اور نادر شاہ کے آنے میں جو ہندوستان میں بہت سی خرابیاں آگئی تھیں باجی راو نے دکن کے منصبدارون کی جاگیرین

۱۷۲۳ء
۱۷۲۱ء
۱۷۲۷ء
۱۷۲۹ء
۱۷۳۱ء
۱۷۳۲ء
۱۷۳۴ء

چھین لین بادشاہ کے چلے جانے کے بعد نظام الدولہ ناصر جنگ آصف جاہ کے بیٹے نے ایلچی باجی راو کے پاس بھیجا باجی راو نے وہ
جاگیرین تو چھوڑ دین پر ۱۱۵۲ھ مین پچاس ہزار سوار سے یلغار کیا ناصر جنگ کو ستے ڈالے اور اس ارادے سے اورنگ آباد تک آ پہنچا
ناصر جنگ نے دس ہزار سوار سے کہ شہر مین اوسکے ساتھ تھے نکلکر لوٹنے کا قصد کیا اور باجی راو کو پار دکھن کے گنگا پار بھگا
باجی راو نے ناصر جنگ کو عاجز دیکھکے صلح مناسب جانی اور اوسکی ملاقات کو آیا اپنے سرکار کرگون اور ہنڈیہ کی اسکی جاگیر مین
دیکر بہت مہربانیان کین باجی راو صلح کے بعد مالوے مین گیا اور نربدا کے کنارے پہنچکر ۱۱۵۳ھ مین بارھوین چیتر کو گذر گیا اوسکا
بیٹا بالاجی راو باپ کی جگہ بیٹھا اوسی سال مین آصف جاہ حضور سے رخصت ہوکر برہانپور مین داخل ہوا اور بالاجی کہ دکھن سے مالوے کو
جاتا تھا برہانپور مین آصف جاہ کی ملاقات کرکے مالوے کو رخصت ہوا دکھن مین آصف جاہ کے پھر آنے کے بعد اوسکے مرنے کے وقت
تک صلح رہی اور ناصر جنگ کے مرنے اور راجہ ساہو کے فوت ہونے کے بعد بالاجی راو کا کارخانہ بڑھتا رہا اور بسکہ ساہو عزت رکھتا تو
اور بالاجی کا بھائی کہ چمناجی اور مدار المہام مقرر ہوا راجہ ساہو کے وقت تک دکھن کے برہمن بھوسلے کے گھرانے سے حساب
کرتے تھے اور ساہو کے مرنے کے بعد بالاجی راو نے کسی کو بھوسلے کی قوم سے راج گدی پر نہ بٹھایا اور سارا ملکی اور مالی کام اپنے ہی
قبضہ مین رکھا +

شاہ عالم اور شجاع الدولہ وزیر اور مرزا نجف خان اور منیر الدولہ کے حال کا تتمہ

شجاع الدولہ مع بادشاہ قلعہ جھانسی کی فتح اور مرہٹون سے اون ملکون کے پھیر لینے کے بعد صوبہ الہ آباد مین اس
فکر مین تھا کہ بوندیل کھنڈ کا بخوبی بندوبست کرے کہ ۱۱۷۴ھ مین میر محمد قاسم عالیجاہ انگریزون سے لڑائی کھا کر شجاع الدولہ
کے پاس آیا اور شجاع الدولہ بادشاہ سمیت اوسکی مدد کے واسطے انگریزون سے جنگ کرنے کو آیا اور آخر مغلوب ہوکر صلح کی صوبہ
اودھ کا شجاع الدولہ کے اور الہ آباد بادشاہ کے متعلق ہوا اسکے بعد بادشاہ اور شجاع الدولہ اپنے اپنے صوبون مین بندوبست
مشغول تھے اور انگریزی فوج بادشاہ کے پاس مدد کے واسطے حاضر رہتی تھی اور انگریزون کی مہربانی سے لاکھ روپیے مرزا نجف خان
کے مقرر تھے اور بنگالے کے معاملے مین کہ انگریزون نے چھبیس لاکھ روپیے کی مالگزاری بادشاہ کے حضور قبول کی تھی اوس مین سے
یہ روپیہ نجف خان کے پاس لیجا پہنچاتے تھے اور وہ بادشاہ کی رفاقت مین رہکر تھوڑے دنون بعد کوڑے کا حاکم ہوا اور وہان کا بندوبست
کرنے لگا اور منیر الدولہ کو خانسامانی سرکار بادشاہ کی خدمت مین اور اوسکے سوا مدار المہام اور سرگروہ کی موقوفی بحالی کا مختار بھی ہوا
اور بادشاہ اور انگریزون مین جواب سوال بھی یہی کرتا تھا اور جب بطور ایلچی کسی کے کلکتے کو جاتا اور وہان ایک عرصہ لگتا تو اوس وقت
بعضے بادشاہ کے لوگ جیسے حسام الدین خان اور راجہ رام ناتھ اور بہادر علیخان بھی اس سبب اونکی غیبت مین بادشاہ کے مناسب تعلیم مقرر
ہو جاتے تھے اور خاص حسام الدین خان کہ بہت سی عورتون کو ناچ اور بیٹھنا سکھا کر بادشاہ کے پاس لیجاتا تھا اور اوس سبب سے نہایت
نامدار اسکو ہوتا تھا یہان تک کہ معتمد ان سلطنت ہو جاتا اور شجاع الدولہ اپنے بیٹے مرزا سعادت علیخان کو وزارت کا نائب کر کے اور بعضے
نوکرون کو میر آتش کی نیابت مین بادشاہ کے حضور چھوڑ کر کبھی بضرورت آپ بھی حاضر ہوتا تھا +

سنہ ۱۷۳۶ع

سنہ ۱۷۳۷ع

سنہ ۱۷۶۱ع

سورج مل جاٹ کا نجیب الدولہ کی لڑائی مین سید محمد خان بلوچ کے ہاتھ سے شاہجہان اباد کے میدان مین مارا جانا

نجیب الدولہ منصب امیر الامرائی کے نام سے شاہجہان اباد مین مسلط ہو کر جوان بخت بہادر شاہ شاہ عالم کے بڑے بیٹے
کو کہ ولیعہد تھا اوسکے باپ کی جگہہ شاہجہان اباد مین تخت پر بٹھا کر وہان کا بندوبست کیا کرتا تھا افغانون مین یہ شخص بہت باشعور تھا اور
واقع مین سرداری کی لیاقت بھی رکھتا تھا اور اسنے اپنے تئین جوانمردی مین بھی مشہور کر رکھا تھا۔ سورج مل جاٹ کے برابر اسکے
قوم کے راجاؤن مین ہوشیاری اور ملک گیری اور وقوف مین کوئی نہ تھا اوسنے جا بجا قلعے ایسے استوار اور پایدار بنائے تھے کہ ہندستان کے
بڑے بڑے مقدور والون کو اونکا لینا مشکل تھا اور بارہ ہزار گھوڑے خاص اوسکے طویلے مین تھے اور اون گھوڑون پر سوار ملازم تھے
اونکو ایسی قدراندازی اور سپہگری کے ہنر سکھائے تھے کہ ہندوستان بھر مین اس سے زیادہ نہین سوچتا تھا اور اونھین ایسا ڈھب ڈالا
تھا کہ ہند کی فوج کو مقابلے مین ہیا ونہ پڑتا تھا اور کسی کو یہ خیال تھا کہ کوئی بڑے سے بڑا بھی اوسے لڑائی مین ہار سکے گا دو دفعہ تو
مرہٹون سے لڑا اور جب ابدالی کی فوج اوسکے ملک مین آئی وہ بڑی پایداری سے قلعہ نشین ہو کر لڑا اور آخر بچا رہا اور افغانون کی لڑائی مین
صفدر جنگ سے لڑکر اوسکی فوج گھیر لی تھی اون پر غالب آیا اور صفدر جنگ نے زیر سے مقدور والے نے اوس سے مدد چاہی اور اوسنے
اوسکی اعانت کی جو اوسکے ملک اور زمینداری شاہجہان اباد سے بہت لگی ہوئی تھی اور وہ ہمیشہ اورون کے ملک لینے مین لگا رہتا تھا
اس سبب سے نجیب الدولہ کو اوس سے دلی بغض تھا اور وہ بھی اسکی فکر مین لگا رہتا دونون مین سے ہر ایک بنا بیونت تکتا تھا کہ نجیب الدولہ
کو اوس سے جی مین خوف و اندیشہ تھا جب اوسکی عمر پوری ہو چکی ایک دفعہ اسی لڑائی مین مارا گیا اور وہ ساری ہوشیاری اور طیاری مٹی
مین مل گئی مفصل اس مجمل کا یہ ہے کہ ہمیشہ سے بلوچون کی ایک بڑی جماعت فرخ نگر مین رہا کرتی تھی اور محمد شاہ کے عہد مین اونمین
ایک کامگار خان نام صاحب اقتدار ہو کر فوجدار ہو گیا تھا اور ریواڑی پٹا اور حصار کی حکومت کبھی کبھی اوسکے اختیار مین تھی بلکہ حصار کے
عمال سرکشون کے چھین لیکر خوب صاف کر دیا تھا اور بادشاہ کی اس سبب سے مہربانی ہو کر اکثر وہین کے کام پر مامور ہوتا تھا اوسکے
نوکرون مین سے ایک شخص بہادر خان نام بڑے مرتبے پر پہونچکر سہارنپور کا فوجدار ہوا اور عماد الملک کے وسیلے سے سرداری کے مرتبے
تک پہونچکر ہفت ہزاری ہوا پھر عماد الملک کے بعد نجیب الدولہ سے موافقت کر کے اپنی اوقات بسری کیا کرتا تھا اور شاہجہان اباد سے
بارہ کوس کی طرف اپنے نام سے ایک قلعہ بنوایا اور ایک شہر بسا کر بہادر گڑھ نام رکھا اور آپ وہان رہا کرتا جب کامگار خان مر گیا
اور اوسکی اولاد اور تعلقہ دارون مین جھگڑا شروع ہوا سورج مل جاٹ نے قابو پا کر اور بلوچون کو مغلوب کر ریواڑی اور فرخ نگر کو دبا
بیٹھا بلکہ نجیب الدولہ کے عہد مین اوسنے یہ بھی چاہا کہ بہادر گڑھ کو اپنے قبضے مین کرلون بہادر خان نے نجیب الدولہ سے مدد چاہی مگر
اوس سے کچھ مدد نہو سکی جب سورج مل نے نجیب الدولہ کی طرف سے درگذر کرنے مین یہ اغماض دیکھا تب نجیب الدولہ کو بھی ہیچ سمجھکر فوجداری
چاہی یعقوب علیخان جو ابدالی کے وزیر کا بھائی اور کبھی کبھی شاہجہان اباد کا بھی ناظم رہتا تھا اوسکو نجیب الدولہ نے سورج مل کے
پاس بھیجکر یہ چاہا کہ جیسے بنے جاٹ سے صلح کر لے چنانچہ یعقوب علیخان راجہ ابیرسنگہ کھتری کو اپنے ساتھ لیکر سورج مل کے پاس گیا اور

صلح کی باتین کرنے لگا اور ملتان کی چھینٹ کا جوڑا تحفے کے طور پر اوسکی نذر کیا اوسنے بہت پسند کرکے اوسی وقت حکم کیا کہ اسکا جامہ
طیار ہوکر آوے پیغام جیسا کہ تھا ویسا ہی تمام ہوا یعقوب علیخان کھڑا ہوکر کہنے لگا کہ ٹھاکر صاحب جلدی نہ کیجیے کل کے دن نذر وہ پھر حاضر
ہوگا سورج مل نے جواب دیا کہ اگر صلح کو آپ منظور ہو تو منت آپکی یعقوب علیخان ہارکے مع کرم اللہ خان خیمہ منگا کے لوٹ آیا جسے نجیب الدولہ
نے معتمد سمجھکر اوسکے ساتھ کر دیا تھا اور نجیب الدولہ کے پاس آ پہونچے سے سارا احوال کہا کرم اللہ خان نے عرض کی کہ اگر غیرت ہو تو
اس سے لڑنا ہی مناسب ہے نجیب الدولہ نے کہا انشاء اللہ تعالیٰ اس سے جہاد کرونگا اور اپنے بیٹون افضل خان و سلطان خان اور ضابطہ خان
کو بلا کر کہا کہ کل طیار ہو کر جمنا کے پار اوتر جاؤ اور فوج کے اور سردارون کو بھی جیسے سعادت خان آفریدی اور صادق محمد خان بنگش سے بھی
تاکید کی اور صبح فوج سمیت پار ہوا سورج مل نے بھی فوج کو پار اوترنے کا حکم دیکر میدان نہی پر مورچے باندھے نجیب الدولہ شاہدرہ گنج
کو پیچھے چھوڑ کر لڑنے کو طیار ہوا جب لڑائی شروع ہوئی سورج مل اپنے خاص دس ہزار سوار موقع پر لگا کر تھوڑے سے خواص لیکر فکر مین
نجیب الدولہ اور ہراول کے درمیان مین کھڑا ہوا کس رخ سے فوج کو نجیب الدولہ سے لڑاوے قضارا افضل خان نجیب الدولہ کا ہراول
جاٹ کے ہراول تو سارا م وغیرہ سے شکست کھا کر بھاگا لوگ بھاگ کر سورج مل کے برابر ہو کر نکلتے تھے حکیم اللہ خان اور مرزا سیف اللہ
نے عرض کی کہ ٹھاکر صاحب یہان کھڑا ہونا مناسب نہین کچھ دھیان نہ دیا پھر اونھون نے کہا آپ بھی کچھ ہولا اور اپنا خاص گھوڑا
منگا کر سوار ہو کر کھڑا دیکھتا رہا اتفاقاً سید محمد خان بلوچ عرف سید چالیس پچاس سوار سے نجیب الدولہ کی فوج ہراول سے بھاگ کر نجیب الدولہ
کی طرف جاتا تھا کسی نے اوسکے ساتھیون مین سے سورج مل کو پہچان کر کہا خانصاحب آپ کدھر جاتے ہو سورج مل تو یہان اکیلا کھڑا
ہے پھر ایسا وقت کب ہاتھ آوے گا سید و سورج مل پر دوڑا اسمین اوسکے ساتھیون مین سے ایک نے سورج مل پر تلوار ماری اور اوسکا سیدھا ہاتھ
جسمین ناسور تھا کٹکر گر پڑا اتنے مین اور بھی آ پہنچے مار کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیے اور اوس ہاتھ کو جھنڈے پر رکھکر نجیب الدولہ کے پاس لائے
دو دن تک تو سورج مل کا مرنا خوب کھلا اور اوسکے ساتھی معلوم کرکے آپ آپ کو چلے گئے لڑائی بند ہوگئی جب یعقوب علیخان نے آکر اوسکے
ہاتھ کو ناسور اور چھینٹ آستین سے پہچانا تب اوسکا مرنا تحقیق ہوا اور نجیب الدولہ کی فتح ہوئی +

جواہر مل پسر سورج مل کا اپنے باپ کی جگہ بیٹھنا اور بہت جلد مر جانا اور نجیب الدولہ کا وفات پانا اور اوسکے بیٹے ضابطہ خان کا باپ کی جگہ قائم ہونا

جواہر مل کہ سورج مل کے سب بیٹون مین بڑا تھا باپ کی جگہ بیٹھکر مغرور ہو گیا اور مرہٹے کو بلا کر اوسکو ساتھ لے شاہجہان آباد
کے قلعے کا محاصرہ کیا نجیب الدولہ ڈیڑھ مہینے کے قریب لوگون سے لڑا کیا آخر راجہ دلیر سنگھ مرہٹے نے بیچ مین پڑکر دونکا فیصلہ کرا دیا
اور نجیب الدولہ اور جواہر مل مین میدان جعفرآباد مین ملاقات ہوئی بعد اسکے جواہر مل نے سمرو فرنگی کو اپنا رفیق کیا یہ وہ شخص ہے جسنے
اپنے آقا عالیجاہ کو شجاع الدولہ سے ملکر اوسکے سپرد کر دیا تھا اور اوسکے گھربار کو برباد کیا اور پھر شجاع الدولہ سے بھی بیبی کی اور عالیجاہ
کی ہزارون چقماق دار بندوق اور توپ وغیرہ لیکر خود سر ہو گیا تھا غرض کہ جاٹ نے آپکو صاحب فوج مال سمجھکر راجہ جی سنگھ
سوائی کے بیٹون سے لڑنے کا ارادہ کیا اور بہت سی فوج اکٹھی کرکے جی نگر پر چڑھ گیا مگر یہ جو دلیکے کہ توپخانہ فرنگی اور

اوسکے باپ کی فوج بہت آراستہ تھی جہودون سے شکست کھائی اور اجاڑ اور لوٹ آیا اوسنے اپنی تھوڑی سی زندگی میں باپ کے
بہت سے سپاہیوں اور تابعداروں کو مار ڈالا اور سدا نام ایک چوبدار کو سب سرداروں سے بڑا کرکے سب کو آپ سے ناخوش رکھا تھا
لوگوں نے اس سے تنگ ہوکر ایک شخص کو اوسکے مارنے کے لیے مقرر کیا اور آخر سورج مل کے مرنے کے تھوڑے دنوں بعد دغا سے
مارا گیا اوسکے بعد رتن سنگھ سورج مل کے بیٹوں میں سے اوسکی جگہ بیٹھا جو نامرد تھا دولت کی اوسکو بہت خواہش تھی ایک جوگی کے
بہانے سے اوسکا روپیا بہت سا کھا گیا اور جب اوسکی قلعی کھل گئی تب اوس نے رتن سنگھ راجا کے مار ڈالنے ہی میں اپنی جان بچتی دیکھی
اس لیے دولت کے بہانے سے اوسکو الگ لیجا دغا سے مار ڈالا اور آپ بھی اپنے تئیں مار مرا ٭

اوسکے بعد اوسکا بھائی نول سنگھ راج گدی پر بیٹھا رنجیت سنگھ اوسکا چوتھا بھائی سورج مل کی بعضی عورتوں کی مدد سے جنکے
پاس بڑا روپیا تھا اپنے بھائی سے پھر کر ایک قلعے پر قابض ہو گیا راج کا بندوبست بگڑ گیا اور جو سورج مل کا قدر و مرتبہ تھا اوٹھ گیا
نجیب الدولہ بہت سا اقتدار پاکر چند روز شاہجہان آباد کا حاکم رہا اگرچہ روہیلہ تھا پھر بھی منصف اور خیرخواہ خلق کا تھا اوسکے
ساتھی روہیلوں نے شاہجہان آباد کی رعیت اور امیروں کو بہت ستایا نجیب الدولہ سورج مل جاٹ کے مرنے کی تھوڑی مدت
بعد بیمار پڑا اور نجیب گڑھ میں مرا اوسکے بعد اوسکا بڑا بیٹا ضابطہ خان باپ کی جگہ بیٹھا ٭

شاہ عالم بادشاہ کا الہ آباد سے شاہجہان آباد کو جانا اور بعض سوانح واقع ہونے

شاہ عالم کو بہت دنوں سے شاہجہان آباد کے آنے کا اشتیاق تھا نجیب الدولہ کے مرتے ہی اس فکر میں لگا کہ اپنے مددگار ڈھونڈا
چاہیے جنکی مدد سے وہاں بیٹھوں مرہٹے لوگ جو شاہجہان آباد میں پٹھانوں کے غلبہ سے عاجز ہوکر اس بادشاہ کے آنے کی بہت تمنا رکھتے
تھے اونھوں نے مرہٹوں کو اس کام کے لائق جانا اور مرہٹے بھی راضی ہوا اب شاہ عالم کو کوچ کرنے میں کل نہ پڑتی تھی ہرچند منیر الدولہ
اور انگریز اور شجاع الدولہ نے اس حرکت کی قباحتوں کو بیان کیا بادشاہ نے نہ مانا لاچار ہوکر انگریزوں نے رخصت دی منیر الدولہ نے
بادشاہ کے ساتھ جانا مناسب نہ سمجھا اور انگریزوں کا متوسل ہوا انگریزوں نے لاکھ روپیے کی جاگیر اوسکے نام مقرر کی اور صوبہ الہ آباد و کوڑے کا
اوسکے ذمے ہوا اس معاملے کے ایک برس بعد شجاع الدولہ نے الہ آباد اور کوڑے کا معاملہ گورنر سے اپنے ذمے لیا منیر الدولہ نے موقوف
ہوکر اپنے ذمے کا روپیا بیباق کر دیا اور تھوڑے دنوں بیمار ہوکر مرا میرزا نجف خان نے بادشاہ کی رفاقت قبول کی شجاع الدولہ نے بادشاہ
کو اس ارادے سے باز رکھنے میں بہت سی سعی کی لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا اس عرصے میں احمد خان بنگش فرخ آباد کا حاکم بھی گزر گیا بادشاہ
نے اوسکے وارثوں پر پیشکش فرخ آباد کے قریب پہونچکر جو سلاطین بابری کی عادت تھی اس طمع پر کہ اوسکا مال و اسباب ضبط کرے
فرخ آباد کے قلعے پر کسی کو مقام کیے اور مظفر جنگ احمد خان کے بیٹے سے بہت سا روپیا لیکر دہلی کو روانہ ہوا اور شجاع الدولہ نے
مظفر جنگ پر کمال مہربانی کی اور بنگش کے بیٹوں پوتوں کو اپنے متوسلوں میں سے سمجھا ٭

شاہ عالم بادشاہ کا شاہجہان آباد میں داخل ہونا اور مرہٹوں کا فساد کرنا

جب شاہ عالم [illegible] بادشاہ [illegible] شاہجہان آباد کی

جب نجف خان اور مرہٹے مین صلح ہوگئی بادشاہ اور نجف خان اور مرہٹے کی رائے مین ضابطہ خان کے اوپر مہم کرنا مصمم ٹھہرا اور سبھون نے ملک کوچ کیا ضابطہ خان نے سکرتال اور غوث گڑھ کا قلعہ رہنے کے واسطے آراستہ کیا اور سکرتال اونکی مدافعت کے لیے ٹھہرایا ہوا مرہٹہ اور نجف خان بادشاہ کو شاہجہان آباد سے دو منزل پیچھے چھوڑ کر آپ آگے گئے اور سکرتال کو گھیر کر بہت دنون تک لڑا کیے جب ضابطہ خان قلعے مین لڑتے لڑتے تنگ ہوگیا تب اوسنے اپنی قوم کے سردارون کو اپنی مدد کے واسطے لکھا وہ سب اپنی اپنی فوج سے آ پہنچے ضابطہ خان نے قلعہ سکرتال کے تلے پل رسد کے آنے کے لیے باندھ رکھا تھا اور اون سردارون سے ملاقات کی اور مشورہ کر کے اپنی فوج کے سردارون کو گھاٹ سے تھوڑے فاصلون پر مقابل سکرتال کے پہنچے کی مزاحمت کے واسطے بٹھایا اور اون سردارون کی فوج کو سکرتال کے بائین طرف جا بجا ناکون پر متعین کیا مرہٹہ بسبب پایاب ہونے گنگا کے دو تین دن کا دھوکا دیکر ایک دن نجف خان کو لے اوپر لا کی راہ سے چل گھاٹون کے سامنے ہوکر اوترا اور اون گھاٹ کے محافظون نے یہ سمجھا کہ بالا تر جاتا ہے اس غفلت مین ہر ایک جگہہ کو خالی چھوڑ دیا تھا مرہٹہ اور نجف خان پھر کر اون ناکون سے جدھر ہوکے اوترا تھا حملہ کرنے کے ارادے پر دریا مین بیٹھا نجف خان ہراول ہوا جب ایک ناکے کے مقابل پہنچکر پانی سے نکلنے کو ہوا افغانون کے سردار لشکر سے نکل بلندی پر کھڑے ہوئے نجف خان پار ہونے نہین پایا تھا کہ اونھون نے بندوق اور بان چلانا شروع کیا نجف خان نے پہنچتے ہی شکست دی افغانون کے تین سردار مارے گئے اور وے بھاگ نکلے نجف خان اور مرہٹے کا سب لشکر تتر بتر ہوا اور بعضے لوٹ مچا دی سکرتال مین ضابطہ خان کے ساتھ کی جو فوج تھی اوسکی بھی یہی صورت ہوئی اپنی اپنی جان بچا کر ضابطہ خان کے گھر کے اسباب کو ہاتھ نہ لگایا آخر کار قلعے کو خالی چھوڑ کر بھاگ گئے ضابطہ خان حیران ہوکر گھبرا گیا آخر فتح خان کو مدد کے لیے بلایا اوسنے قلعے مین آکر جب یہ حال دیکھا تب اوسے صلاح دی کہ کل تم بھی میرے لشکر مین آؤ تو ہم تم ملکر بھلا ایک دفعہ مرہٹے سے لڑین ضابطہ خان نے یہ صلاح پسند کی اور فتح خان لوٹ کر اپنے خیمے کو چلا آیا اور اپنے مقربون سے مشورہ کرنے لگا اور لشکر والون نے جب ضابطہ خان کے لشکر اور شکست کا حال سنا دم بھر مین سب کے سب کافور ہوگئے آخر فتح خان بھی لاچار ہوکر تھوڑے سے نوکرون سے بھاگ گیا۔

قصہ کوتاہ مرزا نجف خان اور مرہٹہ ضابطہ خان کے ملک مین آ پڑے ضابطہ خان بھاگ کر شجاع الدولہ پاس گیا شجاع الدولہ نے مرہٹے اور حافظ رحمت خان وغیرہ افغانون مین بیچ بچاؤ کرا دیا۔ اس عرصے مین مرہٹے کے سردارون مین باہم کچھہ بکھیڑا پھیلا اور دکن سے بعضے سردارون کے بلانے کا تاکید حکم آیا مرہٹے نے شجاع الدولہ کے واسطے سے صلح کا ہو جانا غنیمت سمجھکر شاہجہان آباد کو کوچ کیا۔

مرہٹون کا دکن کو لوٹ جانا اور نجف خان کا عروج ہونا۔

جب مرزا نجف خان مرہٹے کے ساتھ شاہجہان آباد مین پہونچا مرہٹے نے اوسکو بادشاہ کے حوالے کر کے اوسکی بہت سی سفارش کی نجف خان نے جب مرہٹے کے سبب یہ حرمت پائی اپنے تئین بڑھانے کو دہلی آگرے کے گرد پاس پاس کے اکثر حکمون کی سند

پادشاہ سے حاصل کین اور مفلسون اور مبتلا شیون کی ایک فوج و زینہ دینے پر بھرتی کر کے جاٹون کی حدود مین پہنچا سورج مل نے
بیٹے نے ایک بڑی فوج مع سمرو فرنگی کے جسکے ساتھ چھ ہزار تلنگے پتھر کلے والے اور بیس سولہ توپین تھین نجف خان کے روکنے کے واسطے
بھیجین کول اور جلیسر کی طرفون مین پادشاہی دستے سے مقابلہ ہوا جاٹون کے سوارون کی شکست ہوئی اور پیچھے ہٹے نجف خان کے بھی
بائین ہاتھ مین بازو پر گولی لگی تھوڑے سے سوارون اور فیل نشینون سے جو ہمراہ تھے انکو لیکر سمرو کی فوج پر حملہ کیا سمرو بھاگ گیا
اور اوسکے ساتھی بھی بھاگ گئے نجف خان کی فتح ہوئی مرزا نجف خان نے اس فتح کے بعد اکبر آباد کی صوبہ داری کی پادشاہ سے
درخواست کی پادشاہ کو تو اکبر آباد سے کچھ فائدہ نہ تھا بے عذر و بلا تامل وہان کی سند لکھکر بھیجدی جو نجف خان نے وہان کا انتظام
کیا اور اکبر آباد کا قلعہ بھی [illegible] لے لیا نجف خان نے سپاہ کی کثرت اور سردارون کے جمع کرنے مین فائدہ دیکھا مال اکٹھا کرنا
ترک کیا اسی طرح اچھے اچھے سردار اور بہت سپاہ جمع ہوگئی اسکے بعد ڈیگ کے قلعے پر چڑھائی کی یہ قلعہ جاٹون کے مشہور قلعون مین سے تھا آخر
چودہ مہینے مین یہ قلعہ بھی لے لیا اور پادشاہ کے حضور سے امیر الامرائی نجیب الدولہ کے بیٹے ضابطہ خان کو موقوف کروا کے
لے لی اور ذوالفقار الدولہ امیر الامرا بہادر غالب جنگ خطاب پایا سورج مل جاٹ کا بیٹا اس قلعے مین حاکم تھا نجف خان سے صلح کر
اور مناسب طور پر فیصلہ کرلیا۔

شجاع الدولہ کا حافظ رحمت خان سے لڑنا اور روہیلون اور پٹھانون کا استیصال

شجاع الدولہ کا انگریزی سردارون سے اخلاص اور یہ عہد و پیمان تھا کہ جب کبھی دشمن سے لڑنے کا اتفاق ہو تو ایک دوسرے کی
مدد کرینگے اسی سبب سے مرزا نجف خان کے ضابطہ خان اور جاٹون پر غلبے کا حال دیکھا تو اس سبب سے کہ اوسکو افغانون سے بہت کینہ تھا سارے افغانون کے
تباہ کرنے کا ارادہ کیا اور گورنر ہسٹنگ بہادر سے مشورہ کر کے اور مدد کرنے کے عوض مین کمپنی کو بہت سا روپیہ دینا قبول کر کے
افغانون سے لڑنے کا حکم لیا گو گورنر بہادر کو کمپنی سے یہ حکم تھا کہ انگریزی فوج کرمناسہ چھوڑ اودھ اور الہ آباد کے حدود مین
بے ضرورت کسی کا ملک چھین لینے یا لوٹنے کو نہ بھیجے فقط یہی حکم تھا کہ جب کوئی شجاع الدولہ کے ملک پر چڑھے تب اوسکی اعانت
کرے اور انگریزون کے ملک یعنی بنگالہ اور عظیم آباد پٹنہ پر آوے تو شجاع الدولہ انگریزون کی مدد کرے لیکن گورنر نے
بعضے فائدون پر نظر کر کے شجاع الدولہ کو افغانون سے لڑنے کا حکم دیا اور انگریزی فوج کو اوسکی مدد کے واسطے مقرر کیا شجاع الدولہ
نے افغانون کو یہ پیغام بھیجا کہ مین نے تم مین اور مرہٹون مین صلح کرادی کہ اپنی طرف سے بہت سا روپیہ مرہٹون کو بھر دیا اور
اوس کی ادا کی مدت گذر گئی کہ اب تک نہین دی اب تم کو لازم ہے کہ وہ روپیہ بھر دو اور جو نہین تو لڑائی کو طیار ہو حافظ رحمت خان
کہ بڑا عقلمند اور دور اندیش تھا فیض اللہ خان علی محمد خان کے بیٹے وغیرہ کو جمع کر کے کہا کہ شجاع الدولہ نے جو انگریزی
طریق پر فوج آراستہ کی ہے اور انگریزون کی مدد کے بھروسے پر لڑنے اور ہمارے ملک کو چھین لینے کا ارادہ کیا ہے بہتر یہ ہے کہ اس آفت
کو اپنے سے ٹال دین اور روپیہ اوسکا دیدین جو حق ہمارا ہے شجاع الدولہ نے ادھر [illegible] خان کی اولاد کو یہ دم دیا کہ [illegible]
ملک سے کچھ سروکار نہین [illegible] جمع ہو لیکن اگر حافظ رحمت خان کی مدد کرینگے تو اوسکی آگ مین تم بھی جلوگے [illegible] کہ حافظ رحمت خان

نے صلاح کی تھی ان بیوقوفوں نے نذرانا دینے کی صلاح نہ مانی اور اوس لڑنے پر مستعد ہوئے حافظ رحمت خان نے ہرچند سمجھایا
کہ دیکھو اہل فرنگ کی لڑائی سے عہدہ برآ نہ ہوسکوگے آیندہ میدان میں برباد کرکے بھاگ جاؤگے اور فرنگیوں کی گولوں کے مارے
دھوئیں اوڑ جاوینگے کسی نے اوسکا کہنا نہ مانا اور مقابلہ کی نوبت پہنچی شجاع الدولہ بہت سی فوج لے اور جرنیل بارکر مع توپوں اور بہت سے
اسباب کے اونکے ملک میں جاکر لوٹنے لگے حافظ رحمت خان نے دوندے خان کی اولاد دلیر اور سرداروں کی طلب میں تاکیدیں لکھیں
پر وہ جھوٹے جھوٹے وعدے کرتے تھے کہیں سے کچھ تھوڑی سی فوج اور کہیں کہیں سے بھیجنے کا وعدہ لکھا آتا تھا یہانتک کہ
شجاع الدولہ نہایت قریب آ پہنچا تب حافظ رحمت خان نے لڑنے کے سواے اور کچھ علاج نہ دیکھا اور خاص اپنی فوج اور بعضے اور
مددگاروں سے کہ سب چالیس ساٹھ ہزار سے کم نہ تھے نکلکر ایک سوکھی کھائی کو جسمین موڑ توڑ بہت تھے اور بڑی گہری اور اوسکے
کناروں پر بڑے بڑے درخت تھے اوسے اپنے پیش رو کیا اور اوسکے پیچھے جو کچھ توپخانہ تھا نہایت ترتیب سے چنکر لڑائی کا مستعد
بیٹھا ایک طرف سے شجاع الدولہ کی پلٹنین اور دوسری طرف سے انگریزی پلٹنوں نے سوائے وہرو کی راہ کے افغانوں کی
صفوں کی سب طرفیں گھیر لین اور اوس کھائی پہ سے بہ ہو کر تفنگ چلانا شروع کیا افغان گھبرا گئے اور حافظ رحمت خان کے بہت
ساتھی بھاگ اوٹھے لیکن وہ اور اوسکے تھوڑے سے رفیق میدان میں جمکر لڑے قضارا ایک گولہ حافظ رحمت خان کے سینے پر لگا اور اوسکے
صدمے سے اوسکی جان ہوا ہو گئی اوسکے مارے جاتے ہی باقی لوگ بھی بھاگ گئے ؛ شجاع الدولہ فتح کی خبر سنکر ہاتی پر سوار ہو خدا کا
شکر اور سجدہ کرنے لگا کہ اسمین لوگ حافظ رحمت خان کا سر کاٹ کر لے آئے جنھوں نے اوسے پہلے دیکھا تھا اونسے پہچنوایا جب تحقیق ہوا دوبارہ خدا
کا شکر بجا لایا اور سجدہ کرکے سر اوٹھایا ؛ حافظ رحمت خان جو ۱۱۸۸ھ میں مارا گیا ایک شاعر نے اوسکے مارے جانے کی یہ تاریخ کہی ہے ؛

۱۷۷۴ع

چو از لفظ ظفر تاریخ جستند ؛ پی یافتی سر حافظ بریدند ؛ یعنی لفظ ظفر کے عدد لیکر اوسپر حرف ح کے عدد اور بڑھا لیے جاوین
جو لفظ حافظ کے سر پر ہے ؛ شجاع الدولہ نے اپنی فوج کو افغانوں کے اطراف اور اضلاع میں متعین کیا اور حکم دیا کہ جو سردار تابعداری
قبول کرے اوسے حاضر کرو اور جو سرکشی کرے اوسے قتل کرو پہلے تو دوندے خان کے بیٹوں فتح اللہ خان وغیرہ اور حافظ
رحمت خان کی اولاد نجیب خان وغیرہ اور علی محمد خان کے بیٹے فیض اللہ خان کماؤن کے پہاڑوں میں جا رہے جب
کی نامرادی سے جان سے تنگ ہو گئے آخر بار بار شجاع الدولہ کے حضور حاضر ہوے فیض اللہ خان پہلے تو ایک جماعت کے ساتھ
متفق ہوکر کماؤن کے پہاڑوں کے تلے فساد کرتا رہا آخر انگریزوں کی وساطت سے شجاع الدولہ کے حاضر ہوا اور ایک افغانوں
کے چھوٹے سے ضلع میں کہ اوسکا حاصل قریب چودہ لاکھ روپیہ کے تھا انگریزوں کے وسیلے سے شجاع الدولہ سے لیکر افغانوں
کی ایک جماعت سے وہان جا رہنے لگا فیض اللہ خان کے پاس اپنی قوم کے وقت میں پانچ لاکھ روپیہ کے سوا املاک تھا اور سب اسباب
ایسا ملک ملا جسکا حاصل بیس لاکھ روپیہ سے کم نہوگا ؛ اس فتح کے بعد ولایت کے کونسل والوں کی بہت لوگوں نے گورنر سے
ناخوشی ظاہر کی کہ اس لڑائی میں شجاع الدولہ کا کیوں شریک ہوا اور کس لیے انگریزی فوج اوسکی مدد کو بھیجی گورنر نے کچھ وجہ
معقول نہ لکھی جس سے وہ خفگی رفع ہو کر اور بھی زیادہ ملامت ہوا ؛

پٹھانون سے فتح کیا ملک شجاع الدولہ اور نواب نجف خان مین تقسیم ہونا

نواب نجف خان اپنے مرتبے سے گذر کر شجاع الدولہ کی برابر بیٹھا اور شجاع الدولہ نے پرانی دشمنی ترک کر کے اپنی لڑکیون مین سے ایک اوسے دیکر نجف خان کے دل کو اپنی طرف متوجہ کرنے کو اوسسے بہت تاکید کرتا تھا نجف خان بظاہر اپنے تئین تنہا سمجھکر شجاع الدولہ کا ادب قاعدہ بجا لاتا تھا مرہٹون کی مدد سے ضابطہ خان کے ملک مین سے تھوڑا سا نجف خان کے تصرف مین آگیا بعضے اون ملکون مین سے جیسے چاندپور نگینہ اور شیرکوٹ وغیرہ گنگا کے اوس طرف تھا اور اکثر اوسکا ملک مثل بارہ اور سہارنپور وغیرہ گنگا کے دکن اور جتنا حافظ رحمت خان وغیرہ کے تصرف مین تھا اور اب شجاع الدولہ کے قبضے مین آیا وہ بھی آدھا گنگا کے شرقی اور شمالی اودھ کے متصل بریلی و آنولہ اور شاہجہانپور اور تلہر اور بن گڑھ اور بداون وغیرہ ہی اور آدھا گنگا اور جمنا کے درمیان مین سنبھل اور مرادآباد اور امروہہ اور بعض مثل کاسگنج اور دریا گنج احمد خان سے چھینکر صفدر جنگ کی بیٹا سے مرہٹے کے قبضے مین ہوا اور مرہٹے کے اور ملک مقبوضہ جو اس جماعت کے استیصال کے بعد احمد شاہ ابدالی کے ہاتھ سے پانی پت کی نواح مین ابدالی کے حسب الحکم حافظ رحمت خان اور دوندے خان کی اولاد وغیرہ نے آپس مین بانٹکر اپنے اپنے قبضے مین رکھے تھے مرزا نجف خان اوس ملک کی تقسیم کے واسطے شجاع الدولہ کی خدمت مین آیا اور اون ملکون کی آمدنی سمجھکے خالصہ کے سب ملک مین سے جو گنگا کے اس طرف جیسے چاندپور وغیرہ تھا شجاع الدولہ کو دیا باقی ملک بنگش اور حافظ رحمت خان وغیرہ کا جو اکبرآباد اور شاہجہانآباد سے متصل تھا آپ لیا نجف خان نے ضابطہ خان کو شجاع الدولہ سے رخصت لوا کے اپنی آبائی جاگیر مین بھیجدیا اور اسکے بعد نجف خان رخصت ہو کر اکبرآباد سے اپنے شہر کی حدود مین آیا اور شجاع الدولہ ملک روہیلہ کے بندوبست مین مشغول ہوا

شجاع الدولہ کا وفات پانا

شجاع الدولہ روہیلے کے ملک کے بندوبست مین لگ رہا تھا کہ اوسکی ٹانگ مین ایک پھوڑا اوٹھا اور کئی روز بعد چیرا گیا ہندی اور ایمنی اور فرنگی جراح جو اوسکے نوکر اور معتمد تھے اونھون نے ہر چند علاج کیا پر وہ روز بروز بڑھتا ہی گیا اور مشہور ہوا کہ شجاع الدولہ نے حافظ رحمت خان کی بیٹی کے ساتھ صحبت کا ارادہ کیا اوسنے اپنے پاس بلایا وہ غیرت کی ماری پوشیدہ ایک چاقو زہر کا بجھا ہوا لیگئی اوسسے وہ چاقو مارا اوسے زخمی کیا غرض کہ شجاع الدولہ فیض آباد اپنی دارالریاست کو پھرا اور مرزا سعادت علی اپنے دوسرے بیٹے کو اپنی نیابت مین پٹھانون کے ملک مین چھوڑ گیا اور اوسکی اتالیقی کے واسطے مقرر کیا اور آپ فیض آباد مین پہنچا آخر کو مرض بڑھ گیا کتنا ہی علاج معالجہ کیا کچھ فائدہ نہوا جب علاج سے مایوس ہوا اپنی اولاد اور رشتہ اور دوست آشنایون سے رخصت ہو کے ۱۱۸۸ ہجری مین ذیقعدہ کی بائیسوین تاریخ پنجشنبہ کے دن انتقال کیا اوسکے جنازے کو بڑی دھوم دھام سے گلاب باغ مین دفن کرنے کو لیچلے ابھی جنازہ گھاٹ تک نہین پہنچے تھے کہ مرزا امانی عرف آصف الدولہ اوسکا بڑا بیٹا گدی پر بیٹھا اور ایسا مشہور ہوا کہ باپ کی اولاد مین بہت سی اوسکی بہنین اور بھائی تھے اپنے بھائیون کو نکال دیا اور اونکے درد دل کو ... مرزا علی خان اور ... جنگ کو بہت تاکید کی ... لوگ ... لاوین

سنہ ۱۷۷۵ع

مرزا امانی عرف آصف الدولہ کا مسند نشین ہونا اور میر مرتضی مختار الدولہ کا نائب ہونا

جب مرزا امانی کے آدمی مرزا علیخان اور رسالدار جنگ کے بلانے کو گئے پہلے تو اونھون نے عذر کیا کہ جنازے سے پھر جانا بڑی شرم کی بات ہے دوسری بار پھر اوسنے بلایا کہ خواہ مخواہ آؤ آخر دونون بھائی لاچار ہو اولٹے پھرے اور اور بھی آصف الدولہ کی مرضی پاکر بدون بلائے آگے کی امید پر چلے آئے آصف الدولہ نے مشورے پر بات رکھکر نیل کالیس اور ایک [illegible] انگریز کو بلایا اور کہا کہ جو حضور کی مرضی تھی سو تو ہوئی اب باپ کی جگہ گدی پر مجھے بٹھاؤ اونھون نے اوسکی تسلی کی اور جلدی مناسب نجانکر کہا ذرا تامل کرو اوسنے حد سے زیادہ مبالغہ کیا اور کہا کہ اگر میری بات مانو تو بہت سا روپیہ تمھین دونگا اونھون نے بھی یہ دیکھا کہ شجاع الدولہ کا بڑا بیٹا یہی ہے اور گدی پر بیٹھنے کا اسی کا حق ہے آخر باپ کی پگڑی بندھوا کر اوسکے گھر کے سردارون کو بلایا مرزا امانی کو تو اس وزارت کی بہت آرزو تھی کمال خوشی سے وزارت کی مسند پر بیٹھا جنازے کے ہمراہ جو لوگ کہ گئے تھے اوسکے باپ کو گاڑ دار نہین چکے تھے کہ نقارے کی آواز بلند ہوئی آصف الدولہ نے مسند پر بیٹھکر میر مرتضی مصطفوی خان کے بھتیجے کو نیابت کل کا خلعت دیکر ہفت ہزاری اور صاحب نوبت کیا اور ماہی مراتب بھی عنایت کرکے مختار الدولہ خطاب دیا اوسکے باپ کے رفیق ایرج خان و رشید [illegible] وغیرہ اپنی آرزؤن سے ناامید ہوکر فکر مین پڑے ایرج خان نے رخصت لیکر شاہجہان آباد کو روانہ ہوا آصف الدولہ سب خرچ سے اپنی مان اور دادی کی ناموافقت کے سبب فیض آباد سے لکھنؤ کو چلا اور باہر نکل مان کے پاس پیغام بھیجا کہ باپ کا خزانہ حوالے کرو اوسنے روپیہ کا دینا فارخطی لکھدینے پر قبول کیا آصف الدولہ نے پچاس لاکھ روپیے اپنی مان سے لیکر فارخطی لکھدی آصف الدولہ نے اپنی خدمتین کئی تلنگون کو بہت مقرب کر رکھا تھا اونمین سے ہر ایک کو خطاب و منصب اور کئی خدمتین اور کئی سو سوارون کا رسالہ دیکر ایک کو تو بیسواڑے کی حکومت دی اور ایک کو جو کہار تھا اونھین لوگون مین بھرتی کر راجہ مہرا خطاب دیا غرضکہ اوسکے سارے مقرب جلاف اور کمینے تھے ایک مدت بعد لکھنؤ مین پہنچا اور کچھ دن رہکر اٹاوے کی طرف جاکر ٹھہرا اور وہان سے اپنے بھائی مرزا سعادت علی کو جو افغانون کے ملک کا حاکم تھا شیدی بشیر سمیت بلایا پہلے شیدی بشیر کو غافل کرنے کو بہت مہربانیان کین پھر تھوڑے دنون بعد بعضون کو پوشیدہ اشارہ کردیا کہ شیدی بشیر کو پکڑ لاؤ وہ بیخبر بیٹھا تھا کہ یکایک وہ لوگ آپہنچے میر بہادر علی جو شیدی بشیر کا بڑا یار رفیق تھا اوسنے کہا کہ جب تک میرے دم مین دم ہے ان لوگون کو ہٹاتا ہون تجھے جسطرح اس مہلکے سے نکلکر بنے تمھان کی حدون مین جو دریا پار ہین چلا جا اور تو ابھی سواری کے گھوڑے پر بشیر کو سوار کرکے آدمی اوسکے ساتھ کر کہا کہ بھاگ جتنا بھاگا جاے اتنے مین وہ لوگ آن پہنچے اور بشیر کے خیمے پہ شور [illegible] وہ شیخ فتنے مین نکل گیا اور میر بہادر علی نے دشمنون کے مقابل آکر بشیر کے صحن خانہ مین اونکو روکا اور بہت مردانگیان کین آدھے گھنٹے تک تو کسی کا ہیاو نہ پڑا اس عرصے مین وہ تو بھی دور نکل گیا اور دریا پار ہوا آصف الدولہ کی حدود سے باہر ہوا اور ادھر میر بہادر بہشت نصیب ہوگیا۔

اسکے بعد آصف الدولہ نے اپنے بھائی مرزا سعادت علی کو ملک [illegible] کے کام اور اختیار سے باز رکھکر سورت سنگھ کو اوس کام پر مقرر کیا یہ بھی اسکے باپ کے عہد سے دیوان سرکار تھا مختار الدولہ کو نیابت مین ایسا اختیار ہوگیا کہ آصف الدولہ کا نام ہی نام باقی

رہ گیا اوسنے بڑے بھائی سید محمد خان کو اقتدار الدولہ بہادر خطاب دیکر صوبہ اودھ کی نیابت اور دوسرے بھائی کو جسکا نام مفرز خان تھا معز الدولہ بہادر خطاب اور الہ آباد کی نیابت دلوائی اور اپنے سب دوست آشنا اقربا کو اونکی حیثیت سے زیادہ مرتبے دئیے

مسٹر مڈلٹن کا کونسل کلکتہ سے آصف الدولہ کے حضور رہنے کو مقرر ہونا اور اسکے بعد مسٹر جان برسٹو کا ہونا

شجاع الدولہ کے مرنے کے بعد گورنر ہسٹنگ بہادر نے مڈلٹن صاحب کو آصف الدولہ کے حضور میں بھیجا کہ اوسکے باپ کے عہد کے ضابطہ تھا اوسکے اوضاع کے دیکھنے بھالنے کو مقرر کرکے بھیجا مڈلٹن صاحب کو وہاں پہنچے ہوئے تھوڑی ہی مدت ہوئی تھی کہ جنرل کلاورنگ اور کرنیل منسن اور فرانسیس صاحب کہ جو انگریزی بادشاہ کی طرف سے گورنر کے حال دریافت کرنے کو کلکتے میں آئے تھے اور ابتدا میں گورنر پر غالب آکر انگریزی عملہ اپنی سلاح کے موافق ہر جگہ مقرر کیا اور گورنر کے عملے کو بالکل موقوف کر کر مڈلٹن صاحب کو بھی موقوف کیا اور اوسکی جگہ جان برسٹو صاحب مقرر ہوا چونکہ وہ بہت ہوشیار تھا آصف الدولہ کے سب کاروبار میں مختار ہو گیا اور آصف الدولہ کا نائب مختار الدولہ اور اوسکے اہل عملہ بڑے احمق اور بے خبر تھے آخر جان برسٹو صاحب مختار الدولہ کو دم دیکر اس بات پر لایا کہ بنارس وغیرہ کا ملک جو راجہ بلونت سنگھ کے علاقے میں اور جسکی پچیس لاکھ روپیہ مالگزاری اور ستر لاکھ روپیہ کے قریب آمدنی تھی کمپنی کو دلوادے اور ایسی باتوں پر خوش اور مغرور ہو کر آصف الدولہ کو جسے کچھ ملک سے کام نہ تھا راضی کیا اور بلا تامل اوس ملک کی سندیں کمپنی کو لکھ دین گورنر ہسٹنگ اگرچہ اس بات سے تو بہت خوش ہوا کہ بنارس سا ملک کمپنی کے ہاتھ لگا لیکن اس بات پر البتہ اوسکو کدورت ہوئی کہ میں خود بنارس تک شجاع الدولہ کی ملاقات کو گیا اور بہتیری تدبیرین کر کے راجہ بلونت سنگھ کا ملک شجاع الدولہ سے چاہا مجھسے تعلل کرکے وہ ملک ندیا۔ جان برسٹو صاحب نے آسانی سے اوس ملک کو لیکر کمپنی کے ملک میں شامل کر لیا اور مختار الدولہ نادان نے باوصف اس تواضع اور حمایت کے عہد و پیمان کلکتے کی کونسل والوں سے نہ لکھوا لیے غرض کہ بنارس مع متعلقات بنگالے اور عظیم آباد میں شامل ہو کر اور اودھ اور الہ آباد اور پتھر گڑھ اور کوڑا اور اٹاوہ وغیرہ جو آصف الدولہ کے مقبوضہ ملک سے تھے اوسکے مالی اور ملکی معاملوں میں بدون جان برسٹو صاحب کی پروانگی کے پتا نہیں مل سکتا تھا اور آصف الدولہ پکار پکار یہ کہنے لگا کہ جان برسٹو صاحب میرا بھائی اور مالک و مختار ہے جو وہ کہے سو کرو اور اپنے باپ کی اراستہ فوج اور اپنے سرداروں سے آزردہ ہو کر اون سب کے ادھیڑنے میں لگا رہتا تھا ؛

آصف الدولہ کا اپنے نائب مختار الدولہ کو نجیب پلٹن کے ساتھ لڑوانا اور پلٹن مذکور کا مستاصل ہونا

شجاع الدولہ متوفی نے شاہجہان آباد اور اوسکے اطراف کے مفلس شرافوں میں سے چار پانچ ہزار آدمیوں کو جمع کرکے ہر ایک شخص کا پندرہ روپیہ مہینا مقرر کرکے نجیب پلٹن نام رکھا تھا اور ایک شخص سید محمد نام کو اوتکا افسر کرکے انگریزی طریقے پر اون پلٹن کو سکھایا تھا اور وہ لٹکے دار بندوقوں کو توڑے کلوں سے جلد جلاتے تھے ۔ آصف الدولہ نے اونکو کالپی سے بلایا جب وہ آکر نزدیک اپنے لشکر کے بہت دور ٹھہرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ تو پلٹن کو تنخواہ نے میں داخل کروا اونہوں نے سب تھین تو تو تنخواہ تے میں داخل کیں لیکن بعد ایک دو لیکر اس

رکھیں سوا انکو داخل کرنے کا حکم بھی ہوا تب اونھون نے جانا کہ اسکا ارادہ تنخواہ نہ دینے اور بے آبرو کرنے کا ہے آخر یہ جواب کہا کہ اگر
یہی حکم ہے تو ہماری تنخواہ جو سرکار میں چڑھی ہے عنایت ہو تب بندوقیں اور توپ سرکار میں داخل کرینگے اوسنے خفا ہو کر مختار الدولہ کو حکم دیا
کہ سرکشی کرتے ہیں انکو سزا دینی چاہیے اوسنے عرض کیا کہ یہ سرکاری نوکر اور حقدار ہیں اور سوائے تنخواہ کے اور کچھ نہیں مانگتے
کہا کہ اگر تم نہیں جاتے ہو تو لاچار میں جاتا ہوں آخر وہ حکم کی اطاعت کرکے خاص اپنی اور سرکار کی فوج لیکر مقابلے کو گیا پلٹن نے
کیا جو کہ مختار الدولہ کی طرف ہجوم اور فوج بہت تھی ازبس لڑائی کے بعد جب دونوں طرف کے آدمی زخمی ہوئے اور مارے گئے تلنگے
جو بچے جہاں تہاں بھاگ گئے دونوں طرف کی بہت خلقت کہ آصف الدولہ کے نوکر اور اوسکے قوت بازو تھے خراب و خستہ ہوئے
بعضے خواجہ سرا کہ شجاع الدولہ نے ہر ایک کو چھ چھ سات سات پلٹن اور کئی کئی توپیں دے رکھی تھیں وہ کھو دیں تب آصف الدولہ کا
بچاؤ یکبارگی سب بدگمان ہو گئے بسنت خواجہ سرا کہ بہت دلاور تھا اور مختار الدولہ سے برابری کا دعویٰ کرکے دبتا نہ تھا اوسکی بھی تنہائی
کدورت پیدا ہوگئی اور آصف الدولہ دل میں مختار الدولہ سے اوسکی سرکشی کے سبب اور جان برسٹو صاحب سے ملاپ رکھنے کے باعث آزردہ
ہو کر اوسکے نکالنے کی فکر میں تھا خواجہ بسنت نے آصف الدولہ کا مافی الضمیر معلوم کرکے چاہا کہ جیسے بنے مختار الدولہ کا کام تمام
کرے چنانچہ آصف الدولہ کی مرضی پاکر مرزا سعادت علی سے ملگیا اور کہا کہ جسوقت مختار الدولہ کا کام تمام کرونگا تم فوراً سوار ہو کر
میرے پاس آجانا اوسے مار کر آصف الدولہ کے حضور جاؤنگا اور اسی ہنگامے میں اوسکو بھی ہلاک کر کے تمہیں مسند پر بٹھاؤنگا ۔

مختار الدولہ اور بسنت خواجہ سرا کی عمر و دولت آخر ہونا اور مرزا سعادت علی کا نواب نجف خان کی صوبہ میں صحیح و سالم نکل جانا

جب دونوں میں یہ صلاح ہو چکی مختار الدولہ سے صلح کرکے پکے قسم و عہد و پیمان درمیان لاکر اوسکی دعوت کی اور یہ ٹھہرایا کہ
دونوں وقت یہیں کھانا کھانا اور رات بھر عیش و عشرت میں گذرانا اوسنے قبول کیا اور ضیافت کے دن پایین باغ میں آیا
سے رخصت ہو کر بسنت کے گھر کو چلا اور جب بسنت نے مراد علی اور ... علی کو مختار الدولہ کے قتل پر مقرر کر رکھا تھا
جب مختار الدولہ آیا بسنت نے دروازے تک اوسکا استقبال کیا اور بڑی تواضع اور عاجزی سے سواری سے اوتار کر ... اوسکے
واسطے تیار رکھی تھی اوس پر بٹھایا مگر چونکہ گرمی کا موسم تھا جب سورج چڑھا مختار الدولہ کو تکلیف ہوئی کہ تہ خانے میں چلے
وہ وہاں گیا اوسکے غافل کرنے کو پیالوں کا دور شروع ہوا جب وہ بیہوش ہوا مختار الدولہ نے اپنے مصاحبوں کو بھی رخصت
کر کے سونے کا ارادہ کیا مراد علی اور اوسکا بھائی اور تین آدمی اور ننگی تلواریں لئے تہ خانے میں گھس آئے اور مارے تلواروں کے
ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اوسکے نوکر جو سامنے خیمے میں جا بیٹھے بسنت ننگی تلوار ہاتھ میں لیے آصف الدولہ کے حضور آیا اور مبارکباد دی کہ
حضور کے دشمن کو حسب الحکم مار آیا آصف الدولہ اپنی جان کے خوف سے ڈر گیا اور کہا کہ ننگی تلوار لیے کیوں آیا ہے کیا تیرا ارادہ ہمیں
مارنے کا بھی ہے اوسنے عرض کی کہ اس غلام کی کیا قدرت ہے جو یہ گستاخی کرے آصف الدولہ نے کہا اچھا تلوار دور کر اس
نے تلوار پھینک دی جب بے ہتھیار ہوا آصف الدولہ نے ماموں زاد بھائیوں کو اشارہ کیا انھوں نے فوراً قتل کر ڈالا اوسکا

جو بڑا مرزا مشہور تھا وہاں آیا جب اوسنے بسنت کو مرا ہوا پایا ہکا بکا ہو گیا اور اپنی جان بچانے کو تلوار کھینچکر کہا کہ اگر
مجھسے کوئی نہ بولے گا تو مجھے بھی کسی سے کچھ غرض نہیں آصف الدولہ نے ڈپٹکے کہا کہ تجھسے کسی کو سروکار نہیں شوق سے باہر
چلا جا اور پکار کر کہا کہ اسے جانے دو خبردار کوئی مت بولیو کسی نے مزاحمت نکی + مرزا سعادت علی مختار الدولہ کے مرنے کی
خبر سنتے ہی ہتھیار باندھ گھوڑے پر سوار ہو کر گشائیوں کے خیمے تک پہونچا جب وہاں آ پہونچا بسنت کے مرنے کی خبر سنی جو بیچارے سارے
لشکر میں بدنام ہو رہا تھا ہاتھ پاؤں بھول گئے کہ اب کیا کروں نہ مرزا مانی پر دوڑنے کا مقدور تھا اور نہ ٹھہرنے کی تاب تھی آخر
گشائیوں سے مدد چاہی کہ اگر تم میری مدد کرو تو میں بھائی کو مار کر اپنا تسلط کروں گشائیوں کی ہمت نہ پڑی جب مرزا سعادت علی
مدد سے ناامید ہوا تب اوسنے اوس سے ایک گھوڑا اپنی سواری کو چاہا اوسنے اپنی سواری کی گھوڑی جو کہ چالیس کوس کے
دھاوے کی تھی بھیجدی مرزا سعادت علی وہ بھی سوار ہو مع تھوڑے رفیقوں اور چند آدمیوں کے آصف الدولہ کے ملک سے
نکل نجف خان کی حدود میں پہونچا نجف خان نے سنکر اوسکا استقبال کیا اور ملاقات کر کے بڑی عزت سے اوسے اپنے گھر میں ٹھہرنے
کو جگہ دی اور کئی محال اوسکی معاش کے واسطے مقرر کیے کئی ہزار سوار اور پیادے نوکر رکھدیے +

محبوب علی خان خواجہ سرا کا حسب الحکم آصف الدولہ کے انگریزی سپاہ سے مقہور ہونا

شجاع الدولہ کے عہد کے سردار آصف الدولہ کی حرکتیں اور وضع دیکھ کر بدگمان ہوے محبوب علیخان خواجہ سرا حیران ہوا کہ کیا کرے
بڑا اوسکے ساتھ اسباب اور سوار و پیادے بر قدر قریب دس بارہ ہزار کے بھیر بھاڑ کے تھے اور شجاع الدولہ کے حسب الحکم کوڑے اور اٹاوے کی
طرف پڑے ہوے بیٹھے رہا کرتا تھا آصف الدولہ کو اوسکے بگاڑنے کا ارادہ ہوا اور یہ چاہا کہ وہ کہیں جانے نپاوے محبوب علیخان
کو اس ارادے پر آگہی ہوئی اوسنے دل میں یہ ٹھانا کہ بلا چارہ ہی تکرار کر کے نجف خان سے جا ملونگا آصف الدولہ نے جان برسٹو
صاحب سے مشورہ کر کے انگریزی فوج کے پیچھے بھیجا کپتان کو سردار بنا کر اس کام پر متعین کر پوشیدہ روانہ کیا + آصف الدولہ نے
جو اپنی فوج کو بالکل تباہ کر دیا اوسکا سبب یہ ہے کہ وہ آرام طلب تھا اور یہ سمجھتا تھا کہ انگریز مجھسے سردار کو غنیمت جانکر کبھی ایذا دینے کے
درپے نہوں گے پس بہتر یہ کہ انگریزوں کا کام انھیں کو سپرد کر کے بفراغت اوقات بسری کروں اور انگریز کہ نہایت دانا ہیں
اپنے نفع کے وجوہ کو ایک ساعت کا لطیفہ سمجھ کسی طرح اوسکی نا خوشی نکر کے بہت خوش رکھتے تھے اور ملکی معاملہ اور فوج
کا بندوبست اپنے اختیار میں رکھکے در پردہ مالک ملک اور فوج اور خزانے کے آپ تھے اور نادر یہ بات تھی کہ دونوں ہر ایک کو
غنیمت سمجھتے تھے قصہ مختصر کہ شجاع الدولہ کا گھر بگڑ گیا اوسکے وقت میں پیادوں اور رفیقوں اور تلنگوں اور کہاروں کا بڑا اوج
تھا + آخر وہ کپتان تین چار پلٹنیں لیے سپاہ سے ساتھ ہو کر طور پر کہیں جانے کا بہانہ بنا محبوب علیخان کے لشکر کے متصل پہونچا اوسکی ملاقات
کا خواہان ہوا اوسکی ملاقات سے پہلے نہیں چاہا پہ دوسرا کپتان اپنی فوج کو پیچھے چھوڑ کے محبوب علیخان کے لشکر پر آیا تھوڑے سے
تلنگے جو سپہ سپر تھے اونکو دن میں روکا انگریزی فوج نے کہنا نمانا اور ایک گولی کے ٹپے پر کھڑے ہو رہے اور کہلا بھیجا
کہ لشکر کے بیچ میں ہو کر جانے کے سوا اور کوئی وہاں کا راستا نہیں لشکر والوں نے مخالفت کی اونکو نے کچھ سننا اور لڑنا

شروع کیا محبوب علیخان کے لشکر کے آدمی کہ طیار نہ تھے تنک کے چلتے ہی تھوڑے سے زخمی ہوے اور جو بچے گھبرا کر بھاگ نکلے
محبوب علی خان نے جب یہ حال دیکھا بہت متفکر ہوا اور مگر ملاقات کے وقت عہد و پیمان ہو گیا تھا اور ناچار کپتان سے رخصت لیکر اسباب سمیت
آصف الدولہ کی خدمت مین گیا اوسکو یہی منظور تھا مہربانیان کر کے کچھ معاش مقرر کر دی ملاطفت علیخان خواجہ سرا کہ جو کبھی
چار پانچ ہزار فوج کا مالک تھا یہ حال دیکھکر اپنے نکل جانے کا رستہ ڈھونڈھتا تھا کہ ہمیشہ سے شجاع الدولہ کی طرف سے ایک فوج بادشاہ
کے حضور رہتی تھی اور کوئی شخص اس کام کے واسطے مقرر ہوتا تھا اوسنے اوس وقت کو غنیمت جانکر اور موافقت پیدا کر کے وہان کی
تعیناتی اپنے نام لی اور بادشاہ کے حضور جا کر نواب نجف خان سے مل کر اوقات گذری کرتا تھا اونہین دنون مختار الدولہ
کے بھائی قید ہوے اور انکا اور مختار الدولہ کا مال سرکار کی ضبطی مین آیا اور اوسکے بیٹے اور عورت کے واسطے لاکھ روپے سالانے کی
جاگیر مقرر ہوئی اور آصف الدولہ اور اوسکے رفیق اور جان برسٹو اور اور انگریز لکھنؤ مین رہنے لگے اور صفدر جنگ کی عورت اور بیگم
اور شجاع الدولہ کی عورت بہو بیگم اپنے بیٹے اور پوتے سے ناموافقت کے باعث فیض آباد آ اسی جگہ رہنے لگین ؛

ایرچ خان کو آصف الدولہ کی نیابت ملنا اور امام بخش تحافہ کا عروج و اخراج

مختار الدولہ کے مرنے کے بعد بجز ایرچ خان کے اور کوئی نیابت کے قابل نہ تھا یہی شخص ہے جو شجاع الدولہ کے مرنے کے بعد
بادشاہ سے جواب سوال کے بہانے چلا گیا تھا آصف الدولہ نے اوسے بڑے دلاسا اور تاکید سے آنے کو لکھا وہ فقط اسکی تحریر پر مطمئن
نہ تھا آخر جان برسٹو صاحب سے جب اپنا ہر طرح استحکام کر لیا تب لکھنؤ مین وارد ہوا اور اوسے منصب نیابت اور کل اختیار مع مراتب
سرداری عنایت ہوے آصف الدولہ کی صاحبزادگی کے وقت امام بخش غلام بچہ اپنے آقا کے یہان سے بھاگ کر آصف الدولہ پاس
آیا اور بہت منہ لگ گیا شجاع الدولہ نے اوسے ایک مدت تک قید رکھکے چھوڑ دیا وہ خفیہ آصف الدولہ سے خط و کتابت رکھتا تھا
شجاع الدولہ کے مرتے ہی آصف الدولہ نے اوسے بلا کر ساری فوج یعنی چالیس ہزار تلنگون اور چار پانچ ہزار ترک سوارون کا [illegible]
کر دیا چونکہ وہ نہایت بدمزاج اور بدخواہ اور سنگدل تھا اقتدار کے بعد عتاب مین آ کر سر و پا برہنہ نکالا گیا ؛

ایرچ خان کا انتقال کرنا اور حسن رضا خان اور حیدر بیگ خان کا پیش ہونا

دو تین مہینے بعد ایرچ خان آصف الدولہ کے دربار اور اوسکے ملک کا مالک و مختار ہو گیا اور کچھ ایک بندوبست کیے جان برسٹو
صاحب سے سوال جواب شروع کیا کہ تم مالی اور ملکی کامون سے کچھ علاقہ مت رکھو اور اپنے زر قرض کی بابت جو آصف الدولہ پر دعوی رکھتے ہو اوسکی
قسطین مقرر کر کے ہم سے نقد لے لو اور جس طرح سے شجاع الدولہ کے وقت سے رہتے آئے ہو اور جو کمپنی کا اور اونکا عہد و پیمان ہوا اوسی طرح
رہو اور ملک کا تصرف چھوڑ دو اور جو قبول نہ کرو اور سوال جواب کیا چاہو تو ہماری تمہاری کونسل مین بات چیت ہوگی جان برسٹو صاحب
اوسکے بلا فسے اپنے دل مین بہت پشیمان ہوا — ایرچ خان کچھ پہلے سے بیمار تھا اب اوسکی بیماری سخت ہو کر اوسے استسقا ہو گیا
اور بیمار رہکر ایک دو کئی مہینے بعد مر گیا تب آصف الدولہ اور جان برسٹو صاحب کو ایسے شخص کی تلاش ہوئی جو نیابت کے لائق ہو وہ
حسن رضا خان شجاع الدولہ کے عہد سے باورچی خانے کا داروغہ مقرب بھی تھا اوسکی نیابت کی تجویز ہوئی مگر اس سبب سے کہ وہ

محض شاہ خوابیدہ اور آرام طلب تھا جان شور صاحب کی رائے اس بات پر ٹھہری کہ اسکے تلے ایک اور معاملہ شناس اور کاردان شخص کو
نائب کرکے اُسے بالکل نیابت کا اختیار سونپا چاہیے۔

حیدر بیگ اور انور بیگ دونون بھائی کابل کی پیدایش اور عامل پیشہ تھے اور شجاع الدولہ کے عہد مین اکثر پرگنون کے عامل
تھے لیکن عمل تحصیل مین نہایت سخت گیر تھے اسکا بڑا بھائی تو اسی کچہری مین مر گیا مگر حیدر بیگ خان سعی اور حمایت سے چھوٹ گیا
غرض اب اپنی قسمت کے زور سے دو کروڑ کے ملک کا نائب ہو گیا اور حسن رضا خان نے ہر چند نیابت سے پہلو تہی کیا پر نصیبے
کی یاوری اور جان شور صاحب کی مہربانی سے آصف الدولہ کی نیابت اُسکے نام مقرر ہوئی اور حیدر بیگ حسن رضا خان کی نیابت
مین مقرر ہوا۔ حسن رضا خان کا کہ لاکھ روپیہ ماہوار پاتا تھا عیش و عشرت مین مشغول ہوا اور دربار کی آمد و رفت کہ پہلے کی نسبت زیادہ
رکھتا تھا وہ بھی ترک کر دی ہو اس غفلت اور تخفیف اور کفایت مین لوہر ملک مین بہت انقلاب آگیا جب جنیل کلاورن کلکتے مین مر گیا
اور گورنر ہسٹنگ کی طرف قوی ہوئی جان شور موقوف ہو گیا اور اوسکی جگہ مڈلٹن صاحب مقرر ہو کے لکھنؤ مین آئے امور جو عہد مین معروف و

نواب نجف خان اور بادشاہ کا بقیہ حال

نجف خان اکبرآباد مین غالب ہونے اور قلعہ ڈیگ کے فتح کرنے کے بعد روز بروز فوج اور اسباب کے جمع کرنے مین لگا اور نجف قلی خان
اور افراسیاب اپنے چیلون کو دس دس بارہ بارہ ہزار سوار اور اسی قدر پیادون کا افسر بنایا اور فی الواقع یہ دونون بہت جوانمرد اور دلاور
تھے اور ہمین نجف قلی خان تو اپنے برابر والون مین سب سے زیادہ بہادر تھا اور محمد بیگ خان ہمدانی نجف خان کا ہمسر تھا۔
غرض کہ اسنے اپنے سپاہ اور پرانے آزمودہ کارون اور شجاع الدولہ کی سرکار کے اکثر سردارون کو اور شجاع الملک مہابت جنگ
کے بیٹے مرتضی خان کو پانچ چار ہزار سوار سے اور اُنکے علاوہ صفدر جنگ کے اکثر اقرباؤن کو جیسے اولاد مرزا یوسف کو وغیرہ
کہ آصف الدولہ کی ناقدر دانی سے بیزار ہو کے اُٹھ گئے تھے ان سب کو ہر ایک کی لیاقت کے موافق فوج کی سرداری اور
جاگیرین دین اور آپ بھی جتنی فوج چاہی اپنے پاس رکھی اور راجہ جیت سنگھ اور سورج مل کے جاٹ ملک کو اپنے تصرف مین کر کے
نابہ رجپوتون کچھواہہ وغیرہ سے لڑا اُن پر غالب آیا اور جتنے اوسکے دشمن کہ اکبرآباد اور شاہجہان آباد کی اطراف مین سر اوٹھائے
ہوے تھے سبکو سر کر لیا عبدالاحد خان کشمیری اور اور سردارون نے اوسکے اس اقتدار پر حسد کھا کر ضابطہ خان کو بہکایا۔
ضابطہ خان روہیلون اور افغانون کی جماعت کا سردار تھا اور حافظ رحمت خان کے قتل کے بعد افغان اسی کا بھروسا رکھتے
تھے۔ غرض کہ اسنے بہکانے سے نجف خان کا حق پرورش بھولکر تمرد اختیار کیا نجف خان نے اسکی گوشمالی ضرور سمجھی آخر لڑائی
شروع ہوئی کشت و خون کے بعد آخر کو نجف خان کی فتح ہوئی ضابطہ خان اور وہ لوگ جو تلوار کے مُنہ سے بچے او تیس ہزار
آدمی سے کم نہ تھے بھاگ کر قلعہ غوث گڑھ مین جا چھپے اور وہان سے اپنے اطراف کے سکھون اور اونکے رئیسون سے رجوع لاکر
ایسے ایسے قول و قرار درست کیے کہ اونکا اسلام کے مذہب سے پھر کر سکھون مین آ جانا مشہور ہو گیا۔ نجف خان نے تھوڑے دنون
اُسکا پیچھا کر کے قلعے کو گھیر لیا مہینے بھر تک لڑائی رہی ضابطہ خان نے ہار کے پناہ مانگی اور نبی الامر کے لشکر کے رئیسون کو ضامن بنایا تھا

کو اسکے ملاقات کو آیا مگر اوسنے صلح کے جواب و سوال اپنی خاطر خواہ نہ دیکھے آخر رخصت مانگی نجف خان بہادر نے بے تامل اور بدون
سوچے سمجھے رخصت دیدی اسنے اپنے مکان پر آکر اپنی اور سکھون کی فوج سے صلاح کی اسکی امراؤن سب کی یہی صلاح
ٹھہری کہ اب تو مر ہی جانا درست ہے غرض ایک دن یکبارگی جمع ہو اور بڑے زور و شور کر و فر سے سوار ہو لڑائی کو مستعد ہوا نجف خان
بھی اسکے مقابلے کو چلا پھر دونون جانب سے بہادریان ہوئین اور ایکی مرتبہ ایسی لڑائی ہوئی تھی کہ جیسے ایک دفعہ احمد شاہ ابدالی اور مرہٹے
سے پانی پت میں میدان جنگ کا تھا ہزارون آدمی فنا ہو گئے اور جس طرح سپاہ لڑ رہی تھی اوسی طرح نجف خان بھی سپہ بازی
کر رہا تھا اور صبح کے تڑکے سے شام تک یہی قیامت مچ رہی تھی جب آفتاب غروب ہوا اسکا دل شکستہ ہوکر اپنے مکانون میں جا چھپے
اور ضابطہ خان نے اسی قلعے میں کہ اسکے سوائے اور کوئی اسکے لیے پناہ نہ تھی بھاگ کر شب بسری کی اور صبح کو اپنی تقصیرین
معاف کرنے کا ملتجی ہوا نجف خان نے بہادری سے اوسکے عذر کو قبول کیا ضابطہ خان قصور وارون کی طرح سے آنکر حاضر ہوا
نجف خان نے اسپر بہت مہربانی کی بہت مدت تک تو وہ اوسکی خدمت میں رہا اور پھر اپنی بہن کو امیر الامرا اور اپنی بیٹی کو نجف خان کے بیٹے سے
منسوب کیا اور اسی وسیلے سے سہارنپور کا فوجدار ہوا۔

عبد الاحد خان کا اپنے غرور کے زور میں لاہور جانا اور سکھون کے مقابلے سے بھاگ کر حضور میں مقید ہونا

عبد الاحد خان کہ پادشاہ کے حضور بالکل مختار تھا ہمیشہ نجف خان کے بگاڑنے کی فکر میں رہتا جب اسنے یہ خیال کیا کہ
ضابطہ خان سا شخص باوجود اسکے کہ سکھون نے اوسکی مدد کی پھر بھی ہار گیا اب بہتر یہ سوچا کہ شاہزادے کو اپنے ساتھ لیکر سرہند
کی طرف جاوے اور فوج اکٹھی کر کے سکھون کو مغلوب کرے اور پھر اونکو دم دلاسا دیکر امیر الامرا کی برابری کرے یہ اپنا ارادہ
پادشاہ سے کہکر شاہزادہ جوان بخت یا اکبر شاہ کو ساتھ لے باہر خیمہ کھڑا کر بہت سا لشکر اکٹھا کیا۔ عبد الاحد خان فوج کو آراستہ
کر کے آگے بڑھا اور امیر الامرا کی طرح اسنے بھی سرہند سے کچھ آگے بڑھ کے سکھون کے سردارون میں ایک سے سوال جواب ڈالا اور وہ
بہت شان و شوکت جتانے لگا تو اس کشمیری کی جوانمردی کو جانتے ہی تھے جب مقابلہ ہوا باوجود اسکے کہ ابھی اسکی فوج کا کچھ نہین
بگڑا تھا اور سب لڑنے کو طیار تھے مگر عبد الاحد خان کہ بڑا نامرد تھا جب اسنے تلوارین چمکتی دیکھین نامردی کے مارے شاہزادے
کو لے اولٹے پاؤن پھر آیا وسنے اپنے حاکم کی نامردی سے بہت سختیان اوٹھائین نجف خان نے اب موقع پاکر پادشاہ سے
حکم لے اپنے معتمدون کو آگے بھیجدیا اور عبد الاحد خان کو مقید اور اوسکے گھر کو ضبط کر کے اسکے یہان کا کتب خانہ اور دواخانہ
کہ بہت نادر تھا آپ کچھ چھوڑا اور باقی سارا مال جو لاکھون روپیے کا تھا پادشاہ کے گھر پہنچا دیا اور اپنے بہادر سوارون
کو سکھون کی اطراف میں بھیج اونھین مطیع کر اون لاکھون سکھون پر اپنا غلبہ ظاہر کیا اور بڑی شان و شوکت سے اکبر آباد و شاہجہان آباد
میں چند جہات حکومت کی اور اسکے سبب انگریزون کو بھی ہندوستان میں رہنا مشکل معلوم ہوتا تھا۔

عبد الاحد خان کے قید ہونے کے بعد جنرل کوٹ بہادر نے مسٹر [illegible] صاحب کو ایلچی کر کے امیر الامرا کے پاس بھیجا اور بعضے

شکست پاکر صلح کے عہد و پیمان لکھکر اپنے قلعے کو پھر آیا کرنیل گاڈرڈ صاحب نے یہ خبر سنکر مرہٹون سے لڑنا مناسب جانا کہ
اونکی فوج کثیر تھی اور اوسکی فوج سفرون اور لڑائیون سے تنگ ہوگئی تھی آخر بندر سورت کو جہان کا قلعہ انگریزون کے
پاس تھا چلا آیا اور سب حال کونسل کلکتے کو لکھا گورنر ہیسٹنگ اور اہل کونسل نے جنرل گاڈرڈ کی صلح سے ناراض ہوکر اوس کرنیل
کو مرہٹون کے مقابلے پر مقرر کیا۔ فتح سنگھ گائکوار کی مدد سے ۱۱۹۴ہجری مین گجرات کا قلعہ کرنیل کے ہاتھ لگا وہ حسب وعدہ گجرات
گائکوار کو دیکر آپ اون مرہٹون کی لڑائی کو نکلا جو گجرات والون کی مدد کو آگئے تھے۔ تھوڑے مرہٹون کی لڑائی پر مقرر کیا۔
تھوڑے دنون بعد گوہد کے رانا کے وکیل گورنر بہادر سے رجوع لائے اور فوج کے خواہان ہوے رانا کو مرہٹون کے ساتھ
ایک مدت سے خصومت تھی ان دنون کہ انگریزون کو مرہٹون سے لڑتے دیکھا یہ چاہا کہ انکی مدد سے بعضے اپنے قلعے اور ملک جو مرہٹے
سے چھین لے گورنر نے اوسکی مدد کرنا بہت غنیمت جانا اور یہ سمجھا کہ گویا اوسکا بھی ملک مفت مین ہاتھ لگا جاتا ہے اسواسطے کہ وہ بڑا
مالدار اور زبردست اور فوج والا تھا اور مرہٹون اور انکے رستون اور انکے ملکون کی حدود سے خوب ہی واقف تھا غرضکہ گورنر نے
کرنیل پاپہم صاحب کو گوہد والے رانا کے پاس بھیجا اُسنے ابھی اطمینان کو گوہد کا قلعہ اس سے مانگ لیا یہ پونا اور ستارا کے مرہٹے سردار
انگریزون کا ارادہ دیکھ سب آپسمین مل گئے اور فتح سنگھ گائکوار اور اولاد رگھوجی کو بہت لعنت ملامت کرکے اپنی موافقت کو بلایا اور نقصانکو
کو تھوڑا سمجھا کر اپنا شریک کرلیا کرنیل گاڈرڈ نے جب فتح سنگھ گائکوار کو اون سے ملا ہوا دیکھا وہان قیام مناسب نجانا ۱۱۹۵ہجری مین بندر سورت
کی طرف پھرا اور لشکر کی آسودگی اور لڑائی کے اسباب کی طیاری مین مشغول ہوا فتح سنگھ گائکوار کو مفت مین گجرات ہاتھ لگ گئی جنبا جی
مودھوجی کے بیٹے اور رگھوجی بھونسلے کے پوتے نے پونا کے سردارون کے دھمکانے اور بہکانے سے اپنے دار الملک یعنی
ناگپور سے فوج مناسب لے چکتا تھا اور کٹک مین پہنچ برسات مین چھاونی کی اور اپنے وکیل گورنر بہادر کے حضور حاضر ہوکر اوسکو
اخلاص مندی ظاہر کرتے تھے لیکن پھر بھی گورنر ہوشیاری کی راہ سے انگریزی فوج کو مرہٹون کی فوج کے مقابل یعنی کٹک اور پہاڑون
کے دررون کے سامنے کہ بنگالے اور عظیم آباد مین اونکے آنے کا راستہ وہی ہے اپنے ملک کی سرحد پر تعین کرکے تاکید کردی کہ آگے
قدم بڑھانے نپاوین ٭

حیدر نائک کا کچھ تھوڑا سا ذکر اور اوسکا مدراس مین آنا اور محمد علی خان صوبہ دار ارکاٹ پر غالب ہوجانا

حیدر نائک دکن کے نوابون کی سرکار مین ایک ادنی سا جمعدار تھا اور پھر آہستہ آہستہ نائکی کے مرتبے سے کہ دس بیس
آدمیون کا مالک ہوتا ہے بڑھتے بڑھتے جمعداری اور صوبہ داری اور کمیدانی کا درجہ نوکری سرکار عالم کلاہ پوشون کا ہے ترقی کی لیکن نائکی کا
لقب ہمیشہ اُسکے نام کے ساتھ مشہور رہا بعد اسکے دکن کے راجاؤن کا ہان نوکر ہوکر فوجی افسر ہوگیا اور بتدریج مشہور ہوا یہان تک کہ راجہ
ملیبار کے ہان نوکر ہا تھوڑے دن بعد اُسکے دیوان کو ظاہر بظہور مار ڈالا اور آپ راجہ کا دیوان بن بیٹھا اور ملیبار کا منتظم ہوگیا اور راجہ
کو بیدخل سا کر دیا۔ ایک بار نظام علی خان آصف جاہ نظام الملک دکن کے حاکم کے بیٹے سے محمد علیخان اور انگریزون کے ساتھ کچھ جھگڑا

آن پڑا یہانتک کہ لڑائی کی نوبت پہونچی حیدر نائک اس لڑائی مین نظام علیخان کا مددگار ہوا مگر اوسکو شکست ہوئی تب حیدر نائک انگریزون سے
مقابل ہوا وہ بھی شکست پاکر اپنے ملک کو پھرا انگریزون نے اوسکا تعاقب کیا اوسکے کئی قلعے چھین لیے حیدر نائک نے اپنے ایک
قلعے مین پہونچ انگریزی لشکر پر دھاوا مارکر انگریزی فوج کو شکست دی جیتے وہ پھر مستعد ہوئے تب وہ وہان سے غائب ہوکر
مندراس کے قلعے مین جا پہونچا قلعہ اوس وقت وہان کے صاحبون سے خالی اور سب کے سب بے خبر تھے غرضکہ اوسنے وہان
جاتے ہی مندراج کو لے لیا وہان کے بڑے صاحب نے چاہا صلح مناسب جانکر اوسکی ملاقات کی عہد و پیمان درمیان آئے
پھر وہ اپنے ملک مین جاکر ملک گیری کے اسباب کی زیادتی اور فوج کی آراستگی مین لگا ایک مدت بعد اوس سے اور مرہٹون سے
کچھ نزاع پھیلا اور مرہٹے سے میدان ہارکر اپنے ملک کو گیا اور پھر اپنے تئین درست کیا مرہٹے اوسکے اقتدار سے ڈرے اور نظام علیخان
سے ملکر اوسکے ملک چھین لینے کا ارادہ کیا نظام علیخان کے کئی ہزار سوار جنکا سردار کمال خان [illegible] تھا اور مرہٹے کے
پچیس ہزار سوار اس کام پر مامور ہوکر اوسکے ملک مین آئے حیدر نائک کا ہیاؤ نہ پڑا برس دن تک تو اس فوج سے مقابلہ کیا
کبھی تو کبھی کوس دو ہی پر اپنے تئین بچائے رہتا تھا اور کبھی مورچے آدھے لگاتا اور توپین گرد جنگ کے بیٹھے رہتا تھا مگر غنیم کی اوس سے
مجال نہ تھی آخر صلح کو بہتر جانکر بہت سا روپیہ مرہٹے اور نظام علیخان اور لشکر کے سردار کو دیکر اپنے پاس بلا کر اپنے سے ٹالا اوس
برس تک امن و امان مین گذرے آخر کریم خان بندا ایران کے حاکم کے پاس ایلچیون کو تحفہ اور بہت سا روپیہ دیکر بھیجا اور کئی ہزار مغل
ولایتی وہان کے سردارون سمیت بلائے اور جزیرہ موریشس کے فرانسیسون کے ساتھ بھی راہ و رسم پیدا کرکے اونکے وسیلے سے فرانسیس
اکابر کے ساتھ مراسلات اور تحفہ تحائف کا بھیجنا شروع کیا اور اس جگہ بھی کئی ہزار سوار ولایتی اور ہندی کے سپاہی ستر ہزار
پیادے پر فرانسیسی انگریزی طریق پر طیار کرکے اور سات سو توپین انگریزی و فرانس کے طور پر بنا کر اپنے ساتھ لین اور تین چار کروڑ روپیہ کا
ملک لیا اور مرہٹے کے ملکون مین سے لیکر اپنے تصرف مین لایا اور اسکو مرہٹے پر خاطر جمع نہ تھی اس واسطے کہ اوسنے اونکے
کئی ملکون کو قبضے مین کیا تھا اوس وقت مین کہ انگریزون کو مرہٹون سے لڑائی پڑی تھی مرہٹے کو پیام بھیجا کہ اگر تم صلح رکھو اور ایسے
ہوسے ملکون سے کچھ تعرض نکرو تو ہم بھی تمھاری مدد کرنے پر حاضر ہین مرہٹے نے ایسے وقت مقدور سے اس وقت مین بار دگر آنا
غنیمت جانکر ہمیشہ کو صلح کرنا دو شرط پر موقوف رکھا اول یہ کہ شریک ہو لڑائی مین ہمارے شفیق رہو اور جو ایسا نہ ہوسکے تو صوبہ
ارکاٹ مین جاکر اوس جگہ کو اپنے تحت مین کر لین اور انگریزی جماعت کو اسی جگہ پامال کر دے حیدر نائک نے دوسری جہ اختیار کی
اور مرہٹون سے دوستی کر سنہ ۱۱۹۴ مین بہت سا سامان اور فوج لیکر صوبہ ارکاٹ پر چڑھ گیا جب مندراج سے چالیس پچاس کوس کے
فاصلے پر پہونچا ایک دفعہ تو اپنے بیٹے کو کچھ فوج سمیت بہت جلد بھیجکر مندراج کی آبادی اور محمد علی خان صوبہ دار کے مکانون کو لوٹ
لیا مگر رعیت پہ کچھ ظلم نکیا اور انگریزی باغ اور عمارتون کو خراب و مسمار کر دیا اور اکثر آدمی قید کرلیا آخر جرنیل منرو جسنے شجاع الدولہ
کی لڑائی بکسر مین ماری تھی سولہ توپ اور تلنگون کی پلٹن لیکر لڑائی کے ارادے پر مندراج سے نکلا حیدر نائک نے اوس وقت اپنے بیٹے
کو لکھا کہ انگریزی فوج کو میدان مین نکال لائیے اور اوس سے بہت قریب جا ملے بیٹے نے باپ کے حکم کی تعمیل کی جرنیل منرو نے

ایک پلٹن کو مع کپتان اور دو توپون کے حکم دیا کہ دو تین کوس ساری فوج سے آگے بڑھتے رہین اور آپ ساری فوج
سے تین چار کوس پیچھے آتا تھا جب دس بارہ کوس قلعے سے دور نکل گیا حیدر کا بیٹا باپ کے حسب الحکم آگے چلنے والے
چالیس پلٹن کے کپتان نے غنیم کی فوج دیکھکر توپ چلانا اور لڑنا شروع کیا اور جنیل کو بھی اطلاع کی اور مدد طلب کی جنیل نے چار پلٹن
دو گورے کی دو تلنگون کی اوسکی کمک کو بھیجین اور ادھر حیدر نے بھی اپنے داماد کو اور فوج سے بیٹے کی مدد کو بھیجا لڑائی ہونے
لگی انگریزی فوج نے دشمن کا غلبہ دیکھکر جنیل سے ملنا مناسب جانکر لڑتے لڑتے ادھر کو پھرے تب حیدر کی فوج چاروں طرف سے
قابو پا گئی اور چونکہ سبقت کی تھی اور مارے گولون اور توپون کے انکو تنگ کر دیا تھا اتنے مین انکا ایک توپ کا گولا انگریزی فوج کے
صندوقون مین جا پڑا سارا بارود تھا جھپک گیا اور بہت سے آدمی بھی جل کر خاک ہو گئے پھر تو حیدر کی فوج نے اونمین گھس
مین گھس کر تلوار چلانا شروع کیا آدمی گھاس کی طرح کٹنے لگے تین چار کمپنی بھاگ کر جنیل منرو کے پاس پہنچین جنیل کے یہ بات
سنتے ہی ہوش و حواس جاتے رہے اور رات ہی کو بے تحاشا بھاگا او صبح ہوتے ایک چالاک گھوڑے پہ سوار ہو قلعہ
مدراس مین پہونچنے تک کہین دم نہ لیا اور باقی بھاگی ہوئی فوج خراب خستہ جون تون قلعے مین داخل ہوئی حیدر نے کیا لشکر
فوج کا پیچھا لیا اور آپ بھی اوسکے تعاقب مین جا کر شہر کو لے لیا مگر قلعہ مدراس انگریزون ہی کے قبضے مین رہا کہتے ہین کہ چند روز مین
کے صوبہ دار محمد علی خان کا قلعہ اور پلیچری کا قلعہ جو اونہین دنون فرانسیسون سے انگریزون کے ہاتھ لگا تھا وہ بھی حیدر نے
فتح کیا اور اسی عرصے مین ایک محل جو انگریزون کا مکان تھا اتفاقا وہان انگریزون اور اونکے تلنگون مین تکرار ہو پڑا انگریز
گھوڑے سے تھے بعضے تو مارے گئے اور بعضون کو اونکے نوکرون نے قید کر کے حیدر کے حوالے کیا اور وہ جگہ مفت حیدر
کے ہاتھ لگ گئی ٭

جنرل منرو کا اول مرتبہ حیدر نائک سے لڑنا اور دوسری دفعہ جنرل کوٹ کا لڑنا اور دونون جنیلون کا شکست پانا

جنرل منرو کہ اس طرح میدان ہار کے بھاگا سب اوسکو لعنت ملامت کرنے لگے شرمندہ کیا یہ خرابی کلکتے تک پہنچین
پائی تھی اسمین گورنر کا بگڑا اور فرانسیس صاحب مین فساد ہوا اور ایک باغ مین دونون گولی سے لڑے فرانسیس صاحب زخمی ہوا
اس عرصے مین جنرل کوٹ کہ ساری فوج کا سردار تھا لکھنؤ کی طرف سے اور دو کرنیل صاحب بولان سے آئے اور انھون نے
گورنر اور فرانسیس صاحب کی تقصیر اور باہم صلح کروا کر دونون کو کونسل مین بلائے اوس وقت کلکتے مین خبر پہنچی کہ انگریزی فوج
حیدر سے شکست پائی سب انگریز بجان بہت متفکر ہوئے اور بہت سے جمع کر کے فوج کی ترتیب کی اور کمین سے
اور جنیل کوٹ کو مدراس مین بھیجا اوسکی انگلستان سے ... [illegible] ایک کرنیل کے قریب دو دفعہ لیا جنیل
کہ وہان چار پلٹن لیکر مہینے کے مہینے سنہ ۱۱۹۵ ہجری مین جہاز پر سوار ہو مدراس [illegible] جنیل منرو [illegible]
پہنچنے کے بعد حیدر کی فوج پر چڑھا اور لیکن وہ [illegible] انگریزون کی دونون [illegible]

بعد جنرل مڈر و صاحب نے جنرل کوٹ کے منڈراج مین اپنی مدد کے واسطے آنے کی خبر سنکر پہلے ہی سے سب فوج سمیت حیدر کے بیٹے سے لڑائی شروع کی آخر بڑی لڑائی کے بعد پھر انگریزون کی شکست ہوئی اور جنرل مڈرو اور جو اوسکے رفیق تلوار سے بچے میدان سے پھر کر قلعہ منڈراج مین داخل ہوئے ❊

حیدر نائک قلعہ گیرون سے لڑنا نا مناسب جانتا تھا اور یہ کہا کرتا تھا کہ کیا تین چار ہزار گز زمین کے واسطے ناحق جانین گنوا دین اگر خدا تعالی ہمین ملک دے اور انگریز مرین تو یہ ایک قلعہ کیا بہت سے قلعے ہاتھ آ جائینگے ❊

جنرل اپنی ہمراہی اور منڈراجی فوج اور بہت سے ساز و سامان سے وہان پہنچکر حیدر نائک کی فوج سے لڑا خدا کا کرنا پھر جنرل مڈرو کی کچھ پیش نہ گئی اور حیدر نائک ہی کی فوج پھر غالب ہوئی غرض کہ وہ منڈراج کے قلعے سے باہر سارے صوبہ کرناٹک پر غالب ہو گیا

کپتان پاپم کی فوج کا منڈراج کی طرف جانا ملتوی رہنا اور گوالیار کے مرہٹون کا کچھ احوال اور انگریزی اوس فوج کا حال جو گوہد کو گئی تھی

انگریزی فوج جسکا سردار کپتان پاپم تھا اور رانا گوہد کی مدد کو گئی تھی چند روز رہی پھر یہی کپتان بعضے قلعون کے لینے کی فکر مین پڑا جو حقیقت مین اسکے باپ دادون کے تھے اور اوس سے ہر جگہ اور ہر مکان کا احوال پوچھا رانا نے کہا کہ جتنے میرے باپ دادون کے قلعے ہین اونمین سے گوالیار کا بھی ایک قلعہ ہے کہ اس سے قبل سلاطین بابریہ نے اوسے جبر سے اپنے قبضے مین کر لیا تھا اور جب سے وہ بادشاہی قلعہ مشہور ہے جب سلطنت کمزور اور مرہٹے قوی ہو گئے قلعہ دارون نے بادشاہ کی غفلت سے بہت سا روپیا مرہٹون سے لیکر اوس قلعے کو اونھین دیدیا اوس وقت سے ابتک مرہٹے کے پاس ہے اور یہ معاملہ محمد شاہ کے بیٹے احمد شاہ کے وقت مین ہوا تھا گوہد کا رانا اس سبب سے کہ گوالیار گوہد مین تیرہ کوس کا فاصلہ ہے وہان کے حال سے بالکل واقف تھا اور شاید اوس قلعے کا ایک مخفی رستہ ایک پہاڑ پر ہو کر تھا اور دو طرفون سے قلعے کے اس طرف کی دیوار نیچی تھی یہ سب باتین اوسنے انگریزی سردارون سے ظاہر کین اور جو آدمی کہ اوس راہ سے واقف تھے اونھین لا کر حاضر کیا انگریزی فوج کے سردار نے مشہور کیا کہ گوہد سے کسی اور طرف کوچ ہے جب اوسکا لشکر قلعے سے پانچ چھ کوس کے فاصلے پر آیا تب اوسنے رات ہوتے ہی لشکر کو منزل مین چھوڑ دیا اور فقط فوج کو ساتھ لیکر زینے جو پہلے طیار کرا رکھے تھے اونھین لیے قلعے کی طرف چلا اور پچھلے پہر سے وہان پہنچکر قلعے پر چڑھ گیا اور قلعے کے محافظون پر توپین مارنا شروع کیا کہتے ہین کہ قلعہ دار مرہٹے نے غصے سے یا ڈر کے مارے اپنے بڑے بڑے رفیقون کو مار ڈالا اور یون بھی سنا ہے کہ بادشاہی وقت کا ایک قدیم نگہبان اس سبب سے کہ مرہٹون نے اوس سے اوسکی جاگیر چھین لی تھی اونسے بغض رکھتا تھا اور اوپر دل سے اوس سے سازش رکھتا قلعے کے اندر رہتا تھا یہ کام اوسکی مدد سے ہوا غرض کہ انگریزون کے تصرف مین آ گیا اور ایسا بھی سنا گیا کہ مہاجی سیندیہ کہ مالوے اور اوجین اور گوالیار کے قلعے کا مالک تھا سنہ [illegible] ہجری مین برسات کے موسم مین جب جرنیل کاڈر صاحب بہ رسوت کو گیا تب اوسنے وہان کے برسات کاٹی مدت ایک بعد معلوم ہوا کہ انگریزی فوج کی زیادتی اور قحط کے باعث اور غلے کی کمی سے تنگ ہو گئے اور گوہد کے رانا سے بھی کچھ نفاق سا معلوم ہوا ان سے جو آج اوسکی

سنہ ۱۷۸۰ع

اعانت چھوڑکر گوہد اور گوالیار کے قلعے کو اوسی کے اختیار مین رہنے دیا اور آپ راجہ سے صلح کرنا چاہا مہاجی سیندھیہ نے بھی غنیمت جانکر
لڑائی موقوف کی انگریزی سردار وہان سے اولٹا کر کانپور اور کوڑے کی طرف آئے اور صلح کی امید پر عہد و پیمان جو دونون کو منظور
تھے استوار ہونے کے لیے الہ اباد کی حدود مین ٹھہرے اور انفصال کے منتظر رہے لیکن سیندھیہ گوہد کے رانا سے جسنے قلعہ گوالیار کو
انگریزون کی مدد سے چھین لیا اور مرہٹون کے اکثر ملک لینے کا ارادہ کیا بہت دل مین پیچ و تاب کہاتا تھا اور اوسکے بگاڑنے کی فکر
مین پڑکے اوسکے ملک کو لوٹنا شروع کیا آخر رانا کا سارا ملک اور بڑے بڑے قلعے مہاجی سیندھیہ نے چھین لیے اور رانا کے پاس
فقط گوہد اور گوالیار کا قلعہ رہ گیا سیندھیہ کی فوج نے ان دونون قلعون کو گھیر لیا اور رانا کو نہایت تنگ کیا راجہ چیت سنگہ بنارس کا زمیندار
بھی سیندھیہ کی داد و حمایت مین تھا اس راجہ نے انگریزون سے بہت سے مکر و فریب کیے تھے اور آخر انگریزون سے مغلوب ہوکر
بھاگا تھا گورنر بہادر نے جنرل کرٹ(?) کے چلتے وقت یہ اوس سے قرار کیا تھا کہ فوج … اور … کالپی کی طرف
کرنیل پیارس صاحب … کے قاعدے کے زیر حکم تمہارے پاس ہمراہی کے لیے خشکی کی راہ ہوکر بھیجی جاویگی جب سات گزر گئی
گورنر بہادر نے فوج کے بھیجنے کا ارادہ کیا اور ایک انگریز کو تین لاکھہ روپیے کے اقرار نامے سے وکیل چمناجی کے پاس جو رگھوجی کا
پوتا اور سردار لشکر اور کٹک مین مامور تھا نقیبہ(?) عہد کا مضمون اوسکو دیکر آگے بھیجا تاکہ فوج کو اس طرف ہوکر جانے کی چمناجی سے
پروانگی ملے اوسنے بہت سی ارادت ظاہر کرکے وہ کچھ … سے تحقیق … لیے اور مطلب کے سوال جواب کے انفصال کو اپنے باپ کے پاس جو اپنے
دار الملک ناگپور مین تھا اوس وکیل کو ناگپور مین بھی بھیجا اور اس باب مین عرض کیا اوسنے یہ جواب دیا کہ انگریزون کا قول و قرار قابل
اعتماد نہین اسواسطے کہ اونھون نے بنگالے کے حاکمون اور شہاب الدولہ کی اولاد سے جیسی جیسی بدسلوکیان کین سب ظاہر ہین علاوہ اسکے
ہم دکن کے عمدہ سردارون کی مرضی کے تابع ہین خاص صلح اور لڑائی مین اپنی حدون سے فوج کے رستہ دینے مین ہمین کچھہ اختیار نہین
اور دکن کے سردارون کا یہی منصوبہ ہے کہ انگریزون کو … بنگالے اور عظیم اباد کی حدود مین لڑنے کا حکم ہی … پہلے عہدون کا بہانہ کرکے
اس امر مین درنگ رکھی ہے ہم سے اتنا ہی غنیمت جانو کہ تمہارے … سے … گورنر نے یہ بات سنکر پیغام بھیجا کہ ہمارے تمہارے پہلے
صلح ہو گیا ہے(?) … جو کہ تم اب ہماری رفاقت کرو اور تین لاکھہ روپیے مدد خرچ کے طور پر ہمارے … مقرر ہے … لیا کرو اور ہماری
فوج جو دکھن کو جاتی ہے اوسکی رفاقت کرو چمناجی اور اوسکے باپ نے یہ بات قبول کی پر یہ کہلا بھیجا کہ خیر کچھہ مضایقہ نہین ہم اس شرط
سے تمہارے شریک ہوتے ہین کہ پہلے چوتھہ کی باقی جو قریب اٹھارہ(?) لاکھہ روپیے کے ہوتی ہے ہمکو پہلے دیدو اور آیندہ کو ایک مہاجن ضامن دیدو کہ
اوس سے مہینے کے مہینے تین لاکھہ روپیے لیا کرین گورنر بہادر نے ان باتون کو بہت گران جانا اور اونکی باتون سے کچھہ دشمنی کی بو
پائی اسلیے قبول نکیا اور اسی سبب سے کرنیل پیارس صاحب کی روانگی مین توقف ہوا اور جسطرح کہ انگریزی فوج پہلے سے اپنی اپنی
حدون مین اور مرہٹون کی فوج کے نہ آنے دینے کے واسطے بنگالے اور عظیم اباد مین تعینات تھی ویسے ہی رہی اور چمناجی کی فوج کٹک مین اپنی حدود
پر مقیم رہی اور ایک دوسرے کی گھات مین ہوکر وقت کو ٹالتا رہا۔ آخر کو ناگپور کے راجہ نے ان گفتگوؤن کو اپنے حصول مقصود کا وسیلہ سمجھا
اور چوتھہ کا روپیہ تمام دکھان(?) بھر لیا اور اور تحفے بھی لیے اونکے وکیلون کو زر و جاگیر ملین بعد اسکے اس سبب سے کہ اونکو براہ … پونا اور ستارا وغیرہ

کے سرداروں سے پہلے عداوت تھی جمنا جی اپنے باپ کے پاس چلا آیا اور کرنیل مارپیر بہت سی فوج لیکر گنجام کے رستے ہو کر مندراج

کے قلعے میں پہنچا اور جرنیل گوڈرڈ سے متفق ہو کر حیدر نائک سے لڑے اس مرتبہ بھی انکی کچھ پیش نہ چلی اور حیدر نائک [illegible]

صوبہ ارکاٹ پر غالب ہو گیا لیکن مندراج کا قلعہ اوسکے ہاتھ نہ لگا ٭ ایک دفعہ کرنیل مارپیر جہاز قاصدی پر سوار ہو کر کلکتے میں آیا اور گورنر

نے بہت سا روپیا اپنی قوم سے بیچ کے طور پر اگاہ رکھا تھا اوسنے مندراج میں لے گیا اور مشہور ہے کہ مندراج میں گرانی غلہ اور رسد کے

کی بہت ہی قلت تھی لیکن انگریز بڑی مضبوطی اور گورنر کی رسد پہونچنے سے وہاں جمے رہے اور تین برس کے عرصے تک مندراج

کے قلعے کو اپنے ہاتھ سے جانے نہ دیا ٭

دکن کے بعض حالات اور گورنر ہسٹنگ بہادر کا بعض مخفی مطالب کے سبب سے کلکتے سے مغرب کی طرف جانا

جب جرنیل گاڈرڈ صاحب بہادر بسین کی فتح کر چکا اور بہت سے مرہٹوں کے اکثر قلعوں میں سے تھانے اوسنے پونا کا ارادہ کیا پیشوا زور

سے جدا ہونا چاہا اپنی فوج لیکر کئی منزل بڑھا سے سمندر کے متصل جرنیل کو آکر روکا لڑائی کا ہنگامہ شروع ہوا ایک دن میں کئی بار لڑائی ہوئی

اور ہر طرح کی سعی اور تردد ہوئے آخر جب بہت آدمی مارے گئے جرنیل کا لشکر شکست ہوا جرنیل باقیماندوں کے ساتھ چند دو ہزار سے زیادہ نہیں

سمندر کے کنارے اسباب اور توپخانہ چھوڑ کر جہاز پر جا چڑھا اور بمبئی کے قلعے پہنچا کر وقت کے منتظر رہا اور بعضے کہتے ہیں کہ سورت کے

بندر میں چلا گیا۔ اوس وقت گورنر ہسٹنگ بہادر نے بنگالہ اور عظیم آباد جو اوسکے تصرف میں تھا اونکا بندوبست کرنا ضرور سمجھا کیونکہ

باہم میں یہ صلاح دیکھی کہ نواب نجف خان اور بادشاہ اور جو شخص کہ لایق ہو سفیر اور خط بھیجکر اوس سے آشتی کرے اور انہیں فوج کی

کے بھیجنے میں انکی اپنی طرف مائل کرے اور جو شخص کہ مالدار اور نالایق ہیں اور لالچی یا نواب ہیں بہت سا روپیا مفت ترتیب کرتے ہیں

اون سے لڑائیوں کے واسطے حکمت عملی کرکے بہت سا روپیا لیوے تا کہ دکن کی فوج اپنا غلبہ اپنے وطن میں جہاں کہیں فساد نہ کرا سکے اور

نواب نجف خان کے انگلے سوال و جواب اس تجابت سے اندیشہ مند ہوتا ہی کیونکہ بہت سے زمانہ ان مطلبوں کے واسطے گورنر بہادر نے

۱۱۹۵ ہجری میں رجب کے مہینے کلکتے سے کوچ کیا اور اکثر عقلمند انگریزوں کو جیسے اندرسن صاحب وغیرہ تھے اپنی رفاقت میں لے لیا اور

ہندوستانیوں میں سے علی ابراہیم خان کو اپنے ساتھ لیا جو ایک مدت سے مرشد آباد میں خانہ نشین تھا اور [illegible] ہو کر شاہان

لیکر روانہ ہوا شعبان کے شروع مہینے میں عظیم آباد میں پہونچکر گدی بیٹھنے کا قصد کیا اوسی مہینے کی ۲۳ تاریخ بنارس میں پہونچکر [illegible] کا

کیا کہ جلد وہاں پہونچکر دل کا ارادہ ظاہر کرے ٭

نواب فخر الدولہ کا حال

سنہ ۱۷۷۴ ع

۱۱۹۴ ہجری میں نواب فخر الدولہ عظیم آباد کا صوبہ دار ہوا لیکن بہت مغرور اور بد مزاج تھا چنانچہ اوسنے اکثر شرفا اور امرا

اور اہل سپاہ کو بے سلوک برباد کر دیا۔ نواب [illegible] صمصام الدولہ کا بھائی اوسکی بدسلوکی سے شاہجہان آباد کو چلا گیا آخر

صمصام الدولہ نے فخر الدولہ کو موقوف کروا دیا اور عظیم آباد کی صوبہ داری بنگالہ میں جا کر [illegible] الملک شجاع الدولہ شجاع الدین محمد خان اسد جنگ

کو وہان کی صوبہ داری کی سند دلائی۔ یہ شخص نواب جعفر خان کا داماد تھا فخر الدولہ موقوف ہوکر شاہجہان آباد کو آیا ❊

شجاع الدولہ کا ذکر

شجاع الدولہ برہانپور کا رہنے والا تھا جو صوبہ دکن کا علاقہ ہے اور اوسکی قوم افشار تک پہونچتی تھی جو خراسانی ترکون مین ایک فرقہ ہے اور جس وقت کہ عالمگیر دکن مین تھا اوس وقت اوسکی شادی نواب جعفر خان کی لڑکی زیب النسا سے ہوئی جو بیبی مرشد قلیخان مشہور تھا اور مرزا محمد علی وردی خان مہابت جنگ اور مرزا محمد اوسکا باپ اور حاجی احمد اوسکا بھائی یہ سب عالمگیر کے بیٹے اعظم شاہ کے رفیق تھے اور جب لڑائی مین آقا مارا گیا یہ اپنے اپنے گھر بیٹھ رہے تھے اور اسی سبب سے مفلس ہو گئے تھے اور محمد علی وردی خان کی مان قوم افشار اور شجاع الدولہ سے قرابت رکھتی تھی اس لیے ان دونون نے شجاع الدولہ کی رفاقت کا ارادہ کیا پہلے پہل مہابت جنگ کا باپ محمد شاہ کے شروع عہد مین شجاع الدولہ کے پاس جا کر رفیق ہوا مہابت جنگ جسکا نام مرزا محمد علی تھا بہت ہوشیار اور فراست والا تھا شجاع الدولہ نے اوسکی حسن خدمت اور جوہر دانائی معلوم کرکے بادشاہ کے حضور سے اوسکا خطاب محمد علی وردی خان منگا لیا جعفر خان اپنے داماد شجاع الدولہ سے کچھ ناراض تھا اسواسطے اوسنے اپنی آخر عمر مین یہ چاہا کہ بنگالے کی نظامت علاء الدولہ سرفراز خان اپنے نواسے کے نام مقرر کرے شجاع الدولہ نے واقف ہو کر اپنے وکیل کی معرفت بادشاہ اور امیر الامرا کے حضور مین بنگالے اور اوڑیسے اور دیوانی وغیرہ کی سندین حاصل کرنے مین سعی کی اور اپنے رفیقون کے ساتھ مرشد آباد کو چلا رستے مین جعفر خان کے مرنے کی خبر سنی اور صوبہ داری کی سندین بھی بادشاہ کے حضور سے آ پہنچین علاء الدولہ اوس تک پہونچ کر تنہا اوسکے باپ کی پابوسی کو گیا اور مبارکبادی کی نذرین گذرانین شجاع الدولہ نے ملکی اور مالی کامون کا بندوبست اپنی عقل سے کیا اور علی وردی خان اور حاجی احمد اور رای رایان عالمچند جو اسکا پیشکار دیوان تھا اور جگت سیٹھ فتح چند کہ اوسکی ناموری کہ پہرون سے زیادہ تھی اور اپنے وقت کا یکتا تھا انکو اپنا مشیر بنایا اور عدالت کے کامون مین [illegible] نکالتا تھا اور جتنی الامقدور آپ تحقیقات اور طرفین سے جواب سوال کی سماعت کرتا تھا اور صرف اپنے نام بنگالے کی دیوانی سرفراز خان کے نام مقرر کی اور محمد تقی خان دوسرے بیٹے کو اڑیسے کی صوبہ داری دی اور جہانگیر نگر اور ڈھاکے کی فوجداری اپنے داماد مرشد قلیخان کو اور رستم جنگ کو اور رنگ پور کی فوجداری سعید احمد خان اپنے منجھلے بھتیجے اور داماد مہابت جنگ کو اور اکبر نگر مشہور سراج محل کی فوجداری زین الدین احمد خان بھتیجے اور داماد مہابت جنگ کو اور فوج کی بخشیگری نوازش محمد خان بھتیجے اور بڑے داماد مہابت جنگ کو سونپی اور سب بڑے بڑے ملکی اور مالی کامون مین محمد علی وردی خان اور حاجی احمد اور رای رایان عالمچند اور جگت سیٹھ فتح چند شجاع الدولہ کے مشیر ہو کر بخوبی انجام دیتے تھے ❊

صوبہ عظیم آباد کی نیابت شجاع الدولہ کی طرف سے علی وردی خان کو ہونا

شجاع الدولہ عظیم آباد کی صوبہ داری ہونے کے بعد یہ چاہتا تھا کہ اپنے دونون بیٹون مین سے کسی ایک کو اس صوبے کا نائب مقرر کرے سرفراز خان کی مان اپنے لڑکے کی جدائی نہین چاہتی تھی اور دوسرے لڑکے محمد تقی خان کو کسی سبب سے نہ سکا آخر محمد علی وردی خان کو عظیم آباد کی نیابت کی سند عنایت کرکے اور فوج مناسب ہمراہ دیکر صوبہ مذکور کے بندوبست کو رخصت کیا ❊

مہابت جنگ کا غلبہ دیکھکر اونھون نے مرزا صالح کو صلح کرنے کے لیے مہابت جنگ کے پاس بھیجا مہابت جنگ نے بھی
رعیت کی بربادی سوچکر صلح قبول کی چنانچہ ۱۱۶۴ ہجری مین دونون طرف سے یہ بات ٹھہری کہ میر حبیب مہابت جنگ کا نوکر
ہوکر اوسکی طرف سے کٹک مین نائب ناظم رہے اور جو کچھ وہان کا حاصل ہو وہ رگھو کی فوج کی تنخواہ مین دے اور اسکے علاوہ بارہ
لاکھ روپیہ رگھو کے وکیلون کو سرکار سے اس شرط پر پہنچے کہ مہابت جنگ کی سرحد مین قدم نہ رکھین ⁂

لیکن میر حبیب اس صلح کے بعد فقط چھ لاکھ روپیہ مرہٹے کو بھیجتا رہا ⁂ آخر ۱۱۶۵ ہجری مین جانوجی رگھوجی کا بیٹا باپ کا
نائب ہو مرہٹی فوج لیے اس صوبے مین آیا اور میر حبیب سے حساب کتاب مانگا میر حبیب جو اسقدر اختیار رکھتا تھا اوسکے
کہنے کو خیال مین نہ لایا ⁂ گفتگو ہوتے ہوتے ایسا طول کھنچا کہ لڑائی تک نوبت آپہنچی اور میر حبیب اکثر اپنے رفیقون کے
ساتھ جو اوس وقت موجود تھے جانوجی کے آدمیون کے ہاتھ سے مارا گیا ⁂ رگھوجی یہ حال اپنے بیٹے سے آزردہ ہوا اوسکے
مرنے کے بعد مصالح الدین محمد خان کٹک کی نیابت مین مرہٹے اور مہابت جنگ کی طرف سے مقرر ہوا لیکن اقتدار اوسکے
سبب اپنی کھینچ سے گذرتی تھی ۱۱۷۰ کے اخیر مین جانکی رام صوبہ عظیم اباد کا نائب مرگیا اوسکی جگہ راجہ رام نراین اوسی صوبے کے
دیوان رنگ لعل کا بیٹا مقرر ہوا ⁂

مہابت جنگ کے تینون بھتیجے یعنی شہامت جنگ اور صولت جنگ اور ہیبت جنگ امیری اور جوانمردی مین سب طرح
لائق تھے بلکہ سراج الدولہ سے بھی بہتر تھے مگر خدا کی مرضی سے یہ تینون سردار مہابت جنگ کے مرنے سے پہلے گذر گئے
اور اسی سال مین مہابت جنگ نے بھی اسی برس کی عمر مین استسقا کی بیماری سے رجب کی نوین تاریخ سنیچر کے دن
وفات پائی اور خوش باغ مین اپنی مان کے قدمون تلے مدفون ہوا ⁂

نواب سراج الدولہ کا تینون صوبون کی حکومت پانا اور کلکتے مین انگریزون سے لڑنا اور شوکت جنگ کا مارا جانا

نواب سراج الدولہ مہابت جنگ کی تعزیت سے فارغ ہوکر مسند پر بیٹھا اور صولت جنگ کے بیٹے سے پورنیہ کی فوجداری لینے کا
قصد کرکے راج محل کی سمت کوچ کیا اتنے مین خبر پہنچی کہ شہامت جنگ کے دیوان راجبلبھ کے بیٹے کشن بلبھ کی گرفتاری
کے واسطے جو آدمی کہ ڈھاکے کو گئے تھے اونھون نے لکھا ہے کہ کشن بلبھ بھاگ کر کلکتے مین پہنچ وہان کے بڑے صاحب
مسٹر ڈریک صاحب کی حمایت مین بیٹھا ہے اور انگریز اوسکے دینے مین عذر کرتے ہین سراج الدولہ نے یہ خبر سنکر شوکت جنگ سے لڑنا
ملتوی رکھکے کلکتے کی تسخیر کے ارادے پر روانہ ہوا چونکہ اسکے پاس فوج اور لڑائی کا اسباب بہت تھا تھوڑی مدت مین ذراسی لڑائی
مین انگریزون پر غالب آیا مسٹر ڈریک صاحب سے کچھ نہ بن سکا آخر گھبرا کر تھوڑے ایک آدمیون سمیت جہاز پر سوار ہوکر کنارہ
کر گیا اور جو رہ گئے تھے گولے بارود سے لڑکر آخر بعضے جان سے مارے گئے اور بعضے گرفتار ہوگئے اور انگریزون
اور امینون کا بہت مال تجارت اور نقد و جنس لشکریون کے ہاتھ لگا یہ حادثہ ۱۱۶۹ ہجری مین بیسوین رمضان کو مہابت جنگ کے

سے تھے اور کبھی لڑائی کا سامان مہیا کیے جنگ و جدل کرتے تھے اب دکن میں جنگ کر کے انگریز فرانسیسیوں پر غالب آگئے اور فرانسیسیوں
کی کوٹھی جو قاسم بازار میں تھی سو بھی اونکے ہاتھ سے نکل گئی موشیر لاس کہ فرانسیسیوں میں عمدہ تر تھا اپنے ساتھیوں کو مع توپ
بندوق اور برقندازوں سمیت سراج الدولہ کی سرکار میں نوکر ہوا انگریزوں نے اپنا وکیل سراج الدولہ کے پاس بھیجا اور کہا کہ ہماری
آپ کی صلح ہو گئی ہے اب جو ہم میں اور فرانسیسیوں میں لڑائی ہوئی اور وہ لڑائی کھا کے تمہارے پاس گئے اور آپ انکی پرورش کرتے ہیں
یہ بات خلاف عہدنامے کے ہے سراج الدولہ نے ظاہری خیرخواہوں کے کہنے سے موشیر لاس کو عظیم آباد کی طرف رخصت
کیا اوسنے ہر چند اوسکے سرداروں کی بدنیتی اور اپنی خیرخواہی سے مطلع کیا لیکن اوسکا کہا کچھ موثر نہوا جب وہ مرشدآباد سے نکل گیا
محمد جعفر خان اور راجہ دولہ رام سراج الدولہ کے برخلاف ہو گئے اور جگت سیٹھ اور گھسیٹی بیگم درپردہ اونکے ہر طرح مددرسان ہوئے

سراج الدولہ کا قید ہو کر مارا جانا اور تینوں صوبوں کی ریاست میر محمد جعفر خان کو ملنا

جتنے سردار کہ سراج الدولہ کے ہاتھ سے تنگ ہو گئے تھے اونھوں نے اپنی اپنی مہریں کر کے ایک محضر تیار کیا اور میر محمد جعفر خان
اور راجہ دولہ رام اور جگت سیٹھ ان تینوں نے اکٹھے ہو کر کیلیوں کے ہاتھ وہ محضر انگریزوں کے پاس بھیجا اور بہت کچھ روپیہ
دینے کا وعدہ کر کے لڑائی پر انگیختہ کیا کرنیل کلیف صاحب جنگ نے اس بہانے سے لڑائی ٹھانی کہ کلکتے کی کوٹھی کا روپیہ جو
لوٹ لیگئے تھے اور جو اوسکے ادا کا وعدہ کیا تھا سو ابتک نہیں دیا سراج الدولہ نے بھی لاچار ہو کر نوکروں سے [illegible] مقابلے کے واسطے
مرشدآباد سے کوچ کیا غرض کہ مقام پلاسی میں دونوں لشکر ملے کہتے ہیں کہ انگریزوں کی فوج [illegible]
پانچویں شوال کو پنجشنبہ کے دن خوب لڑائی ہونے لگی میر محمد جعفر خان اور راجہ دولہ رام اپنے ساتھیوں سمیت [illegible]
تھے مگر میر مدن اور موہن لعل جنگ و جدال اور گولہ بازی میں مشغول تھے اسمیں قضا کا ایک گولہ میر مدن کے [illegible]
سراج الدولہ اوسکے مرنے سے بہت گھبرایا جعفر خان اور صادق خان اور میرن کو بڑی آرزو منت سے اپنے پاس بلا کر [illegible]
جعفر خان نے اپنا قابو دیکھ کر دغا دی اور لڑائی کو دوسرے دن پر موقوف رکھا اور موہن لعل کو بڑے استقلال سے [illegible]
مبالغہ اور تاکید سے بلوایا کلیف صاحب بہت گھبرایا اور یہ چاہا کہ ان لوگوں نے دغا سے [illegible] آخر موہن لعل کے [illegible]
سپاہ درہم برہم ہو گئی جب سراج الدولہ نے کوئی اپنا نہ دیکھا لطف النساء اور بعض خاص محلوں اور جواہرات کو لیکر [illegible]
[illegible] چھوڑ کے کشتی پر سوار ہو کر عظیم آباد کو چلا کہ موشیر لاس کہ سراج الدولہ کے بلانے سے عظیم آباد سے روانہ ہو کر راج محل تک پہنچا تھا
اوسنے اوسکے بھاگ جانے کا حال سنا اوسی جگہ سے پھر اکرنیل کلیف نے میجر کوٹ کو اوسکے تعاقب کے واسطے مقرر کیا اس [illegible]
کو ہم [illegible] تک اوسکا پیچھا کیا پر موشیر لاس اوس سے ایک منزل آگے بڑھ گیا [illegible] تینوں صوبوں کی [illegible]
پھر میر محمد جعفر خان نے ایک وزیر پلاسی میں مقام کر کے کلیف اور انگریزی سرداروں سے ملاقات کی اور اپنے بیٹے میرن [illegible]
[illegible] گنج میں سنہ ۱۱۷۰ ہجری میں ساتویں شوال کو سنیچر کے دن جلوس کیا [illegible]
صوبوں کی اکثر مقاموں میں تسلی اور تشفی کے خط بھیجے اور میر محمد قاسم خان اپنے داماد کو مستعد [illegible]

گرفتار کرنے کو بھیجا اور میر داؤد نے اپنے چھوٹے بھائی کو بھی جو راج محل میں رہتا تھا اسی باب میں تاکید لکھی پس سراج الدولہ کو بھی جو لگی راج محل کے دریا کے اوس پار پہونچکر کشتی سے اوترا دانا شاہ نام ایک فقیر کے تکیے میں ٹھہرا اوس بے ایمان فقیر نے اوسکے دشمنوں کو خبر دی میر داؤد اور میر محمد قاسم خان اپنے ہمراہی لیکر آ پہونچے اور سراج الدولہ کو کنبے قبیلے اور سب مال و اسباب سمیت گرفتار کرکے لے آئے اور شوال کی ۱۵ تاریخ مرشدآباد میں پہنچایا میرن جعفر خان کا بیٹا سراج الدولہ کے خون کا پیاسا تھا اوسنے ایک شخص محمدی بیگ کو اوسکے قتل پر تعین کیا یہ شخص ابتدا سے سراج الدولہ کے باپ کا تربیت اور پرورش یافتہ تھا آخر اوس بیدرد ستمگر ظالم نے بڑی بیرحمی کے ساتھ اوسے قتل کیا اوسکی لاش ہاتھی کے ہودے پر ڈالکر شہر میں پھرائی گئی اور اوسکی ماں اور عورتوں کو ٹکڑیاں مار مار کر گھروں کے اندر کیا ⁂

محمد جعفر خان نے ۱۱۷۱ ہجری میں ماہ صفر کے درمیان اپنی امارت کے پانچ مہینے بعد مرزا مہدی سراج الدولہ کے چھوٹے بھائی کو قتل کیا کہتے ہیں کہ اس بیچارے کو دو تختوں کے بیچ میں رکھکر دونوں کو اس طرح کھینچا کہ اوس شکنجے میں دبکر مر گیا اور اون دنوں میں سراج الدولہ کا مدار المہام موہن لعل بھی جو بڑے استقلال سے انگریزوں کے ساتھ لڑا تھا اور جسے قید کرکے اوسکا سامان ضبط کر لیا تھا اسی بیکسی میں گذر گیا ⁂

راجہ شتاب رائے کا حال اور اوسکا شاہجہان آباد سے صوبہ عظیم آباد میں آنا

راجہ شتاب رائے پہلے آقا سلیمان غلام کیچی خاندوران خان امیر الامرا کے گھر کا بیوتات اوسکا تھا اور امیر الامرا کے بیٹے صمصام الدولہ کا خانساماں ہوا آخر اپنے شعور سے بڑے بڑے مرتبوں پر پہونچکر اپنے آقا صمصام الدولہ کی سرکار میں اوسکا نائب مقرر ہوا جب اوسنے شاہجہان آباد کے اوضاع اور حال کو ابتر دیکھا اس شہر میں رہنا نامناسب جانکر عظیم آباد کی دیوانی اور رہتاس کی قلعداری اور صمصام الدولہ کی محالات کی خدمت اپنے نام حاصل کرکے میر محمد جعفر خان کے آنے کے بعد ایک شائستہ وضع سے عظیم آباد میں پہونچکر مہاراجہ رام نرائن کی ملاقات کی پھر اوسکے ذریعے سے جعفر خان سے ملا اور اوسکے ساتھ مرشدآباد میں آیا اور راہ میں کرنیل کلیف صاحب سے توسل پیدا کر خاطر خواہ اپنا کام نکال لیا اور رام نرائن کے نام کرنیل کلیف اور میر محمد جعفر خان کی مہر و دستخط کی سند اور احکام مداخلت کے باب میں لکھوا کر عظیم آباد کو پھر گیا اور جیسا کہ چاہیے سب کاموں میں دخیل ہوکر اپنی کاردانی سے رام نرائن کو بھی چند روز میں آپ سے راضی کیا اور اوسکے دل میں بیٹھکر بڑے چین سے اوقات بسر کرنے لگا ⁂

محمد جعفر خان اور اوسکے بیٹے میرن کا بیان اور مہابت جنگ مرحوم کی اہل و عیال کے ساتھ اونکی بدسلوکی کا ذکر

محمد جعفر خان اور اوسکا بیٹا میرن عیش و عشرت میں مشغول ہوگئے سوائے چند ہزار سوار اور پیادے کے جو میرن کے نوکر تھے سب سپاہ کا حال تباہ ہوگیا تھا پہلے تو آدمی سراج الدولہ کی بدمزاجی اور بدسلوکیوں سے ناراض تھے اور یہ جانتے تھے کہ جعفر خان جو بہادر اور مدت تک مہابت جنگ کی خدمت میں رہا ہے کیسا ہی نیک خصلت اور خوش خلق ہوگا جب یہ حاکم ہوا اوسکی حالتیں دیکھیں تو اوسکے بیٹے

میرن کی وضع دیکھ دیکھ افسوس کرتے تھے اور سراج الدولہ کو یاد کرتے تھے محمد جعفر خان جن دنون کہ مہابت جنگ کا بخشی تھا
ساری سپاہ میں اسکی فیاضی مشہور تھی اوسی قدر بخیل بن گویا قارون ہوگیا انھین دنون مین مہابت جنگ کی بی بی اور گھسیٹی بیگم
اور امینہ بیگم مہابت جنگ کی لڑکیون کو مع لطف النسا بیگم کے جو سراج الدولہ کی بی بی تھی اور اوسکی تین چار برس کی لڑکی
سمیت مقید کرکے بڑی ذلت سے جہانگیر نگر کو روانہ کیا ۔

محمد قلی خان کا شاہزادہ عالی گہر کو عظیم اباد پر چڑھا لانا اور ناکام پھر جانا

محمد قلی خان جو مرزا کوچک مشہور تھا مرزا محسن کا بیٹا وزیر صفدر جنگ الہ اباد کے ناظم کا بھتیجا تھا اوسنے بنگالے اور بہار
اور اوڑیسے کی تسخیر کی ہوس شاہزادہ عالی گہر عالمگیر ثانی کے بیٹے کو دلاکے اپنے پاس بلایا یہ شاہزادہ خوف سے عماد الملک
غازی الدین خان وزیر کے شاہجہان اباد سے نکل کر نجیب الدولہ نجیب خان افغان کے پاس میران پور کٹرے میں رہتا تھا
غرضکہ شاہزادے کو اپنا سردار بنا کر اور چند اشخاص نامور شاہزادے کے ہمراہیون کو ساتھ لے عظیم اباد کو روانہ ہوا جب یہ شہر کے
نزدیک پہنچے تب راجہ رام نراین عظیم اباد کا صوبہ دار جب تک انگریزی فوج آوے ہی آوے شاہزادہ محمد قلی کی اولا عت کے
سوا چارہ نہ دیکھکر پہلے محمد قلی کی ملاقات کو گیا اور اوسکے ذریعے سے شاہزادے کی ملازمت حاصل کی اور قسمت کی یاوری سے
وہان سے سلامت اپنے گھر پھر آیا مگر شاہزادے اور اوسکے ساتھیون کو مفلس اور تباہ حال دیکھکر اونکی طرف سے جو اوسکے دل
مین خوف تھا سو جاتا رہا اور بخوبی قلعے مین بیٹھکر انگریزی فوج کا منتظر تھا محمد قلیخان نے راجہ کے بیٹھ رہنے سے اس قلعے
کی تسخیر مین بہت سی تدبیر کی پر کچھ بن نسکا اور طرفہ یہ کہ شجاع الدولہ الہ اباد کے قلعے کو جو محمد قلیخان کے تصرف مین تھا
دغا سے قلعہ دار سے چھین کر آپ قابض ہوگیا محمد قلیخان یہ خبر سنکر نپٹ گھبرایا اور اس امید مین کہ شجاع الدولہ اوسکا چچا زاد
بھائی ہو ارادہ اوسکی طرف جانے کا کیا اسی مین انگریزون اور میرن کی فوج کے آنے کی خبر سنکر گھبراہٹ سے شاہزادے
کو ساتھ لے عظیم اباد سے نکل اپنے شہر کی طرف پھرا جب پہلواری کے قریب پہنچا موسیو لاس فرانسیس نے دو تین ملاقات
کی اور سمجھایا کہ یہ کیا خیال باطل ہے جو آپ نے اتنے دن تکلیف اوٹھائی ہو دو دن اور بھی ٹھہر جائیے مین بھی اوسکے
دوڑا دوڑ یہان تک آیا ہون میری بھی جرات اور تدبیر دیکھ لیجیے پھر آگے جو مناسب ہو سو کیجیو اوسنے ہرگز نہ مانا موسیو لاس لاچار
ہو کے پھر گیا شجاع الدولہ نے محمد قلیخان کے آنے کی خبر سن راجہ بینی بہادر اور راجہ بلونت سنگ کو حکم دیا کہ جب محمد قلی خان بنارس مین
پہنچ کر آوے اوسے اس طرف مت آنے دینا مگر شاہزادے کو مت روکیو جہان اوسکا جی چاہے چلا جاوے غرضکہ راجہ بینی بہادر
بنارس پر آ پہنچے اور ویسا ہی کیا شاہزادے نے ایسے شخص سے اپنا نکل جانا غنیمت جانا اور موسیو لاس کے ساتھ
بندیل کھنڈ کی راہ ہوکے بتیا سے مرزاپور کی راہ ہو کر بکسر ہوتا ہوا چھتر پور رہنے کے لیے چلا اور محمد قلیخان تھوڑے سے آدمیون سے شجاع الدولہ
کے پاس پہنچ کر قید ہوا اور اوسکا لشکر اور مال شجاع الدولہ کے ہاتھ لگا دونون بھائیون نے لوٹ لیا

شاہزادہ عالی گہر کا موضع کوہ دلی مین تخت سلطنت پر جلوس کرنا اور بادشاہ ہوکر عظیم اباد پر چڑھائی

شاہزادہ عالی گہر نے دوسری بار عظیم آباد کا قصد کیا جب کرمناسہ ندی سے پار ہو کر کئی کوس آگے بڑھا اسمین خبر آئی کہ عالمگیر ثانی
اسکے باپ کو عماد الملک غازی الدین خان نے فریب سے مار ڈالا اور محی الدین کام بخش کے بیٹے کو جسکا لقب شاہجہان کہا تھا تخت
سلطنت پر بٹھلایا شاہزادے نے اپنے دولتخواہوں کی صلاح سے ۱۱۷۳ ہجری میں موضع کہولی میں تخت سلطنت پر جلوس کر کے
اپنا لقب شاہ عالم رکھا اور منیر الدولہ کو اپنا سفیر کر کے ابدالی کے پاس بھیجا اور شجاع الدولہ اور نجیب الدولہ کے واسطے قلمدان اور خلعت
بھیجے کامگار خان اور دلیر خان اور اصالت خان افغانوں نے جب یہ خبر سنی اپنی اپنی فوج و سپاہ لیکر بادشاہ کی ملازمت میں حاضر ہوئے
کامگار خان سرکاری خرچ کا ذمہ لیکر جو حاصل کہ زمینداروں سے ملتا تھا بادشاہ کے یہاں پہنچایا تھا۔ وہاں سے کوچ کر کے رام نراین سے
مقابلہ کیا جو پہلے سے فوج لیکر آیا تھا اور اوس پر غالب آئے اور انگریزوں اور میرن کی فوج کے آنے کی خبر سنکر کامگار خان نے مع بادشاہ
اونکے استقبال کو مشرق کی طرف کوچ کیا پہلے میرن مقابلہ کر کے ہار گیا تھا کہ اسمیں انگریزی فوج نے پہونچکر توپ اور بندوق سے
کامگار خان کو تنگ کر دیا بادشاہ اور اوسکے ساتھی انگریزوں سے مقابلے کی تاب نلا کر پیچھے ہٹے اور بہار میں تین چار مقام کر کے مرشدآباد
کے جانے کا ارادہ کیا کہ میر محمد جعفر خان کو سر کریں اس لیے سفر کا اسباب جو ہو سکا موجود کر کے اور گاڑی چھکڑے جو پہاڑوں میں نہیں
جاسکتے تھے انہیں چھوڑ کر چیدہ فوج لے بادشاہ کے ساتھ پہاڑوں کی راہ ہو کر مرشدآباد کا قصد کیا میر محمد جعفر خان نے جب
اوسکے ارادے کی خبر پائی جو فوج کہ اوسکے پاس تھی جمع کر کے اور انگریزوں سے مدد لے مرشدآباد سے نکلا اور یہ مقرر کیا کہ اوسکی سواری کا
ہاتھی انگریزی فوج کے بیچ میں ہمیشہ رہا کرے اور ہندوستانی فوج آگے پیچھے دور دور چلتی تھی اور میر محمد قاسم خان جعفر خان کا داماد
بھی اوسکے حسب الطلب بنگالہ سے کوچ کر کے دموور ندی پر ٹھہرا اور پھر محمد جعفر خان سے جا ملا اور میرن بھی جھٹ پٹ اپنے
باپ کی پاس آ پہونچا راستے میں شیو بھٹ اور بابو خان مرہٹہ اور راجہ بشن پور بادشاہ سے مل گئے اسپر بھی کامگار خان نے فوج کا انجام
دیکھکے عظیم آباد کا قصد کیا جعفر خان اور میرن جب اپنی طرف سے مطمئن ہوئے پھر دونوں کی طرفوں میں بادشاہ پیچھے ہٹے اور کامگار خان
نے عظیم آباد پہونچکر [illegible] کو گہیر لیا اور مسیو لاس بھی اس ملے میں کامگار خان کے شریک ہوا اور ہر رات کو ہلا کر کے جاتے تھے
[illegible] قلعے والوں کو تنگ کر دیا قلعہ ٹوٹنے ہی کو تھا اور قریب تھا کہ رام نراین مغلوب ہو جاوے کپتان [illegible]
[illegible] تھوڑی سی فوج لے بردوان سے تیرہ دن کے عرصے میں رام نراین کی مدد کے لیے آ پہونچا کامگار خان اور مسیو لاس
[illegible] کامگار خان کو پھر عظیم آباد میں ٹھہرنے کی تاب نہوئی ناچار گیا بہو میں گیا اور پرگنوں کا بندوبست
اور [illegible] کی تحصیل کرنے لگا بادشاہ مسیو لاس اور کامگار خان اور فوج کو لیکر راجہ سندر سنگہ وغیرہ کے ملک میں گیا اور [illegible]
کی اولاد میں [illegible] اور امیران ہند کے نام ابدالی کا حکم پہونچنے کا منتظر رہا

خادم حسین خان کا پورنیہ کو لوٹنا اور انگریزی فوج اور میرن سے لڑکر مغلوب ہونا اور بیتیا کی طرف بھاگ جانا

ادھر [illegible] خادم حسین خان جعفر علیخان کا بھانجا بادشاہ کی مدد کرنے اور میر [illegible] جعفر علیخان کے [illegible] کا ارادہ کر کے

پانچ چھ ہزار سوار اور سات ہزار بندوقچی اور کچھ اوپر چالیس توپین لیکے دریا کی شمالی طرف سے عظیم اباد کا قصد کرکے حاجی پور کے اطراف
مین پہونچا انگریز صاحب نے اپنی حسن تدبیری سے تھوڑی فوج سے اوسے شکست دیکر بھگا دیا بعد اسکے میرن سے مقابلہ ہوا لیکن
اوس سے بھی شکست پائی ✤ میرن نہایت ظالم تھا بہت سے سردارون بلکہ اونکی عورتون کو اوسنے مروا ڈلوایا تھا اوسنے عہد کیا تھا
کہ خادم حسین خان پر فتح پانے کے بعد وہ سو تین سو آدمیون کو مروا ڈالونگا ✤ امینہ بیگم اور گھسیٹی بیگم مہابت جنگ کی لڑکیون کو
دغا سے اوسنے دریا مین ڈبوانے کو بھیجا وہ عین وقت پر اوسکے ارادے سے مطلع ہوئین اور اوسکے حق مین بجلی پڑنے کی بددعا دیکر از خود
دریا مین کود پڑین کہتے ہین کہ اوسی رات اوسپر بجلی پڑی اوسکی لاش راج محل مین لاکر دفن کی گئی ✤

میر محمد جعفر خان اپنے بیٹے میرن کے مرنے سے از بس بدحواس ہوا ایسا کہ ملک و سپاہ مین بالکل خلل آنے لگا میر محمد قاسم خان جو میر تقی خان
کا بیٹا نواب امتیاز خان کا پوتا خالص تخلص خاص ولایتی ایران کی پیدایش تھا محمد جعفر خان کی دامادی کے سبب علاوہ خدمت انگریزون کے
خدمت پورنیہ کی بھی اوسکے نام مقرر ہوکر بعضے سوال و جواب کے لیے کلکتے بھیجا گیا ✤

سنہ ۱۷۶۰ء

ربیع الاول سنہ ۱۱۷۴ ہجری مین قاسم خان اپنی فطرت اور دانائی کے سبب و کلکتے کے گورنر کی موافقت سے تینون صوبون کا نایب کل اور
مختار ہوگیا اور جعفر خان اپنی غفلت اور نادانی سے ملک سے بیدخل کیا گیا آخر وہ اپنے عیال و اطفال سمیت چھ ہزار روپیہ نقد لیکر کلکتے کو
روانہ ہوا فقط مرزا غلام علی بیگ نے اوسکا ساتھ دیا۔ بادشاہ کے حضور سے قاسم خان کا خطاب نصیر الملک امتیاز الدولہ میر محمد قاسم خان
بہادر نصرت جنگ عنایت ہوا ✤

عظیم اباد کے حالات کا ذکر اور میجر کرنک کا بادشاہ سے لڑنا اور پھر صلح ہونا اور محمد قاسم خان کو حضور بادشاہ سے خلعت ملنا

میرن پر قہر الہی نازل ہونے سے پہلے بادشاہ داؤد نگر سے بہار کے آس پاس سیر کر رہا تھا۔ کرنیل کلیو کے جانے کے بعد ہالویل صاحب
کلکتے کا بڑا صاحب ہوا اسکے بعد شمس الدولہ مسٹر ونسٹرٹ صاحب کلکتے کی کونسل کا مدار المہام اور گورنر ہوا اور ایمیٹ صاحب اور کرنیل
کلیو سیف جنگ مع میجر کرنک اور سینٹین صاحب و بعض سردارون کے عظیم اباد سے کلکتے مین آکر ایمیٹ صاحب تو کونسل کا کام دیکھنے لگا
اور شمس الدولہ سے کچھ فساد شروع کرکے اوسکی شکایت اور نالیاقتی ولایت کو لکھنے لگا شمس الدولہ نے بھی ناچار ہوکر یہی شیوہ اختیار کیا اور کلیو
سیف جنگ کسی سبب فوج کی ریاست سے موقوف ہوکر ولایت کو گیا اور اوسکی جگہ میجر کرنک ساری فوج کا سردار مقرر ہوا ✤
میر محمد جعفر خان کی موقوفی اور محمد قاسم خان کے تقرر کے بعد وہ سینٹین صاحب سمیت عظیم اباد مین پھر آیا جب سات ہزار میجر کرنک مع فوج
انگریزی اور فوج میرن کے سلیم نرائن کے ساتھ لیکر بادشاہ سے مقابلہ کرنے کو گیا جو گیا مانپور کی اطراف مین تھا جب دونون لشکر کا مقابلہ ہوا
موسیو لاس نے تھوڑی فوج اور اسباب سے جو اوسکے پاس تھا انگریزی فوج کا خوب مقابلہ کیا اور اور فوج بادشاہ اور کامگار خان [illegible]
اور فوج مین تیز لڑائی کا کامگار خان کو ٹھہرنے کی تاب نہوئی آخر بھاگا اور بادشاہ بھی [illegible] میدان سے [illegible] اور موسیو لاس [illegible]
نے جب یہ حال دیکھا اکثر ساتھی [illegible] کے سبب کامگار خان اور بادشاہ کی ہمراہی [illegible] موسیو لاس جب [illegible] تنہا رہ گیا ایک توپ [illegible]

ہو بیٹھا اور بھاگنے سے مرنا اچھا جانا میجر کرنک اور کپتان ناکس چالیس چند سوار ساتھ لیے موسیو لاس کی ملاقات کی پہیرے اوسکی جوانمردی کی بہت تعریف کی اور کہا کہ جو حق تمہاری سعی کا تھا نبھا دیا غرضکہ باہم صفائی ہوگئی ـ سر نشتاب بالے کو بادشاہ کے پاس بھیجکر صلح اور ملاقات کا پیغام بھیجا بادشاہ نے پہلے لوکا مگار خان کے بہکانے سے قبول نکیا پھر آخر وہ تنخواہون کی صلاح سے اور مناسب وقت کے دیکھکر صلح پر چپ ہو رہے میجر کرنک اور اور انگریزی سردارون سے سات کوس پر مقام بہار ین مین گیا بادشاہ کی ملازمت حاصل کی اور گیا مان پور سے اونسے بہت عزت کے ساتھ عظیم آباد مین لائے اور بادشاہ انگریزون کی تجویز سے بادشاہون کی پرانی عمارت مین اوترے قاسم خان نے یہ خبر سنکر بیر بھوم اور کھڑگ پور کے کوہستان کی راہ سے بارامار چلکر عظیم آباد مین پہونچ انگریزی سردارون کی وساطت سے بادشاہ کی ملازمت حاصل کی اور ایک ہزار اشرفی اور جواہر طرح طرح کے لباس ور تحفے نذر گذرانے اور بادشاہ کے حضور سے چھ پارچے کا خلعت اور موتیون کی مالا اور سرپیچ اور کلغی اور پیر کلغی اوسے عنایت ہوئی اور سوال جواب کے بعد تینون صوبون کی مالگزاری کے بابت چوبیس لاکھ روپیہ دینا قبول کرکے جعفر خان کے باغ مین اپنے خیمہ گاہ مین آیا ❊

بادشاہ کا عظیم آباد سے اودھ اور لکھنؤ کی طرف جانا

اس عرصے مین کہ بادشاہ ان طرفون مین کی تمسخ تاری مین ہوکر منیر الدولہ کا انتظار کرتا تھا جو ایلچی ہوکر احمد شاہ ابدالی کے پاس گیا تھا نجیب الدولہ اور شجاع الدولہ اور احمد خان بنگش اور روہیلون افغانون کے حسب الطلب شاہ ابدالی بھی مرہٹون اور اونکے رئیسون کے دکھ اوٹھانے کے لیے ہندوستان مین آپہونچا کہ جنھون نے ہند کی سلطنت کا ارادہ کرکے شاہجہان آباد کے آنے کا قصد کیا تھا اور غازی الدین خان نمک حرام عمادالملک نے عالمگیر ثانی شاہ عالم کے باپ کو مارکر ایک شاہزادے کو جسکا نام شاہجہان ثانی تھا تخت پر بٹھایا تھا غرضکہ شاہ ابدالی نے نو مہینے مرہٹون کی لڑائی سے فراغت حاصل کرکے شجاع الدولہ اور نجیب الدولہ وغیرہ کو شاہ عالم کے بادشاہ کرنے اور متابعت دکھانے کی تاکید لکھا قندھار کو جو اوسکا دار الملک تھا معاودت کی اور اس عرصے مین منیر الدولہ شاہ ابدالی کے پاس سے ہندوستان کے سردارون کے نام شاہ عالم کی اطاعت کے باب مین اوسکے فرمان لایا نجیب الدولہ نے شاہ ابدالی کے جانے کے بعد جوان بخت شاہ عالم کے بیٹے کو باپ کی نیابت مین شاہجہان آباد مین بٹھلا کر شاہ عالم کے نام کا سکہ اور خطبہ پڑھایا اور شجاع الدولہ نے بھی اپنے ملک مین اوسی کے نام کا سکہ اور خطبہ جاری کیا بادشاہ عالم نے ۱۱۷۴ھ مین شوال کے آخر اپنے جلوس کے دو برس بعد پٹنہ سے کوچ کیا جب کرمناسے دریا سے پار اوترا شجاع الدولہ استقبال کو آکر ملازمت کرنے اور نذرین گذرانے کے بعد بادشاہ کے ہمراہ اپنے صوبے کو گیا ❊

سنہ ۱۷۶۱ع

میر محمد قاسم خان کا راجہ رام نرائن کو قید کرنا اور مونگیر کے قلعے مین قیام فرمانا

جب قاسم خان کو بادشاہ کی طرف سے دلجمعی ہوئی راجہ رام نرائن کو محاسبے مین پکڑ کر نظر بند کیا اور چودہ پندرہ لاکھ روپیہ اور جواہر ضبط کر لیا اور نشتاب بالے سے بھی جو پیشتر سعی کی آخر نشتاب بالے انگریزون کی رعایت سے بچکر شجاع الدولہ کے ملک مین پہنچا اور رام نرائن بھی قتل سے بری ہوگیا ❊ قاسم خان بڑی شان و شوکت سے قلعہ عظیم آباد مین داخل ہوا ـ عالمون اور فاضلون کی قدردانی اور سپاہ اور رعیت پروری بہت کرتا تھا ہفتے بھر مین عدالت کے لیے اوسنے دو دن مقرر کیے تھے کہ ان دنون مین کسی پر اعتماد نکرکے خود مقدمہ فیصل کرتا

سنہ ۱۷۵۸ء

سنہ ۱۱۷۳ ہجری کے شروع مین اوسنے شاہ عالم کے حضور سے اپنے واسطے ہشت ہزاری منصب اور عالیجاہ خطاب منگوایا جب سے
اوسے نواب عالیجاہ کہا کرتے تھے ٭

شمس الدولہ ہنری ونسٹرٹ گورنر کا کلکتے سے مونگیر اور عظیم اباد مین آنا اور انگریزون اور نواب عالیجاہ مین فساد آغاز ہونا

کلکتے کے گورنر شمس الدولہ ہنری ونسٹرٹ صاحب کو عالیجاہ کی ملاقات اور مونگیر اور عظیم اباد کی کوٹھی اور چھپرے وغیرہ کے دیکھنے کا
شوق پیدا ہوا چنانچہ کلکتے سے اس طرف کا قصد کرکے سنہ ۱۱۷۶ ہجری مین پانچوین جمادی الاولی کو مونگیر مین داخل ہوا عالیجاہ نے بہت تواضع
اور تکلف سے ملاقات کی طرفین سے نذرین و تحائف کی رسمین سلوک ہوئین۔ ایک دن گفتگو مین عالیجاہ نے گورنر سے کہا کہ انگریزون کے
نام سے سوداگر بہت سا مال لیجاتے ہین اور انگریزون کے تھوڑے سے فائدے مین میرا بہت سا نقصان ہوتا ہی اس لیے مین یہ
چاہتا ہون کہ تم انگریزون سے محصول لینے کا حکم دو کہ کمپنی کا محصول معاف ہیگا گورنر نے کہا کہ ان لوگون کا محصول تو ہمیشہ سے معاف ہی
اب تم کیسے لے سکتے ہو اور بھلا خیر ابھی تم جلدی نکرو مین کلکتے مین جاکر کچھ تدبیر نکالدونگا غرض ہفتے بھر کے بعد گورنر عالیجاہ سے
رخصت ہوکر عظیم اباد گیا عالیجاہ نے اس جواب سے مطمئن ہوکر محصول کا لینا اپنے دل مین ٹھانا سوداگر لوگ رکنے لگے آخر یہان تک
نوبت پہنچی کہ چند انگریزی گماشتے عالیجاہ کے یہان قید ہوے اور عالیجاہ کے عاملون کو انگریزون کے گماشتون نے قید کیا یہ معاملہ
کلکتے مین پہونچنے سے پہلے ہوا اہل کونسل مین اوسکی بدنامی ہوئی اور وہ عالیجاہ کا حمایتی خیال کیا گیا۔ چنانچہ امیٹ صاحب اور
ہی صاحب کو مع ایک کمپنی سپاہی کے کونسل کی طرف سے سفیر کرکے عالیجاہ کے پاس بھیجا جب امیٹ صاحب کی معرفت اور تدبیر کچھ
موثر نہوئی اوسنے عظیم اباد کی کوٹھی کے بڑے صاحب ایلس کو لڑائی کے باب مین لکھا اور آپ روانہ ہوا ایلس صاحب نے قلعے پر حملہ کرکے
شہر لے لیا میر مہدی قلعہ دار بھاگ کر فتوحہ تک پہنچا تھا کہ فوج کمک کو آگئی اوسنے وہان سے لوٹ کر ایک ہی حملے مین شہر چھوڑا لیا
انگریزی فوج بھاگ گئی۔ ایلس صاحب باوجودیکہ اوسکے ساتھ دو تین پلٹن تھین پر فتح نصیب نہوئی کچھ نہو سکا آخر راہ مین
فوجدار سرکار سارن نے جو ایک بیقدر بنگالی تھا اوسے قید کر لیا عالیجاہ اور بھی مغرور ہو گیا چاہا انگریزون کے قتل کرنے کو حکم بھیجے
جب یہ حکم مرشداباد مین پہونچا تو سوار بیگ اور عالیجاہ کے جمعدارون نے امیٹ صاحب اور اوسکے ساتھیون کو گھیر کے دیکھی کی ۱۸
تاریخ اونکا سر کاٹ عالیجاہ کے پاس بھیجدیا اور اوسی دن انگریزی کوٹھی جو قاسم بازار مین تھی لٹ گئی ٭

میر محمد قاسم خان کا انگریزون سے لڑنا اور انگریزون کا میر محمد جعفر خان کو بنگالے کی ریاست کے لیے اپنے ساتھ لانا

جب عالیجاہ نے دیکھا کہ اب سوائے لڑائی کے کوئی علاج نہین محمد تقی خان بہادر بیربھوم کے فوجدار اور سید محمد خان مرشداباد
کے نائب ناظم کو انگریزون سے لڑنے کے لیے مع فوج بلایا گورنر کونسل والون کے ساتھ میر محمد جعفر خان کے پاس گیا جو کلکتے مین نظربند
تھا اور اوسے بنگالے کی سرداری اور اپنے لشکر کے ساتھ چلنے کے واسطے لکھکر باجلاس مسند ... لیا اور اپنے ساتھ لیکر عالیجاہ کے

لڑائی کے ارادے پر آئے، محمد تقی خان بہادر نے بھاگیرتی کے اس طرف اپنی فوج لیکر حریف کا مقابلہ کیا آخر پیشانی میں گولی
لگ کر مارا گیا اور جو بچے اونکی شکست ہوئی اور انگریزی فوج فتحمند ہوئی دو تین دن تک وہیں ٹھہری اور اسباب لڑائی کا طیار کرا کر
لشکر سیدھا آگے کو بڑھی اور بارھوین محرم کو یکشنبہ کے دن میر محمد جعفر خان انگریزی فوج سمیت مرشداباد میں داخل ہو کر چھ دن تک مہابت جنگ
کے گھر رہا ساتوین دن کو اٹھارھوین محرم کی مع فوج انگریزی میر محمد قاسم سے لڑنے کے ارادے پر باہر نکلا، کوسونی کے میدان مین
میر محمد قاسم خان کی فوج نے پھر شکست کھائی یہ خبر سنکر اوسنے اپنی عورت فاطمہ بیگم یعنی محمد جعفر خان کی بیٹی کو مع مال و جواہر کے ناؤ اور
چھکڑون اور ہاتی اور اونٹون پر بار کر کے میر سلیمان خان خانسامان اور راجہ نوبت رائے اور بعضے معتمد نوکرون کے ساتھ کر کے رہتاس
کے قلعے میں بھیجدیا اور آپ چوبیسوین محرم کو مونگیر کے قلعے سے نکلکر اپنی فوج جو اودھوا ادریا پر مقرر کی تھی اوسکی مدد کے واسطے
کوچ کیا پہلی ہی منزل میں قیدیون کے مارنے کا حکم دیا۔ راجہ رام نرائن عظیم اباد کا ناظم راجہ راج بلبھ نائب ناظم اور اوسکے کئی بیٹے
اور سیٹھ رایان سیتارام اور اوسکا لڑکا اور راجہ فتح سنگھ اور بنیاد سنگھ بکاری کے زمیندار اور شیخ عبداللہ اور اور بہت سے زمیندار
اور سردار جو اوسکی قید میں تھے سب کے سب مارے گئے کہتے ہیں کہ راجہ رام نرائن کے گلے میں ریت بھرا مٹکا باندھکر ڈبا دیا اور اگرچہ
گرگین خان انگریزی قیدیون کے مار ڈالنے کے لیے بھی بہت ہٹ کرتا رہا لیکن عالیجاہ نے اس گمان سے کہ انکے جیتے رکھنے میں مصلحت
ہے اوسکی بات نہ سنی؀

عالیجاہ اور انگریزونکی اودھوا نالے پر جنگ ہونا اور انگریزون کا عالیجاہ پر فتح پانا

عالیجاہ کی فوج اودھوا جھیل کے مورچون پر اس خیال سے کہ وہ بہت مضبوط ہیں بخاطر جمع انگریزی فوج کے دفعہ کرنے کے لیے
اکٹھی تھی اور یہ ایک جھیل پایاب کے راستے سے ہو کر انگریزی فوج پر چھاپا مارتے انگریز حیران تھے کہ یہ لوگ کس راہ سے چلے آتے ہین
ایک سپاہی جو انگریزون کے یہان سے بھاگ کر عالیجاہ کے یہان نوکر تھا اوسکی مدد سے وہ اوس راہ سے اوس وقت جبکہ چھاتی چھاتی
اونچا پانی تھا جنگلہ اوس جھیل سے پار ہو کر مورچون کے اوپر جا پہنچے اور غنیم کو غفلت میں پاکر مارنا شروع کیا کئی ہزار مجروح
اور مقتول ہوے مرزا نجف خان نے تھوڑے سے آدمیون سے پہاڑ کا رستہ پکڑا اور جنکی زندگی تھی وہ عالیجاہ کے لشکر میں پہنچے
چار گھڑی دن چڑھے عالیجاہ کی شکست ہو چکی اور انگریزون کی فتح دوسرے تیسرے دن یہ خبر عالیجاہ کو پہنچی سنکر نہایت پشیمان
ہوا اور جون تون کر کے عالیجاہ کچھ رات رہے مونگیر کو پہنچا؀

عالیجاہ کا مونگیر سے عظیم اباد کو جانا اور جگت سیٹھ اور اوسکے بھائی کو قتل کروانا اور پھر کئی انگریزون کو بھی قتل کروانا

عالیجاہ نے جب مونگیر میں پہنچکر اپنا اقتدار جاتے دیکھا اور سپاہ کی موجودگی دیکھی عرب علی خان کو جو ایک شخص عربی بغداد کی طرف
کا رہنے والا کمال ہوشیار اور بامروت تھا مونگیر کی قلعہ داری اوسکے سپرد کی اور آپ عظیم اباد کی طرف کوچ کیا اور
کو ساتھ لیے ہوے قید میں اپنے ساتھ لیگیا قصبہ باڑھ کی منزل میں جگت سیٹھ مہتاب رائے اور مہاراجہ سروپ چند کو مروا ڈالا اور عظیم اباد

شجاع الدولہ کا عالیجاہ کو قید کرنا اور اوسکا سارا مال و اسباب چھین لینا

جب عالیجاہ کے پاس روپیا تھوڑا رہ گیا اور گیارہ لاکھ روپیا مہینا جو وزیر کا مقرر کر دیا تھا اوسکا تقاضا بہت ہونے لگا تب عالیجاہ نے یہ مناسب جانا کہ کسی ڈھب وزیر کے پاس سے ٹل جاؤن چنانچہ علی ابراہیم خان کی معرفت وزیر سے کہلا بھیجا کہ بندے کو مرشدآباد کی طرف رخصت کیجیے تا کہ وہان جا کر ملک کی تحصیل کرون اور انگریزون کے بندوبست میں خلل ڈالدون اور جو روپیا ملے وہ آپ کے پاس بھیجا کرون وزیر نے کہا کہ اگر پھر عالیجاہ نہ آئے تو مین کیا کرونگا علی ابراہیم خان نے عرض کی کہ عالیجاہ کو سوائے آپ کے اور کہان پناہ ہے وزیر نے کہا کہ اگر تم انکے ضامن ہو اور بعد اوسکے میرے پاس ہو تو کچھ مضایقہ نہین علی ابراہیم نے عرض کی کہ مین تو حاضر ہون پر روپیون کا ذمہ اپنے سر نہین لیتا البتہ جس جگہ عالیجاہ اپنے عامل بھیجینگے وہان آپ کے بھی ہرکارے رہین اور جو وصول ہو سو سرکار کے خزانے مین پہونچتا رہے وزیر نے کہا نہین یہ نہین ہوگا علی ابراہیم خان نے عرض کی کہ اور جو آپ کی مرضی ہو سو بہتر ہے اس امر مین جو برائی بھلائی ہوگی اوسکی شرم آپ پر ہے کچھ عالیجاہ پر نہین کیونکہ وہ تمھین اپنی پشت پناہ سمجھکر تو یہان آن پڑا ہے اب ایسی کیجیو جسمین سلطنت کی حرمت اور آبرو رہے اور نیکی ہوگی پھر آوے وزیر نے کچھ ایک شرمندہ ہو کر کہا اچھا کچھ تجویز کرتا ہون یہ کہکر علی ابراہیم خان کو رخصت کیا اوسنے آکر سب ماجرا عالیجاہ سے کہا اس عرصے مین میر سلیمان عالیجاہ کو نشان دے وزیر کے سردارون سے آمیزش کر کے ایکبارگی دنیاداری چھوڑ کر معمولی کپڑے اوتار ایک درویشانہ کپڑے پہن یہ چاہا کہ ایسی جانے سے کنارہ پکڑون عالیجاہ نے بہت سی مہربانیان کر کے دلاسا دیا اور پھر کپڑے پہنائے مگر وہ بے سبب عالیجاہ سے آزردہ ہو گیا تھا چنانچہ اکثر اوسکی عالیجاہ سے رنجش اور دشمنون سے آمیزش کا حال سنا جاتا تھا اور عالیجاہ بھی اپنے دربار مین اوسکی شکایت کیا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ دیکھو فلانے نے ان بینی بہادر جو میر پہنے ہوئے تھا اور فلانی انگوٹھی جو فلانے کے ہاتھ مین دیکھی ہے سو میرے ہی گھر کی ہے اور مین نے میر سلیمان کی تحویل مین سپرد کی تھی اسیطرح کی باتین جو وہ اکثر اوسکے روبرو کہا کرتا تھا اس سے سلیمان نے اپنے دل مین پیچ کر رکھا تھا آخر ایک دن عالیجاہ کے لشکر سے اوٹھ کر لشکر وزیر مین علی بیگ خان نشقچی کے ڈیرے مین جا رہا اس حال کے پانچ چھ دن بعد وزیر نے مہینے کے روپیون کے تقاضے کا پیغام عالیجاہ کے پاس پھر بھیجا عالیجاہ نے اپنی نادارئی اور افلاس بیان کیا اور اکثر وزیر کا گلہ کیا کرتا لیکن علی ابراہیم خان اس بات سے اوسے منع کرتا اور خلق اللہ اور میر ابو وغیرہ جو عالیجاہ کے مقرب اور وزیر کے سردارون سے ملے ہوئے تھے یہ باتین چغلی سے وزیر تک پہونچایا کرتے آخر ہوتے ہوتے نوبت یہ پہونچی اور وہ تو کوئی بہانہ چاہتا ہی تھا یہ باتین گویا عالیجاہ سے بدعہدی کا بہانہ ہوئی تھین آخر وزیر نے کہلا بھیجا کہ بادشاہ مرہٹے وغیرہ کے معاملے کا باقی روپیا تم سے مانگتے ہین اوسکی فکر جلدی کرو عالیجاہ نے علی ابراہیم خان کو وزیر کے پاس جواب و سوال کے لیے بھیجا اوسنے جا کر عالیجاہ کی طرف سے کہا کہ مین اسقدر دکھیا آپ کے دولتخانے پر آیا ہون اور جو کچھ مجھسے بن آیا اوسکے دینے مین کوتاہی نہین کی اب مجھ مین وسعت نہین رہی اور بادشاہ کا تقاضا بے سبب ہے حضور بینی بہادر کو فرمائیے کہ مجھسے اگر کچھ مجھپر نکلتا ہے تو جتنا مجھسے بن سکیگا ادا کرتا ہون اور جو نہین تو آپ ہی کی سرن ہون وزیر نے آزردہ ہو کر کہا کہ مجھے کیا پڑی ہے تم جانو اور بادشاہ جانین اور بینی بہادر کون ہوتا ہے مجھے اور مین تو

فیلخانے کا داروغہ اور حافظ اسرار خان منشی اور عالیجاہ کے بعضے محلے وہان موجود تھے ابراہیم خان نے ایک اشرفی نذر گذران کر وزیر کی
ملازمت حاصل کی اور بدون حکم کے بیٹھ گیا بینی بہادر اور شجاع قلی خان اور یاقوت خان بھی بیٹھ گئے وزیر کہ ولایتی لباس پہنے اور ہاتھ مین
تیر لیے ہوے بڑی شان و شوکت سے مسند پر بیٹھا تھا علی ابراہیم خان سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ کیون صاحب بھلا مین نے عالیجاہ سے کیا ایسی
برائی کی تھی کہ ایسا بیمار سی کی لڑکی تک کے دن شمرو سے اوسنے کہا کہ جب انگریزون پر فتح پا چکین اور میری سواری وزیر کے روبرو ہو کر جلد تب اوسے
بار بار بھیجی علی ابراہیم خان نے عرض کی کہ مجھے یہ حال معلوم نہین پر افسوس ہی عالیجاہ کے حال پر کہ ایسے شخص کا برا چاہتے جو اپنے ملک کو چھوڑ کر
اوسکی مدد کو اوے اوسے مسند پر بٹھانے کے لیے انگریزون سے دشمن کے ساتھ لڑنے کو طیار ہو جاوے وزیر نے خفا ہو کے کہا کیا مین جھوٹ بولتا
ہون اگر یہ بات تو نہین کہو عالیجاہ کے سامنے بلا کے پوچھ لو دونون علی ابراہیم خان نے بھی آزردہ ہو کر کہا کہ مین آپکو جھوٹا تو نہین کہتا مین تو پہلے ہی کہ چکا
کہ مجھے خبر نہین اور مین تو اپنی لاعلمی بیان کرتا ہون نہ جناب عالی کی تکذیب اور عالیجاہ کا نواب یہان تک رتبہ آپکو پہنچا ہی کہ ایک ادنی ساہوکار بھی اوسکا مقابلہ
کر سکتا ہی سر اور کچھ مرتبہ بھی رکھتا ہی وزیر شرمندہ ہو کر اوسکی بھولی اور عالیجاہ کی عیب گیری کرنے لگا اور کہا کہ تم بہت خوب آدمی ہو اور وہ تمھارے
ساتھ [illegible] اٹھا اور اپنی محفل مین میرے گلے شکوے کیا کرتا تھا اور تم سنا کرتے تھے اور وہ نہین جانتا تھا مین نہین جانتا کہ وہ تم سے رفیق سے
کیون بگڑ رہا تھا علی ابراہیم خان نے عرض کی کہ مین نے تو اپنی دانست مین کوئی قصور نہین کیا مگر عظیم آباد سے نکلنے کے وقت شیرون کی راہ مین
اختلاف ہوا تھا بہت سے تو وہ رہتے اور کچھ کے سردارون کے پاس جانا اچھا جانتے تھے اور مین سوا اس گھر کے عالیجاہ کے لیے اور کوئی پناہ
نہین سمجھتا تھا اتنے مین [illegible] اور [illegible] لاسا اور بڑھا اور [illegible] گیا اور چلتے وقت اپنے مقربون سے علی ابراہیم خان
کی طرف اشارہ کر کے کچھ کہ گیا شجاع قلی خان اور دونون نے علی ابراہیم خان سے کہا کہ نواب صاحب آپکو اپنے پاس رکھا چاہتے ہین فرما گئے ہین کہ تم
عالیجاہ کے [illegible] ہو اگرچہ بعضے لوگون کے رفیقون کی امانت بنارس کے مہاجنون کے یہان معلوم ہوئی ہی لیکن تمھاری امانت
کہین ظاہر نہین ہوئی ہی لوگ کہتے ہین کہ چالیس ہزار اشرفی تمھارے سپرد کی ہین اگر سچ ہو اور جو کسی کو سونپی ہون تو ظاہر کر دو وزیر کی تمھارے
حق مین بڑی مہربانی ہوگی علی ابراہیم خان نے کہا کہ کسی نے آپکو یہ باتین جھوٹی نہین پوچھی تھین اور اب جو اس بات کا اقتضا ہی تو جو کچھ معلوم
ہی عرض کیے دیتا ہون [illegible] شمرو کے رفیقون مین سے تھا اور ان چالیس ہزار اشرفیون کا علی ابراہیم خان کی تحویل مین ہونا اوسنے کہا
تھا اوسے بلا کر کھڑا کیا اور یہ بات سنکر ایک شخص نے اون مین سے اوٹھ کے وزیر کو خوشخبری پہنچائی کہ اب بہت روپیہ کا کھوج لگے گا آدمی
علی ابراہیم خان کی طرف متوجہ ہو کر پوچھنے لگے اوسنے کہا کہ اس کارخانہ شمرو کے بہرون کے سپرد تھا اور لاکھ اشرفی اوسکے حوالے ہوئی
تھین نہین معلوم کہ کہان ہین پوچھیں یا نہیں [illegible] آدمی [illegible] کی طرف دیکھنے لگے اوسنے انکار کر کے کہا کہ سب جھوٹ ہی علی ابراہیم خان نے
کہا کہ جب مجھے معتمد اور امین جانتے ہو تو میری بات کا یقین لانا چاہیے اور درحالیکہ میری ہی بات جھوٹا ہو تو ایسے بیوقوف غیر معتمد کا کہنا
کب ماننے کے قابل ہی بینی بہادر نے علی ابراہیم خان کی یہ بات وزیر کو کہلا بھیجی اور یہ کہا کہ جو شخص جھوٹ میرا الزام لگاوے اور یہ بھی کہے
مین نہین جانتا ہون پھر اوسکا مقابلہ کروانا فضیحت ہی [illegible] وزیر نے اوسے لاسا دیکر رخصت کیا اور عالیجاہ کا مال عورتون اور خواجہ سراؤن و
دور کارخانے کے [illegible] تحقیق [illegible] انگریز [illegible] ایک نوکر شیخ محمد عاشق کی معرفت نجیب اللہ ولد

سکے ملک میں بھیج دیا تھا وہین بیچ رہا اور اوسکی تباہی کے دنون میں کام آیا ۔

میر محمد جعفر خان کا بکسر کی لڑائی سے پہلے کلکتے اور مرشداباد کی طرف چلے جانا اور اور سوانح جو اوس عرصہ میں ہوئے

جب شجاع الدولہ اور عالیجاہ مع بادشاہ کے عظیم اباد کے محاصرے سے دست بردار ہوکر بکسر میں ٹھہرے اور موسم برسات آلگا میر محمد جعفر خان نے کچھہ جواب سوال کرنے کو کلکتے کے جانے کا ارادہ کیا اور اپنے بھائی میر محمد کاظم خان کو بدستور عظیم اباد کی نیابت مین چھوڑ کے اور دھیرج نراین رام نراین کے بھائی کو باوجودیکہ وہ کسی کام کی لیاقت نہیں رکھتا تھا اس صوبے کا دیوان کر کے کلکتے کا رستہ پکڑا اور وہان پہونچکر کونسل والون سے سوال جواب میں مشغول ہوا ۔ شمس الدولہ ہنری ونسٹارٹ گورنر میر محمد جعفر خان کی نادانی سے بخوبی واقف تھا اور نہیں چاہتا تھا کہ مرشداباد میں اوسے خود مختار رکھے اسیواسطے سوال جواب کو کونسل پر رکھا اور وہ کتنا ہی چاہتا تھا کہ نندکمار جیسا اوسکا دیوان و مختار کل ہی اسیطرح بحال رہے میرے ساتھ کلکتے سے نکل آوے پر اوسکی بدیون سے گورنر بہت واقف تھا اور جانتا تھا کہ جعفر خان اوسکے بہکانے سے اکثر عزت حرمت والون کو ستاوے گا اس لیے اوسکے لیجانے پر راضی نہیں ہوتا تھا آخر بڑی آرزو منت سے پہلے تو میر محمد جعفر خان پھر وہ رخصت ہوکر مرشداباد میں پہونچ اپنے کامون میں لگے اور شمس الدولہ گورنر نے نندکمار کے عیبون اور بدیون کی ایک کتاب طیار کی تھی جو نندکمار کا ایسا اقرار تھا کہ میر محمد جعفر خان اوسکا تابعدار ہوگیا تھا میر محمد جعفر خان شجاع الدولہ کی جو انگریزی اوسکی فوج کے خون سے صلح کیا چاہتا تھا اور شاید انگریز بھی نیزہ کی دلیری کی شہرت اور بادشاہ سے لڑنے کی بدنامی سے یہ چاہتے تھے کہ اگر اس طرح صلح ہوجاے جسمین اونکی تجارت میں خلل نہ پڑے تو بہتر ہی اور عظیم اباد کو وزیر اور بادشاہ کے اختیار میں رکھکر بنگالے کی مالگزاری کا بھی عہد کرتے تھے پر شجاع الدولہ غرور اور نادانی کے مارے نہیں مانتا تھا اور سب ملکون کے چھین لینے پر ہٹ کرتا تھا کہ اس سے کچھہ نہین آتی تھی اور جو خیرخواہ تھے اونکی بات نہیں مانتا تھا میر محمد جعفر خان مرشداباد میں بیمار ہوکر دن بدن گھٹنے لگا اور سنہ ۱۱۷۸ ہجری میں چودھوین شعبان کو منگل کے دن اوسنے وفات پائی ۔

۱۷۶۵ع

شجاع الدولہ کا بکسر پر انگریزون سے لڑنا اور انگریزون کا فتح پانا اور شجاع الدولہ کا بھاگنا اور اوس وقت کے اور سوانح

جب تک شجاع الدولہ کی طرف سے سوال جواب معقول ہوتے رہے تب تک تو کونسل والون نے میجر منرو کو وزیر سے لڑنے کا حکم نہیں دیا پر جب اوسکے چند خط غرور اور نادانی کے لکھے آئے اوس وقت سنہ ۱۱۷۸ ہجری میں میجر منرو کو وزیر سے لڑنے کا حکم ہوا چنانچہ اوسنے لڑائی کا سامان اور توپ وغیرہ لیکر جنگ کے ارادے پر بکسر چلا ۔ وزیر نے فوج مغلیہ کو انگریزی فوج کے مقابلے کے لئے بھیجا اور آپ چپ بیٹھا کھیلنے اور کھیل تماشے میں ایسا لگا کہ گویا اپنے ملک میں سیر و شکار کے واسطے آیا تھا مگر دریا اور جھیل سے گنگا کے کنارے تک مورچے لگا کر اوسکی آڑ میں پڑا رہتا تھا آخر میجر اپنی فوج سمیت جھیل کے کنارے پر تیر کے فاصلے سے آٹھا اور فقط جھیل ہی دونون لشکرون کے بیچ آڑ تھی تیسرے دن وزیر اوس آڑ کو چھوڑ کے لڑائی کے ارادے پر وہان سے نکلا مغلی فوج اور شمرو اور موسی مدک جو عالیجاہ سے نوکر ہوئی تھی

وزیر کے نوکر تھے پچھے آٹھ پلٹن اور آٹھ توپ سے انگریزی فوج کے مقابل ہوئے اور شجاع قلی خان جو میان عیسی کرکے مشہور تھا
چھ سات ہزار سوار پیادون سے اونکی پشت پیٹھا وزیر اپنی فوج سمیت میان عیسی کی داہین طرف اور بینی بہادر عیسی کی بائین طرف
گنگا کے کنارے پر آ وہین سے باہر ٹھہرے دونون طرف سے توپ گولے کی لڑائی شروع ہوئی اور ہر طرف کے آدمی زخمی ہوتے اور
مارے جاتے تھے وزیر مغلی فوج سے انگریزی لشکر پے در پے حملہ کرتا تھا اور درانی سوار بھی انگریزی سوارون سے لڑتے تھے چنانچہ سمرو اور
مونشیر بدک کی توپ اندازی اور روز بروز کے حملون سے انگریزی فوج کا حال تنگ ہوگیا پھر سنا اپنی طرف کا یہ حال دیکھکر ایک کپتان کو
کچھ فوج کا افسر بنا کے گنگا کی طرف بھیجا تاکہ بینی بہادر پر حملہ کرے وہ فوج جہان بینی بہادر ٹھہرا ہوا تھا وہان پہونچکر صفین باندھ کر توپین
چلانے لگے شیخ غلام قادر اور لکھنؤ کے شیخ زادے جو بینی بہادر کے ساتھ تھے اپنے بھائیون اور ہمراہیون سمیت بہت کوشش اور
جانفشانی کرتے رہے پر کچھ نہو سکا آخر لڑتے پڑے اور باقی جان کے ڈر سے لڑائی کا میدان خالی چھوڑ گئے بینی بہادر گھبرا کے چلا گیا
اودھر حمید الدین خان سمیت میدان سے گھوڑے پر بھاگ نکلے اور شجاع قلیخان نے جو انگریزون اور شیخ زادون برقندازی کی توپون کی
تڑاک سے سنی یہ جانا کہ بینی بہادر غالب ہوا بہت گھبرایا اگرچہ بینی بہادر نے فتح پائی تو مین اپنے آقا کے روبرو شرمندہ ہونگا اس
بیقراری کے مارے بینی بہادر کا کچھ حال نہ پوچھا سمرو اور مونشیر بدک کے گھنے کی ہو کیچ مین کود پڑا اسکے بیچ مین آڑے ہونے سے سمرو کی توپین
جو اودہان کی طرح دشمنون پر گولے برسا رہی تھین ٹھنڈی ہو گئین اور سر وقت انگریزون نے ٹھیک جا ای سے گولے لٹنا شروع کیا کہ فوج پر
قیامت سی گزر گئی اور شجاع قلیخان سے تو مع اوسکے چند رفیقون کے مفت ہی مین ٹکڑے اوڑ گئے اور باقی اوسکے ساتھی جو بھاگ گئے تو پہلے
آدمیون کے بھی اونکے ساتھ پاؤن اوکھڑ گئے اور انگریزون کے تلنگے جو بینی بہادر کے مقابل تھے مورچون سے آگے بڑھ لشکر مین گھس پڑے
اور یارون کے مارے ایسا مضطرب ہوا کہ کسی کو اپنا مال و اسباب اوٹھا کر لیجانے کی بھی مجال نہوئی سر پر پاؤن رکھکے آپ کو بھاگ نکلے کسی کے
پاؤن تھمے اور سارے لشکر کی شکست ہوگئی مغلیہ اور درانی اپنے ہی لشکر کے مال و اسباب لوٹنے کے لالچ سے وزیر کا ساتھ چھوڑ کر اولٹے
لگے وزیر تھوڑی دیر تک یہ تماشا دیکھ کچھ فوج سے جو اوسکے ساتھ رہ گئی تھی اون بلوائیون کے پیچھے پیچھے بھاگ نکلا اور وزیر اور سرداران اور
صرافون اور سوداگرون کا مال و اسباب اور توپین اور خیمہ انگریزون کے ہاتھ لگا اور خود وہان کے لشکر والے آپس کا مال لوٹ کھسوٹ
جو جسکے ہاتھ لگا لے بھاگا اس لڑائی سے ایک روز پیشتر شجاع الدولہ نے عالیجاہ کو ایک ہتھنی دیکر خلاص کر دیا تھا شکست کے وقت
عالیجاہ اوسپر سوار ہوکر اس آفت سے نکلا اور اگلے دن علی ابراہیم خان اپنا اسباب اپنے بھائی علی [illegible] خان کے ساتھ ناؤ کے پل پر دریا کو
جھیل سے اوتار کر بادشاہ کے لشکر مین جو جھیل کے پلے پار اوترا ہوا تھا اتفاقا سنہرا گیا تھا [illegible] جھیل پر پہنچا دیکھا کہ پل ٹوٹ گیا ہے
دریا مین گھوڑا ڈالکے اوتر گیا جب سرا پہنچا جہان بھاگے ہوؤن کا ایک ہجوم رہا تھا تو دیکھا کہ کچھ انگریزی فوج وہان پہونچکر توپین
مین آگ برسا رہی ہے [illegible] گروہ کی طرف دریا کے دونون سمت [illegible] بھاگے ہوؤن مین ایک قیامت مچ گئی بہت سے لوگ [illegible] جھیل
[illegible]
[illegible] الہ آباد کو چلا [illegible] اور بینی بہادر [illegible]

حکم بموجب وہین ٹھہرا تاکہ بادشاہ کو گنگا کے کنارے بنارس کے سامنے جہان بادشاہ کے خیمے لگے تھے لیجاوے میر علی ابراہیم خان حسن بارہ
آدمیون سے خستہ حال بینی بہادر کے لشکر کے متصل دریا کے کنارے ٹھہرا رہا اور وزیر جو راجہ کو بادشاہ کے لانے کے لیے چھوڑ گیا تھا اس لیے
وہ بادشاہ کے کوچ کرنے مین جلدی کرتا تھا اور بادشاہ کہ وزیر سے آزردہ ہوتا تھا اسواسطے بینی بہادر کی رفاقت سے انکار کر کے بہانے
کرتا تھا اور وہین ٹھہرنے اور انگریزون سے ملاقات کرنے کا ارادہ رکھتا تھا انگریز بھی بادشاہ سے خط و کتابت شروع کر کے اپنی رفاقت
اور مدد کی اوسے ترغیب دیتے تھے اور بہتیرے دل سے وزیر سے بھی صلح کرنے کا ارادہ رکھتے تھے اور اسیواسطے بینی بہادر سے بھی ملاقات
کیا چاہتے تھے کہ وہ وزیر کا رفیق اور عالیجاہ کا دشمن تھا اس عرصے مین راجہ بینی بہادر بادشاہ کے چلنے مین ڈھیل دیکھکر لاچار ہوکر لشکر
سمیت گنگا پار ہوا +

انگریزون کا بادشاہ سے لڑنا اور وزیر کا دوسری دفعہ انگریزون سے لڑکر مقابل آنا

جب بینی بہادر گنگا پار اوترا بادشاہ نے مع منیر الدولہ مقام کر کے انگریزون کو بلوایا انگریز بادشاہ کی ملازمت حاصل ہوکر بادشاہ
سمیت گنگا کے پار ہوئے اور بینی بہادر کو بھی اپنی طرف بلایا اوسنے آکر انگریزون سے ملاقات کی اور انگریزون نے اوس سے وزیر کے
ساتھ صلح کرنے کا ارادہ ظاہر کیا اس شرط پر کہ عالیجاہ اور شمرو کو انکے حوالے کر دے بینی بہادر نے عرض کی کہ شمرو تو فوج والا ہی اور
لڑائی مین وہ کچھ نہین گیا ہی اوسکا پکڑنا تو بہت مشکل ہی مگر عالیجاہ کا پکڑنا سہل ہی اگر اس بات کو وزیر منظور کریگا تو کوتاہی نہوگی
علی ابراہیم خان نے اوسکا مافی الضمیر معلوم کر کے نمک حلالی سے عالیجاہ کو اس حال سے آگاہ کیا جو چھ سات کوس بینی بہادر کے لشکر سے
آگے پڑا تھا عالیجاہ یہ سنتے ہی وہان سے کافور ہوگیا اور الہ آباد مین پہونچکا اپنے متعلقون کو جمع کر کے آگے بڑھا جو بینی بہادر کے آنے کے
بعد وزیر نے اوسکے مشورے سے انگریزون سے صلح کرنے کے باب مین افغانون اور راو ملہار کی مدد کے بھروسے پر اوسنے یہ سمجھا کہ میری قدر
و منزلت محفوظ رہیگی اور افغانون کا نام و نشان نہ ڈوبے اور انکی صلاح کو پسند نکیا اور اوسے لکھنؤ کو رخصت کیا اور آپ بلکہ بنگش کے پاس چلا اور جو
بنگش اور حافظ رحمت خان وغیرہ افغانون اور غازی الدین خان عماد الملک جو اتفاقاً وہان آیا ہوا تھا ان سب سے صلاح و مشورہ لیکے
سبھون نے اوسے یہی صلاح دی کہ راو ملہار جیسے سے مدد لو کہ دکن کا بڑا سپہسالار ہی اور راو ملہار کا حال یہ تھا کہ احمد شاہ ابدالی کی
لڑائی مین جو مرہٹون نے بڑی شکست کھائی تھی اور اونکا سب مال و اسباب لٹ گیا تھا سو وہ گوالیار کی طرفون مین اوقات گزاری کرتا تھا
اور اوسکے پاس کچھ لشکر بھی نہ تھا شجاع الدولہ نے اپنے معتمدون کو راو ملہار کے پاس بھیجکر اپنی رفاقت کے لیے بلوایا اور انگریزون
پر فتح ہونے کے بعد کچھ روپیا دینے کا وعدہ کیا وہ قبول کر کے آیا اور شجاع الدولہ کے لشکر مین شامل ہوا اور راجہ بینی بہادر نے لکھنؤ
جاکر بادشاہ کو لکھا کہ جو شرطین انگریزون کو منظور تھین اون پر شجاع الدولہ راضی نہین اور پھر لڑنے کا ارادہ رکھتا ہی اور عالیجاہ اوسکے
ہاتھ سے نکل گیا اور شمرو بھی اوسکے ہاتھ نہین لگ سکتا مجھے کچھ اچھا انجام نہین دکھلائی دیتا اسلیے انگریزون سے ملا چاہتا ہون
بادشاہ نے تو انگریزون کا بہت اعتبار کیا تھا اور عالیجاہ کے نکال دینے کے وقت جو بینی بہادر نے اوس سے سلوک کیے تھے اونکا
بہت احسانمند تھا بینی بہادر کی سیاست کو جنرل کرنک سے کہا جو اپنے لشکر کا سردار اور میجر منرو صاحب کی جگہ …

کرنک سے کہا جو پہلے لشکر کا سردار تھا اور اب میجر منرو صاحب کی جگہ سب فوج کا سردار تھا جرنیل نے اوسکے بلانے کے باب مین ایک خط بہت تعظیم اور
بڑی تکریم کا لکھا اور اوسے شتاب رائے کی معرفت بلایا بینی بہادر نے انگریز جرنیل سے ملاقات کی اور معاملات مین اوسے کچھ اختیار بھی حاصل ہوگیا
اوسنے اپنی دانائی سے چند روز دونون طرف کو خوش رکھا یہانتک کہ شجاع الدولہ مع مرہٹون کے کوڑے کی طرف مین آ پہنچا بینی بہادر نے
ایک فقیر کی زبانی سے جسکا وہ بہت معتقد تھا یہ سمجھکر کہ شجاع الدولہ کی فتح ہوگی اوسکے پاس جانیکا ارادہ کیا اور اس بھید کو شتاب رائے سے بھی
چھپایا اور کوئی فرصت کا وقت تکتا رہا ایک وقت کسی چال کے بندوبست کرنے کے بہانے سے انگریزی لشکر سے دور نکل گیا اور شجاع الدولہ کے
لشکر کی جانب چلا گیا ہاتی تلنگون کی کمپنی جو اوسپر متعین تھین باوجود اسکے کہ وہ اوسے منع کیا لیکن پر وہ اپنی فوج لے شجاع الدولہ کی فوج سے جھٹ
جا ملا جو جرنیل کرنک صاحب بینی بہادر کے چلے جانے سے بہت حیرت مین آیا اور شجاع الدولہ کے آنے کی خبر پاکر اپنی اوس فوج کو بلایا جسے قلعہ چنار کی
تسخیر کو بھیجا تھا اور وہ فوج شکست کھا کر وہان ہی پڑی تھی اس عرصے مین مرزا نجف خان بھی بندیل کھنڈ سے آکر انگریزون کے ساتھ ہوا اور
انگریزی سردارون نے میجر اسٹرٹ صاحب کو بعضی فوج کا سردار کرکے لکھنؤ کو بھیجا تاکہ صوبہ اودہ اور وہان کی عدالت سے خبردار رہے اور جرنیل کرنک
سب فوج اور مرزا نجف خان اور شتاب رائے کو اپنے ساتھ لے الہ آباد مین پہنچ وہان کے قلعے کے لینے مین لگا اور مرزا نجف خان کے بتانے سے
بڑی بڑی توپین جو وزیر کے لشکر سے لوٹ مین اوسکے ہاتھ لگی تھین قلعے کی طرف جہان پتہ تھا لگا کر گولون کے مارے وہان کی دیوار
کو توڑ ڈالا وزیر کا قلعہ دار علی بیگ خان اپنی جان بچا کر نکل گیا جب وزیر کے آنے کی خبر پہنچی تب جرنیل نے مرزا نجف خان اور شتاب رائے کو اپنے
ساتھ لے دریا علوت (?) کو مع نئی فوج کے جا بجا چھوڑ وزیر سے لڑنے کا قصد کیا اور وزیر بھی لوہار کو لیکر آگے بڑھا اور پٹھانون کی جماعت نے
جو وزیر کے ساتھ رہنے کا وعدہ کیا تھا اور سارے شہر مین خبر اڑا رکھی تھی کہ تم آ پڑا تو ایک قدم بھی نہ اٹھایا یہ عماد الملک تو تھوڑے سے
آدمیون سے اگر تماشا دیکھ رہا تھا نہ اسمین کچھ زور تھا اور نہ اس سے کچھ بنتا تھا جیسے ہی انگریزی توپون کے صدمے نہ اوٹھا سکے
ہاتھ پاؤن مار کے آخر وہ اپنے مقام کو الٹا پھر کو چلا گیا شجاع الدولہ ابھی اپنے نوکرون کی تنخواہ کچھ نہ دے سکا لاچار ہوکر پھر گیا علی ابراہیم خان نے پہلے بینی بہادر
کی اطلاع سے جانا کہ وزیر کے لشکر سے اکثر شہر سے نکلکر کہیں کو چلا تھا کہ اسمین وزیر کی دوسری دفعہ شکست کھانے کی خبر پائی لاچار ہوکر
پھر اور کوئی دنون تک اسی حالت مین چھپا رہا جب وزیر اور انگریزون سے صلح ہوگئی اور جھگڑا فساد دب گیا تب وہان سے نکلکر مرشد آباد کو گیا

شجاع الدولہ اور انگریزون مین صلح ہونا اور شجاع الدولہ کا اپنے صوبے کو جانا

شجاع الدولہ اس دفعہ بھی شکست کھا کر پھر فرخ آباد کی طرف گیا احمد خان بنگش باوجود اسکے کہ اوس سے پرانی دشمنی تھی پر اوسنے شجاع الدولہ
سے صاف صاف کہا کہ پٹھانون مین سے تو تمہارے کام کوئی نہ آویگا اور تمہارے پلے جو تھوڑا سا روپیا ہے اسی میدان سپاہ کے خرچ مین اٹھ
جائیگا اور آخر کو تباہ ہو جاؤ گے اور یہی لوگ پھر تمہاری ہنسی کرین گے اور دور سے تماشا دیکھین گے میرے خیال مین تم بہتر دو صورتین ہین یا یہ کہ جسکا
تمھین بھروسا ہے تو انھین اپنے ساتھ لے دشمن پر زور کرو اگر زندگی ہے تو فتح پاؤ گے نہین تو میدان مین مارا جانا بڑی حسرت ہے یا یون
کرو کہ تن تنہا انگریزون کے پاس چلے جاؤ اور ایسا سنا ہے کہ وہ جو کام کرتے ہین عقلمندی اور جوانمردی سے کرتے ہین چاہیے تو یہ کہ وہ
تجھسے دغا نکرین گے اور یہی تعظیم و تکریم سے پیش آوین گے اسی میان مین چنار کے قلعہ دار نے وزیر کی دوسری شکست کے بعد ناامید ہو کر

اور لڑائی کا اسباب کم دیکھکر قلعہ انگریزون کی سپرد کیا تھوڑے تو پادشاہ کے نوکر رہے اور تھوڑے سے وزیر کے پاس چلے گئے
تب وزیر نے خوب غور کر کے دیکھا تو احمد خان بنگش کی صلاح سبکی صلاحون سے بہتر اور انسب جانی اور چند رفیقون کو
ساتھ لیکر پالکی میں سوار ہو دس بارہ سوار سے انگریزی لشکر کو چلا جنرل کرناک کو خبر ہوئی کہ وزیر اس حال سے آتا ہے وہ سنتے ہی ایک دفعہ
تحیر میں آگیا اور تحقیق کر کے سوارونکو اور شتاب رائے کو اپنے ساتھ لیکر وزیر کے استقبال کو آیا وزیر جنرل کو آتا دیکھ پالکی سے اوتر کر اوس سے
ملا اور جنرل اور اوسکے ہمراہی سب تدریج لیکر وزیر کی پالکی کے ساتھ پیدل چلکر وہ جو خیمہ اوسکے لیے کھڑا کیا تھا وہان اوتارا اور ضیافت
میہمانی میں کچھ کسر نہیں کی شجاع الدولہ وہین کھانا کھاکر سو گیا اور جب جاگا تو جس جگہ کہ خیمہ گاہ ٹھہرائی تھی وہان تین سو چار سو آدمیون
سے ہو چلکر منزل کی اور تین چار دن کے عرصے میں دونون طرف کے ایلچیون نے شتاب رائے کی معرفت صلح سے دلجمعی پائی کہ انگریزون
کا حکم لیکر اپنی سب فوج کو بلا لیا اور راجہ بلونت سنگھ بنارس کا زمیندار جو پادشاہ اور انگریزون کے پاس رہکر شجاع الدولہ کے کچھ کام نہ آیا تھا
انگریزون نے اوسکی تقصیرون کو معاف کروایا شجاع الدولہ کو روپیے کے ادا کرنے کے سوا اور کچھ نہ بن پڑا اور اوس روپے کے جمع کرنے کی
فکر میں لگا اور اپنے رفیقون سے ہر ایک کے مقدور کے موافق روپیا طلب کیا اور اپنی مان و عورت اور رشتہ دارونکے پاس خط روپیہ کی
طلب کے باب میں لکھے اور یہ بھی لکھ بھیجا کہ میری خوشی اوسی میں ہے جب ہو سکیگی کہ اسقدر روپیا ادا کرونگا لیکن ثابت ہوا کہ جس جس سے وہ جسقدر
امید رکھتا تھا فی الواقع وہ اوتنا دے سکتا تھا پھر ہر ایک نے اپنی خوشی سے آدھا یا تہائی چوتھائی دینے کا اقرار کیا یہان تک کہ
اوسکی مان اور اوسکے سالون اور غلامون اور اوسکے نمک پروردہ نوکرون نے بھی دیا کیا اوسکی عورت نے جو کچھ اوسکے پاس نقد اور
جواہر اور زر اور سونے چاندی کا گہنا اور جو اوسکی لونڈیون کا زیور تھا وہ سب یہان تک کہ اپنی ناک کی نتھ موتی سمیت اوتار کے اپنے
خاوند کے واسطے بھیجدی باوجود اسکے کہ نتھ کا اوتارنے سے لوگ کتنا ہی منع کیا کیے پہلے سہاگن عورتین نتھ پہنتی تھین اور جو کوئی اوسے منع کرتا تو کہتی
تھی کہ جو میرے پاس ہے میرے خاوند کی سلامتی تک میرے کام کا ہے اگر وہ نہوگا تو یہ میرے پاس رہکا کیا کرونگی بعد اوسکے
شجاع الدولہ بھی جو کچھ خرچ ضروری سے اسکے پاس بچتا تھا اپنی عورت کے حوالے کرتا تھا غرض کہ اسطرح جسقدر روپیا ادا اوس سے
ہوسکا ادا کیا اور باقی کے عوض میں بڑے بڑے بیش قیمت جواہر انگریزون کے پاس رہن رکھکے اپنے سب قبیلے کو اور فوجون کو ملک
بلا لیا اور قلعہ چنار کو انگریزون سے لیکر پادشاہ اور انگریزون سے رخصت ہو کر پادشاہ کے سرکار کی نیابت میں اپنی طرف سے ایک
شخص کو چھوڑ گیا اور یہ عہدہ اوسکا موروثی تھا اور اپنے دار الملک فیض آباد کو روانہ ہوا ۔

نجم الدولہ کا بنگالے کی نظامت پر مقرر ہونا اور شمس الدولہ گورنر کا ولایت کو جانا اور لارڈ کلیف کا اوسکی جگہ گورنر ہونا اور نند کمار کی معزولی اور نواب مظفر جنگ کا عروج

جب میر محمد جعفر خان مر گیا اور شمس الدولہ مسٹر وانسٹارٹ کلکتے کے گورنر نے لارڈ کلیف ثابت جنگ کی خبر ولایت انگلنڈ سے کلکتے کی
گورنری کے لیے سنکر اوسکے آنے سے پیشتر ولایت کو روانہ ہوا اور باقی کونسل والے اپنے قدیمی عہدون پر بدستور رہے میر محمد جعفر خان کے مرنے
کے بعد کونسل میں یہ ٹھہرا کہ نجم الدولہ جو میر پھلواری مشہور تھا میر محمد جعفر خان کا بڑا بیٹا کہ منی بیگم سے پیدا ہوا تھا اپنے باپ کی جگہ بیٹھکر گدی

والون کی صلاح سے مالگزاری کے کام کرنے پر مقرر ہوا چنانچہ جانسٹن صاحب اور مڈلٹن صاحب نے مرشدآباد مین آکر نجم الدولہ کو اپنے سامنے تینون صوبون کی گدّی پر بٹھلایا نجم الدولہ نے بطور تواضع کے کچھ اونکی نذر کیا اور چند روز نجم الدولہ بنگالے کا ناظم اور نندکمار دیوان المہام رہے اور میر محمد کاظم خان محمد جعفر خان کا بھائی عظیم آباد کا نائب ناظم اور وہان کا دیوان راجہ دھیرج نرائن اور شتاب رای ان صوبے کا پادشاہی دیوان ہوا شمس الدولہ گورنر نے نندکمار کی بدچلنی اور عیبون کی ایک کتاب طیار کر کے اپنے بھائی جارج ونسٹرٹ ہوشیار جنگ کے حوالہ کر کے لارڈ کلیف کے سنانے کے واسطے چلتے وقت اوسے تاکید کی تھی اس لیے نندکمار کونسل کے سب اہلکاروں کے طلب کلکتے کو گیا اور کونسل والے لارڈ کلیف کے انتظار مین تھے اوسے کلکتے سے رخصت نہین کرسکتے تھے اور نہ موقوف کرتے تھے اور جن دنون لارڈ کلیف کرنیل تھا اور سراج الدولہ کا زوال ہو کر میر محمد جعفر خان کا اقبال یاور ہوا تھا تب نندکمار لارڈ کا دیوان اول اور منشی تھا اس لیے اپنے گمان مین لارڈ کے آنے پر ترقی کی امید رکھتا تھا آخر لارڈ کلیف بہادر ثابت جنگ کلکتے مین داخل ہوا اور ہوشیار جنگ نے وہ کتاب کونسل والون کے سامنے پڑھکر لارڈ کو سنائی ہر چند نندکمار پر لارڈ نہایت مہربان تھا پر شمس الدولہ اوسکے عیب اور برائیان ایسی لکھ گیا تھا کہ اوسکو خواہ مخواہ موقوف ہی کرنا پڑا اور حکم ہوا کہ کلکتے مین رہے اور نندکمار کی موقوفی کے بعد حکیم ہادی علی خان عقیلی کی تیسری کا بیٹا محمد رضا خان جو میر محمد جعفر خان کے عہد مین جہانگیرنگر کا نائب تھا نجم الدولہ کی نیابت پر مقرر ہوا اور صوبہ بنگالہ کی نظامت کا اختیار اوسکے متعلق ہوا اور محمد رضا خان بہادر مظفر جنگ خطاب پایا لارڈ کلیف انگریزی اور ہندوستانیون مین کسی کو خیال مین نہین لاتا تھا کونسل والون کے کہنے مین بہت تھا اور پہلے ہی چل کے اپنا اختیار جتانے کو جانسٹن اور مڈلٹن صاحب سے لڑائی ٹھانی اور کہا کہ اگرچہ نجم الدولہ کا اوسکے باپ کی جگہ بٹھا دینا بہت معقول اور مناسب تھا پر اوس سے روپیہ لینا بیجا اور چوری ہے اس لیے وہ روپیہ سرکار کمپنی مین داخل کرو اور دونون سردارون نے استعفا دیکر کہلا بھیجا کہ ہمین نوکری کے دنون مین تمھارا کہا کرنا لازم تھا پر اب ہم نوکری سے دستبردار ہین تمھارا کچھ حکم ہمپر نہین چلیگا اگر کچھ دعوی ہو تو پادشاہی عدالت مین ہمارے نام نالش کرو اور تمنے جو میر نجم الدولہ کو سراج الدولہ کی جگہ بہت روپیہ لیکر بٹھا دیا ہی جب تم اسقدر زر کثیر پھیر کر سرکار مین داخل کروگے تو ہم بھی وہ تھوڑا سا روپیہ جو اوسکے بیٹے سے لیا ہی پھیر دینگے جب اونھون نے اپنی نوکری سے استعفا بھیجدیا اور لارڈ نے اونکے ایسے کلام سنے تب چپ ہو رہا اور گفتگو نکرسکا آخر جب ہو رہا اور جانسٹن ولایت کو چلا گیا اور مڈلٹن تھوڑی مدت تک کونسل کو مستعفی رہا اور پھر نوکر ہوکر مرشدآباد کا بڑا صاحب مقرر ہوا تھا کہ عظیم آباد اور مرشدآباد کے درمیان مین شاہ آباد کے متصل جو ایک مقام ہی وہان اپنی موت سے مرگیا اور اوسی جگہ دفن ہوا ۔

لارڈ کلیف کا الہ آباد مین نزدیک پادشاہ کے پاس جانا اور تینون صوبون کی دیوانی کی سند کمپنی انگریز کے نام حاصل کرنا اور صوبون کی تحصیل ہندوستانیون کے ہاتھ سے نکل جانا اور انگریزون کی حکومت ہونا

جب لارڈ کلکتے مین آیا اور ضروری باتون سے واقف ہوا تب جو مطلب کہ اوسکے دل مین تھا اوسکے لیے الہ آباد کو کوچ کیا شجاع الدولہ بھی لارڈ اور جنرل کرنک کی اطلاع دینے اور شتاب رای کے عرض کرنے سے اپنی دار الامارة فیض آباد سے الہ آباد کو چلا اور شاہ عالم بھی کو وزیر اور بادشاہ سے ملازمت حاصل کی دونون طرف سے ضیافتین ہوئین اور تحفے تحائف نذر ہوئے لارڈ نے پادشاہ سے تینون صوبون کی دیوانی کی سندون کا فرمان کمپنی کے نام مانگا چونکہ پادشاہ اور وزیر اس جماعت سے ہر طرح دبلی اور ناتوانی مین تھے مطلوب انکے جو چاہا اونھون نے قبول کیا اور تینون صوبون

کی دیوانی کی سند اور فرمان کمپنی کے نام لکھ دیے اور چوبیس لاکھ روپیہ تینون صوبون کی مالگذاری کا مقرر ہوا اور کمپنی نے قبولیت کی دستاویز
بادشاہی دفتر مین داخل ہوئی اور لارڈ صاحب اپنا مطلب حاصل کر کے کلکتے کو پھرا اور کرنیل اسمٹ صاحب کو انگریزی فوج کا سردار بنا کے الہ آباد
مین بادشاہ کی خدمت مین چھوڑا اور پھر عظیم آباد مین پہونچکر کاظم خان کو عظیم آباد کی نائب صوبہ داری سے موقوف کر کے دھیرج نرائن کو اوسکی
جگہہ مقرر کیا اور کاظم خان کا لاکھہ روپیہ سالانہ کر دیا کاظم خان کی طبیعت عیش طلب بہت تھی راج محل اپنے موطن و مولد مین بڑے آرام سے
زندگی بسر کرنے لگا اور دھیرج نرائن کو کئی دن خفقان و تپ آکر موقوف ہوا اور آخر اوسی حسرت مین مر گیا لارڈ چند روز عظیم آباد مین رہکر کلکتے کو
روانہ ہوا جب کلکتے مین پہونچا وہان کے کامون کے انصرام کے لیے سیکس صاحب کو جہانگیر نگر کا بڑا صاحب اور مالی ملکی بندوبست مین محمد رضا خان کا
شریک کیا اور بردوان کو ہندوستانیون کے ہاتھ سے چھڑا کے دو تین انگریزی سردارون کے سپرد کیا اور ملک پورنیہ کو مع اوسکے متعلقات کے
بدستور روح الدین حسین خان سہراب جنگ کے پاس رکھا اور اوسکی مالگذاری کہ پانچ لاکھ روپیے سے زیادہ تھی جیسے وہ پہلے وقت مین نظامت
بنگالہ مین داخل تھی ویسی ہی رہی اور جاگیرین اور ملک جو مہابت جنگ کے وقت سے چلی آتی تھین بدستور رہین اور یہ مقرر ہوا کہ جو مکان یا
زمین جسکے پاس ہے وہ اوسی کے پاس اور بعد اوسکی اولاد کے لیے مقرر رہے اور پہلے جو بادشاہ کے تلون مزاجی او متصدیون کی خیانت سے
جو تبدیل و تغیر ہوا کرتی تھی وہ بھی موقوف ہوئی ✽

سنہ ۱۱۸۰ھ

جب نجم الدولہ لارڈ صاحب کو پہونچا کر گھر مین داخل ہوا ایکا ایک اوسے ہیضہ ہوا اور سنہ ۱۱۸۰ھ مین اوسکا انتقال ہوا اور اوسکا چھوٹا
بھائی سیف الدولہ اوسکی بجائے گدی پر بیٹھا سیف الدولہ بہت خلیق اور خلق پر بڑی مہربانیان کرتا تھا چند روزہ زندگی اور حکومت
مین بہت نیکنام رہا اگرچہ بہت اقتدار اوسے نہ تھا پر جہانتک اوس سے بنتا تھا نیکی کرنے مین کچھ کسر نہین کرتا تھا ✽

شتاب راے کا عظیم آباد کی نیابت پر عروج پانا اور دھیرج نرائن کا از راہ حماقت دل تنگ ہونا

جب شتاب راے لارڈ صاحب کے حسب ایما کلکتے مین پہونچا جرنیل کرنک کے جتانے اور اوسکی تیز رائی سے مہاراجگی اور بہادری کا خطاب
اور پانچہزاری منصب اور پچیس ہزار روپیہ ماہیانہ نظامت کے خرچ کی بابت اور پانچ ہزار روپیہ ذات کے علاوہ اون جاگیرون کے جو عظیم آباد مین
اوسکی تھین اور دھیرج نرائن سے شرکت اور انتظام معاملات مین کوٹھی عظیم آباد کے بڑے صاحب کے ساتھ اوسکے نام مشارکت مقرر ہوئی اور سیف الدولہ
تینون دیوان کے ناظم کی مہر اوسکے حوالے ہوئی اسقدر ترقیان پا کر وہ عظیم آباد کو روانہ ہوا جب وہان پہونچا بادشاہی قلعے مین اوسنے حکم مقرر کیا
جہان ہمیشہ سے معاملے اور کچہری والون کے جمع ہونے کی جگہہ تھی اور یہ مقرر ہوا کہ بڑا صاحب معمولی وقت مین وہان آکر کرسی پر بیٹھے اور اوسکی کرسی کے
سامنے ایک لمبی سی مسند بچھائی جاوے کہ ایک طرف اوسکے دھیرج نرائن بیٹھے اور دوسری طرف شتاب راے اور دونون کے واسطے ایک ایک تکیہ
لگے اور جو سند یا پروانہ لکھا جاوے اوسکی تمامی پر دھیرج نرائن دستخط کیا کرے اور اوسکی پشت پر سیف الدولہ کی مہر کرکے شتاب راے
اپنے ہاتھ سے صحیح و سند کا لفظ لکھ دے پر دھیرج نرائن کو نادانی سے اور رام نرائن کے بھائی ہونے کا غرور بہت تھا یہ طریقہ اوسپر گران
گذرا شتاب راے پر اوسکی خیانت بھی ظاہر ہوئی بندوبست کے طور و انداز مین باہم نفاق ہونے لگا شتاب راے نے دانائی سے اوسے ہر چند سمجھایا
لیکن وہ اپنی حرکات سے کب باز آتا تھا غرض کہ یہ بات کلکتے مین لارڈ کلیب اور انگریزی سردارون تک پہونچی اونھون نے پہلے تو

بھیجکر اس غفلت سے آگاہ کیا کہ شتاب رائے کے کہنے مین چلو اور اپنے ذمے کی باقی ادا کرو وہ ہر دفعہ عذر پوچ لکھا کرتا تھا انہین لارڈ کلیف کا ارادہ ولایت جانے کا مقرر ہوا اور شجاع الدولہ سے از سر نو عہد کرنا اور بعض کامون کا صاف کرنا خصوصاً راجہ بلوند جو شجاع الدولہ سے نہایت خوفناک تھا اوسکے مقدمے مین ضرور آن پڑا تھا شجاع الدولہ کو بھی اکثر کام اوس سے تھے اس لیے دونون کی ملاقات کی جگہ چھپرا گاون ٹھہرا اور لارڈ کلیف تو کلکتے سے اور شجاع الدولہ فیض آباد سے اور منیر الدولہ بادشاہ کا ایلچی ہو کر الہ آباد سے اور راجہ بلوند سنگھ بنارس سے یہ سب چھپرے کو روانہ ہوئے ⁂

دھیرج نراین کا معاتب ہونا اور راجہ شتاب رائے کا اقتدار پانا

جب لارڈ کلیف عظیم آباد مین پونہچا مہاراجہ شتاب رائے اوسکے استقبال کے لیے اور دھیرج نراین بھی پیشوائی کے ارادے سے نکلے اور پیش دستی کے ادا کرنے سے لارڈ کی خوشی خاطر ہوتی اوسکی کچھ بھی تسلی نہ کی اور اس سے پہلے دھیرج نراین کو حکم ہوا تھا کہ بدون روپیہ ادا کیے ملنے کو نہ آئے جسوقت کہ ان دونون کی سواری دور سے دکھلائی دی لارڈ نے خفا ہو کر کسی کو بھیجا کہ دھیرج نراین کو حضور مین آنے سے منع کرے اور اس طرف کو وہ قدم بھر بھی بڑھنے نپاوے چنانچہ اوسے زبردستی لوٹا دیا اور اوسکی لوگون مین بڑی خفت ہوئی اور شتاب رائے نے لارڈ کی ملاقات کی اور آخر دھیرج نراین نے کسی کسی طرح روپیے بہم پونہچا لارڈ سے ملاقات کی اور لارڈ اور جنرل اور شتاب رائے چھپرے کو روانہ ہوئے سنہ [illegible] ہجری مین محرم کے دنون شجاع الدولہ اور منیر الدولہ اور لارڈ اور جنرل اور بلوند سب اکٹھے ہوئے بہت گفتگو کے بعد راجہ بلوند کی تقصیرین معاف ہوئین اور شجاع الدولہ کی سرکار مین چوبیس لاکھ روپیہ مالگزاری کی بابت ٹھہرے اور ظلم و دغا نکرنے کے عہد و پیمان ہوگئے اور وزیر اور بادشاہ اور انگریزون کے درمیان اور وزیر اور بادشاہ کے بیچ اور وزیر و بلوند کے بیچ مین پھر از سر نو عہد و پیمان مستحکم ہو کر لکھے گئے اور سب اپنے اپنے وطنون کو پھرے مہاراجہ شتاب رائے نے اپنے عملے کی نارسائی اور خیانت اور معاملون مین خلل آنے کا سب احوال لارڈ صاحب سے ظاہر کیا اور نواب مظفر جنگ کے بلانے کی التجا کی لارڈ نے شتاب رائے کے التماس کو قبول کر کے اوسپر بہت مہربانیان کین اور دھیرج نراین کو نالیاقتی کے سبب سے موقوف کرنا اور شتاب رائے کو مقرر کرنا اپنے دل مین ٹھانکر مرشد آباد کو روانہ ہوا ⁂

مظفر جنگ کا عظیم آباد پہونچنا اور مسٹر وریلس کا گورنری پر مقرر ہونا

لارڈ کلیف نے مرشد آباد مین پہونچ مظفر جنگ کو انتظام کے واسطے عظیم آباد مین بھیجا مظفر جنگ نے وہان آکر دھیرج نراین کے عہد کو چشم نمائی کر کے نظر بند رکھا اور وہ چوری ثابت ہونے اور عدم لیاقتی کے باعث ایسے بڑے نیابت کے عہدے سے موقوف ہوا اور روپیہ جو اوسکے ذمے نکلا اوسکے عوض مین اوسکی جاگیر کا حاصل سند ہو گیا اور یہ ٹھہرا کہ جبتک سرکاری زر وصول نہووے تبتک اوسکی جاگیر کا سارا روپیہ خزانہ نظامت مین داخل ہوا اور کچھ تھوڑا سا اوسکے خرچ کے لیے اوسے ملا کرے مظفر جنگ اس صوبے کے معاملون سے فراغت پاکر مرشد آباد کو روانہ ہوا اور راجہ شتاب رائے کلکتے کی کونسل سے صوبہ عظیم آباد کے انصرام کے لیے اکیلا مقرر ہو کر کاروبار کرنے لگا اور رمبول صاحب عظیم آباد کی کوٹھی کے بڑے صاحب اور شتاب رائے کی شراکت مین اور مسٹر سایکس صاحب مرشد آباد مین مظفر جنگ کی مشارکت مین مقرر ہوئے لارڈ کلیف نے قصد کیا اور چاہا کہ گورنر اسٹ شمس الدولہ بہادر کی تقرری مین کچھ نیابت ہو سکے پھر تو لکھکر ولایت اون کو بھیجا اور لارڈ اور جنرل کرنک صاحب گورنر اور جنرل اسمتھ صاحب کو ساری فوج کا سردار بنا کر ولایت کو سدھارے بادشاہ کہ الہ آباد مین انگریزون سے خط لکھتا تھا اوسکے حضور سے مظفر جنگ نے اپنے واسطے

خانخانان مبارز الملک معین الدولہ کا خطاب مع پالکی اور ماہی مراتب کے اور شتاب رائے نے ممتاز الملک منصور جنگ کا خطاب اپنے واسطے بادشاہ کے حضور سے منگایا اور یہ دونوں عیش و عشرت زندگی کرنے لگے ۱۱۸۴ھ میں آخر شتاب رائے ورلسٹ صاحب کی ملاقات کو جو ابھی گورنر ہوا تھا کلکتے کو گیا اور گورنر نے اوس سے بخوبی ملاقات کی اور یہ قرار ہوا کہ شتاب رائے عظیم آباد میں اور مظفر جنگ مرشد آباد میں جیسا تھا ہمیشہ انگریزوں کی ملکی کام جیسے مناسب جانیں کیا کریں پر ہفتے بھر میں دو دفعہ جو کچھ تجویز کی ہو اپنے مشیر ایک انگریز سے مفصل کہا کریں پھر انکھین دونوں میں وہ کام اس انگریز کی صوابدید سے ہوا کریں اور ہر مہینہ کی جمع خرچ کے کاغذ حساب یہاں کا نائب اس انگریز کی دستخط کروا کر جب سال پورا ہو چکے کلکتے میں کمپنی کے دفتر خانے میں داخل کیے اور رعیت کے عدالت انصاف میں اس کام کا داروغہ چھوٹے چھوٹے مقدموں کو جیسا مناسب و حق جانے فیصل کیا کرے اور بڑے بڑے کام انکھین دونوں میں نائب اور اس انگریز کے روبرو ہوا کریں ۔

۱۷۷۰ء

ملٹن الکزنڈر کا عظیم آباد میں اور مسٹر مڈلٹن کا مرشد آباد میں مقرر ہونا اور سیف الدولہ کا مرنا اور مبارک الدولہ کا تینوں چچاؤں کی [illegible] پر مقرر ہونا اور رضی الدین خان کا پورنیہ پر مقرر ہونا

۱۱۸۳ھ میں الکزنڈر صاحب بیچل صاحب کی جگہ عظیم آباد میں اور مڈلٹن صاحب بیکر صاحب کی جگہ مرشد آباد میں مقرر ہوئے اور اس سال کے آخر میں کال پڑا اور سیتلا کی بیماری پھیلی اور اسی سنہ میں ماہ ذیقعدہ کی دسویں تاریخ سیف الدولہ بنگالے کا ناظم اسی کی بیماری سے مر گیا اوسکے مرنے کے بعد میر محمد جعفر خان کا تیسرا بیٹا نواب مبارک الدولہ بنگالے کی گدی پر بیٹھا اور مظفر جنگ کی تجویز سے علی ابراہیم خان اوسکے گھر کی دیوانی یعنی بنگالے کی نظامت کے عہدے پر مقرر ہوا اور چونکہ [illegible] مظفر جنگ کے بڑا چالاک تھا مبارک الدولہ کی گدی پر بیٹھتے ہی چاہا کہ منی بیگم کو ذلیل و خفیف کرے باوجودیکہ اس سے پہلے سے دوستی و عہد و پیمان تھے اور بہو بیگم مبارک الدولہ کی ماں سے کچھ سبب بناکر دوستی پیدا کی اور بہو بیگم منی بیگم سے جھگڑا کرنے لگی یہاں تک کیا کہ ان دونوں میں کشیدگی ہو گئی منی بیگم کے پاس نقد و جواہر بہت تھا اور عقلمند بھی نہایت تھی ان باتوں سے آزردہ ہو کر گورنر کو [illegible] مناسب سمجھا [illegible] بہو بیگم کا کچھ اقتدار نہ رہا ان دنوں میں انگریز اس ملک کے سرداروں سے بہت سا اختیار رکھنے لگے اور ہندوستانیوں سے [illegible] پوچھ کر کیا [illegible] ملکی اور ملکی کاموں پر واقف ہو گئے محمد علی حسین خان [illegible] جنگ پورنیہ کا حاکم بہت بے پروا اور عیاش و خودپسند اور فضول خرچ تھا اور دن رات مستی کے سبب اپنے کام سے غافل رہتا اور مرشد آباد کی مالگذاری میں [illegible] رہتے کے سبب ان کی نظامت کے [illegible] والے اس سے ناخوش ہو کر گلہ کیا کرتے تھے اس لیے مظفر جنگ نے پورنیہ کے روپیہ کے دیر سے پہنچنے کی تقصیر کونسل والوں سے ظاہر کر کے اوسے موقوف کرایا اور راجہ سچیت کو اوسکی جاگیروں کا ذمہ دار کیا اور بائیس ہزار روپیہ کونسل سے اسکے واسطے مقرر ہے ایک برس کے بعد سچیت رائے بھی موقوف ہوا اور رضی الدین محمد خان وہاں کا حاکم ہوا ۔

ورلسٹ گورنر کا ولایت کو جانا اور تینوں صوبوں کا چھ ضلعوں میں منقسم ہونا اور مسٹر [illegible] کا [illegible] کونسل میں [illegible]

۱۷۷۱ء

۱۱۸۵ھ ہجری کے شروع میں ورلسٹ گورنر ولایت کو روانہ ہوا اور کارٹیر صاحب کہ جنکا دوسرا نمبر تھا کلکتے کا گورنر ہوا اور جب کونسل والوں نے دیکھا کہ صوبوں کا حاصل کم ہی اور [illegible] مشکوک ہوا کہ مالگذاری کی [illegible]

چھوٹی چھوٹی باتین اور بندوبست کا طریق معلوم کرین چنانچہ چارج ونسٹرٹ ہوشیار جنگ بہادر مقرر ہوا اور پہلے ہی کل ضلع دیناج پور مین متعین ہوا وہ وہان پہونچکر اکثر باتون سے مطلع ہوا جو بنگالے مین بہت ہی بے انتظامی اور خرابیان ظاہر ہوئین اس نے بجائے ایک صاحب کے چار انگریز مقرر ہوے اور تینون صوبون کے چھہ ضلع کرکے ضلعدار رکھے اور ہر ضلع مین ایک ایک کونسل مقرر کی اور چھہ ضلع اس طرح منقسم ہوے

ضلع کلکتہ ۱ ضلع بردوان ۲ ضلع راجشاہی مرشداباد ۳ ضلع جہانگیرنگر ۴ ضلع دیناج پور ۵ ضلع عظیم اباد ۶

ہوشیار جنگ اور مسٹر بارک کا عظیم اباد مین وارد ہونا اور اس حال کا ذکر جو راجہ شتاب راے اور دونون صاحبون مین واقع ہوا

جب ہوشیار جنگ کے آنے اور کونسل کے ہر ضلع اور عظیم اباد مین مقرر ہونے کی خبر مشہور ہوئی شتاب راے کے بدخواہون نے اوسکے الزام کے لیے موقع پایا لیکن وہ اپنی ہوشیاری اور ایمانداری سے ہر امر مین صاف نکلا ہوشیار جنگ نے پہونچکر اوسکا ہر طرح امتحان کیا آخر اوسکی ایمانداری اور دانائی پر فریفتہ ہوکر دوستی پر آگیا اوسنے بھی تحفون اور تواضع سے خوش کیا اس عرصے مین ایلکزینڈر صاحب موقوف ہوا اور جکل صاحب عظیم اباد کا بڑا صاحب مقرر ہوا تھوڑے دنون بعد وہ بھی موقوف ہوگیا اور اوسکی جگہ بارول صاحب ہوا اس کا حسب ولایت مین بڑا دبدبہ تھا اور عقلمند بھی بہت تھا اس لیے ہوشیار جنگ سے ناموافقت رکھتا تھا اور شتاب راے کو اپنا کرنا چاہتا تھا اور اوس سے کہا کرتا تھا کہ ہوشیار جنگ سے الگ ہوکر مجھسے ملے اور وہ مہمات کا عذر کرتا تھا کہ بدون تقصیر اور بے سبب ہوشیار جنگ سے کیسے کنارہ کشی کرون اور بھلا یون ہی ہو تو پھر آپ کو میری دوستی کا کیا اعتبار ہوگا بارول صاحب بہت تیز مزاج تھا اس حکم کے نہ ماننے سے اوس سے آزردہ ہوگیا چند روز بعد عماد الدولہ ہسٹنگ صاحب بہادر جلادت جنگ جو نہایت درجے کا متقی اور تحریر و تقریر مین بے نظیر تھا ولایت سے کلکتے مین آیا اور بارول صاحب کو حکم ہوا کہ کلکتے مین پہونچکر وہان کی کونسل کمیٹی مین بھرتی ہو جسمین کہ پانچ شخص ہندوستان کے بندوبست کے واسطے رہتے ہین چنانچہ بارول کلکتے کو سدھارا اور ہوشیار جنگ عظیم اباد کا بڑا صاحب ہوا اور باتفاق چار کونسل والون یعنی اسٹونس صاحب و رزو صاحب و لوائل صاحب ... راجہ شتاب راے کے ساتھ ملکی کام اجرا پاتے تھے

عماد الدولہ مسٹر ہسٹنگ بہادر جلادت جنگ کا کلکتے کی گورنری پر آنا اور ایک نقل کا واقع ہونا

جب لارڈ کلایو صاحب بہادر ولایت مین پہونچا اور اوسکی تقصیرون کا ولایت کی کونسل مین چرچا ہوا وہ تو بڑا ہوشیار اور بردبار تھا ہزار دلیلون سے بدگوئیون کو لاجواب کردیا اور اپنی حسن خدمت کونسل والون پر ظاہر کی اور جن باتون کی کہ اوسپر تہمت لگائی گئی تھی انکو بدلیل معقول اور وثائق کی رو سے رد کیا دانایان کو اوسکی سب بات بہت پسند آئی اور خیانتون کی تہمت خفت ہوئی غرض کہ جب کہ کمپنی کو اوسنے سب طرح چپ کیا اور صاحبان ولایت کی یہی صلاح ٹھہری کہ اب بھی یہان کے واسطے اس سے بہتر اور کوئی نہیں اوسکی بہت منت سماجت کرکے اس ملک کے انتظام کے واسطے روانہ کیا اور اوسکے پیچھے کچھ حکم لکھکر بھیجے قضارا رستے مین اوسکی سواری کا جہاز ایسا گم ہوا کہ کسی کو اوسکا پتا اور ٹھکانا نہ لگا جب ولایت والون کو یہ خبر پہونچی تب اوسکی بدلے مین یہ پایا کہ شمس الدولہ ... ہسٹنگ صاحب کے سواے کوئی اوسکے لائق نہیں ہے اوسکو اوسکی جگہ مقرر کیا چاہیے یہ صاحب اس سے پیشتر ارکاٹ دکھن کا بڑا صاحب تھا

اوسکو کلکتے مین جانے کا حکم ہوا اور لکھہ بھیجا کہ وہان پہونچکر اپنے تئین اوس جگہ کا مالک و مختار سمجھنا اور وہ جو شمس الدولہ کے نام کا مراسلہ
گیا ہی جو جو مناسب جانو اوسپر عمل کیجیو اور ایک حکم کلکتے کو لکھہ بھیجا کہ وہ لفافہ موسومہ شمس الدولہ کا سربمہر بحفاظت رکھا رہے جب ہسٹنگ صاحب
وہان پہونچے کھولکر پڑھے جب وہ صاحب پہونچا تین مہینے تک وہان کے کاغذات اور کلکتے کے اوس مراسلے کو مطالعہ کیا اور اوس وقت یہان
کا گورنر کرنیر صاحب تھا جب یہ مدت کہ شاید کرنیر صاحب کی موقوفی کا معین وقت تھا طی ہوئی اس صاحب سے گورنری کا کام موقوف ہوا اور
ہسٹنگ صاحب گورنر ہوا تھوڑے دنون بعد اوسنے جان کرام مرشداباد کے بڑے صاحب اور ہوشیار جنگ عظیم اباد کے بڑے صاحب کو
خفیہ لکھہ بھیجا کہ نواب مظفر جنگ اور راجہ شتاب راے کو پہرے مین کرکے کلکتے مین بھیجدو ٭

مظفر جنگ کا انگریزی سپاہیون کے پہرے مین قید ہونا

جان کرام صاحب نے گورنر کے لکھنے کے موافق مظفر جنگ کو یکبیک نظربند کروایا اور سپاہ اپنے جو کی پہرے بٹھال دیے
اگرچہ کچھہ روک ٹوک نہ تھی پر وقت بالکل پلٹ گیا اور منی بیگم کہ مظفر جنگ سے دل مین کدورت رکھتی تھی اوسکی یہ نوبت ہونے سے
بہت پھولکر اوسکے بگڑنے مین سعی کرتی تھی پر دانائی کی راہ سے اوسکی مخلصی کے لیے بھی بہت سی تدبیرین کرتی تھی اور اسیطرح گورنر ہسٹنگ
سے یک زبان ہوکر جنرل کلاورن سے موافقت نکی اور کئی کام لیے کیے جو ہر دوان سے نہو سکے مظفر جنگ کی موقوفی کے بعد نظامت
کا سارا کام اپنے اور بیٹے مبارک الدولہ کی مرضی اور تابعین پر چھوڑا اور اعتبار علیخان خواجہ سرا اپنے نوکر کو جو شمس الدولہ محمد اسحق خان کے غلامون
مین سے تھا مبارک الدولہ کا نائب مقرر کیا اور اوسکی صلاح سے مبارک الدولہ کو اوسکی ماتہ بیگم سمیت اپنے تابع مین کرلیا اور باوجود اسکے کہ
منی بیگم سو بیگم کے باپ کی بیاہتا نتھی پر جتنے سو بیگم اور اوسکے بیٹے مبارک الدولہ کو محض بے اختیار کر رکھا تھا ٭

مظفر جنگ اور شتاب راے کا انگریزی قید مین کلکتے کو جانا اور سر رشتہ ملکداری کا انگریزون کے ہاتھہ آنا

مظفر جنگ انگریزی پہرے مین بیم و امید مین ووڈلا ہوا تھا کہ ناگہان گورنر ہسٹنگ بہادر کا دوسرا حکم جان کرام مرشداباد کے بڑے صاحب
کے نام اوسکو کلکتے مین بھیجنے کے باب مین پہونچا اوسنے سنہ [illegible] اسی مین جیسا کہ وہ پہرے مین تھا ویسے ہی کلکتے کو روانہ کیا ایک خلقت جو شاہی
سے مقام بالسی تک ساتھ اوسکو پہونچانے گئی مظفر جنگ پر کمپنی کی خفگی کے سبب ایک عرصہ گذر گیا اور جان کرام صاحب مظفر جنگ کا دوست
اور شتاب راے کا بیگانہ تھا پر اوسکی دوستی نبھانے کے لیے شتاب راے کے حق مین بھی یہی حکم عظیم اباد کو بھیجا اور شاید اسکے باب مین ولایت سے حکم نہین
آیا تھا پر ہوشیار جنگ نے کلکتے جانے کی تاکید کی دونون کے اس معاملے مین ایک مہینے کا فاصلہ ہوا شتاب راے بھی پہرے پر پلٹنکی بحفاظت
ایک کمپنی کے کلکتے کو روانہ ہوا عظیم اباد و مرشداباد کی کونسل والون کو کونسل کی طرف سے یہ حکم آیا کہ شتاب راے اور مظفر جنگ بادشاہی
ملک کے بندوبست اور تحصیل کی خدمت سے موقوف ہوئے اور اون مقامون مین کونسل والے دونون کے کام پر مقرر ہوئے ہوشیار جنگ نے
اس حکم کو تمام مین سب کو سناکر مطلع کیا۔ اور اوس وقت سے کونسل والے خالصے کے کاروبار آپ ہی چلاتا یا کرتے تھے اور کوئی ہندوستانی
نائب اونکا شریک نہ تھا ٭

چار بڑے صاحب مقرر کیے نواب مبارک الدولہ نظامت کے کامون مین مختار ہوا اسی طرح بہت عزل و نصب عمل مین آئے گورنر دانائی سے اور نیک باتون اور خیر خواہی مین کاوش کرتا تھا غرض کئی ایک مدت مین بعد جواب و سوال کے اپنے بداندیشون سے تہمت کا الزام اور اپنی حسن رائی اور نیک نیتی بری ثابت کرکے سرخرو ہوا۔

نندکمار کا گورنر ہسٹنگ سے معارضہ کرنا اور نندکمار پر جرم ثابت ہو کر گران جوری کی تجویز سے پھانسی پانا

گورنر ہسٹنگ بہادر جب باتون مین سچا نکلا اور اوسکے دشمن جھوٹے ٹھہرے تب نندکمار کے عیب ظاہر کرنے لگا اور اوسکے سب قصور ثابت کر دیے غرضکہ نندکمار کے قصورون کے تحقیق کے واسطے گران جوری مقرر ہوئی اور پھر تبدیل ہوئی اور اوسکی تحقیق مین ایک مدت تک سماعت ہوئی آخر ثابت ہوا کہ نندکمار مجرم اور واجب القتل ہے اور اوسکی سزا یہی ہے کہ وہ پھانسی دیا جاوے پر اس بے وقوف اور مغرور کو جنرل نے ایسے دم دلاسے دے رکھے تھے کہ کوئی تیرا کچھ نہین کر سکتا ہے اگر تجھے سولی تک بھی لیجاوین تو بھی مت ڈرنا اور گورنر کا قصور ہی ثابت کرنا [illegible] اس سبب سے کہ تند مزاج تھا اور دوسرے یہ کہ گورنر سے عداوت رکھتا تھا اور پھر جنرل کے بہکانے سے ہوا کے گھوڑے پر سوار تھا ابھی [illegible] بہت سے گورنر کے لینے پیشی کرتا رہا پر گورنر نے سب کو رد کر کے اوسکے بڑے بڑے قصور ثابت کیے اور ان دونون قصورون کے جواب و سوال کی ایک بڑی کتاب تیار ہو کر اوسکی نقلین انگلستان مین پھیل گئین آخر سنہ ۱۱۸۹ھ مین اوسے پھانسی دی گئی اور جو کچھ اوسکا نقد اور مال تھا سب اوسکے بیٹے راجہ گرو داس کے حوالے ہوا کہتے ہین کہ باون لاکھ روپیا نقد اور اتنی ہی قیمت کی جنس اوسکے مرنے کے بعد نکلی اور اوسنے جو بڑے بڑے آدمیون کے نام کی کہ مہرین جعلی بنائی تھین وہ بھی اوسکے صندوقچون مین نکلین اور اوسکی یہ جعلسازی سب جگہ مشہور ہو گئی۔

۱۷۷۵ء

مظفر جنگ کا عدالت فوجداری کے کام پر اور نظامت مین مبارک الدولہ کی نیابت پر مقرر ہونا اور علی ابراہیم خان کا نظامت کی دیوانی پر مقرر ہو کر پھر مظفر جنگ کی عداوت سے معزول ہونا

جب ظاہر مین جنرل کلاورن صاحب غالب معلوم ہوا مظفر جنگ کہ مغرور اور مستقل مزاج تھا جنرل سے ملنے لگا علی ابراہیم خان دور اندیشی سے اوسے منع کیا کرتا لیکن وہ کب مانتا تھا گورنر نے آزردہ ہو کر جنرل پر چھوڑ دیا جنرل نے اوسکے واسطے مبارک الدولہ کی نیابت اور عدالت فوجداری کی خدمت نیابت مقرر کر کے اوسکی بڑی تنخواہ کر دی اور اوسکو اور اوسکے لڑکون کو کونسل کے حضور سے خلعت دلایا اور سنہ ۱۱۸۹ھ مین اوسے رخصت کیا علی ابراہیم خان کے حقوق مظفر جنگ پر ثابت تھے اس لیے اوسکو نظامت کی دیوانی کا خلعت دلوایا [illegible] کیا اور فوجداری کے نائب اپنی طرف سے ہر جگہ بھیجے مظفر جنگ نے حاکم ہوتے ہی مبارک الدولہ کے مقربون سے دغا ہونا شروع کیا علی ابراہیم خان بڑا دیندار تھا نہ تو رشوت آپ لیتا اور نہ کسی کو لینے دیتا کاردار ہوتا لوگ کہ نظامت کے پیشے کو لوٹ سمجھتے تھے اس سے آزردہ ہو کر مظفر جنگ سے اوسکی غیبت کرنے لگے منی بیگم نے اوسے اپنا بھائی قرار دیکر بلکہ فریب سے اپنی ایک لڑکی [illegible] سے اوسکی آشنائی کرا دی اور اوسے بدنام کر کے اسی امر کو اوسکی موقوفی کا ایک سبب ٹھہرایا اور کہتے ہین کہ [illegible] دربار عالم مین اس امر کی شکایت لکھی یہانتک کہ سنہ ۱۱۹۱ھ مین علی ابراہیم خان کو نظامت کے کام سے موقوف کیا اور اپنے [illegible]

مین مبارک الدولہ کے لیجا کر اوس خدمت کا عمامہ دلایا علی ابراہیم خان سب دوست آشنایون سے ملاقات ترک کر کے گوشے مین ہو بیٹھا ۔

گورنر ہسٹنگ اور جنرل کلاورن مین عداوت پڑنا اور جنرل کا فوت ہونا اور مظفر جنگ کا عدالت فوجداری کے کام سے عزل اور صدر الحق خان کا اوس کام پر مقرر ہونا

گورنر ہسٹنگ اور جنرل کلاورن مین ایک مدت تک بہت سے جھگڑے رہے ایسا کہ آپس کی شکایتین ولایت تک پہنچین اوسمین کرنیل منسن صاحب مر گیا اور ولایت سے حکم دربار روانگی گورنر کی ولایت کو آیا اور یہ بھی اوسمین لکھا تھا کہ گورنر وقت معاودت جنرل کو بجائے اپنی مقرر کرے جنرل نے شتابزدگی سے قبل از تقرر اپنے تئین گورنر سمجھا جس سے وہ آخر بہت شرمندہ ہوا ایک مدت بعد دونون مین صلح ہو گئی اور جنرل کچھ عرصے بعد ایک بیماری سے مر گیا اوسکے مرتے ہی اوسکے بہت سے سردار انگریزی موقوف ہوئے راجہ گورداس کہ اپنے باپ کے مرنے کے بعد جنرل کی خاطر سے پہلے مبارک الدولہ کا دیوان ہوا اور پھر خالصے کی دیوانی پر مقرر ہوا تھا باوجود اسکے کہ وہ اوس کام کے لائق نہ تھا اور جنرل کے مرنے کے بعد کیا بلکہ کرنیل منسن صاحب کے مرتے ہی گھر لگا بیٹھا تھا اب منی بیگم کی استدعا سے مبارک الدولہ کا دیوان نظامت مقرر ہوا ۔ مظفر جنگ کو جنرل کے مرنے سے نہایت قلق ہوا ایسلیے کہ کاروبار مین خلل آنے لگا گورنر ہسٹنگ بہادر بعضی باتون مین اوسے معتمد نہین سمجھتا تھا اسلیے اوسکو موقوف کر کے صدر الحق خان کو عدالت فوجداری کے کام پر مقرر کیا منی بیگم تو اسکو خدا سے چاہتی تھی یہ چاہا کہ صدر الحق خان کو بھی مبارک الدولہ کے یہان نہ ہونے دے بلکہ عدالت فوجداری کی بھی آپ ہی مختار ہو اس لیے اپنے دیوان کو گورنر کے پاس کلکتے مین بھیجا اور اس امر کی درخواست کی کئی روز تک تو دونون مین رد و بدل ہوتی رہی آخر جو گورنر چاہتا تھا وہی ہوا پر کچھ منی بیگم اور مبارک الدولہ کی بھی رعایت کی اور سنہ ۱۱۹۱ھ مین صدر الحق خان مرشدآباد مین داخل ہوا یہ شخص بہت بھولا تھا اور بڑھاپے کے سبب ایسا ضعیف ہو گیا تھا کہ آمد و رفت دربار اور نشست برخاست کی بھی طاقت نہ تھی اور حضور مین مبارک الدولہ کے بعضی ایسی حرکتین اوس سے ہوئین جنسے اوسکی ہنسی اور خفت ہوئی غرض جون تون ایک برس اور چار مہینے اور چھبیس دن نام کو فوجداری کا حاکم رہا اور سنہ ۱۱۹۳ھ مین اس دنیا سے رحلت کر گیا اسی سال مین جن دنون مین کہ مظفر جنگ موقوف ہوا منی بیگم رابعہ بیگم کی لڑکی اجرائے طمث کی بیماری سے مر گئی اوسکے یہان مال بہت سا تھا سو سب ظاہر مین مظفر جنگ کے تحت و تصرف مین آیا ۔

ذکر اون امور کا جنکے سبب تجویز خدمات نیابت ناظم و عدالت فوجداری مین دیر لگی اور آخر مظفر جنگ ہی پر قرار پائی

گورنر ہسٹنگ بہادر مظفر جنگ کے چلن ڈھال وضع کو نہین پسند کرتا تھا اور منی بیگم بھی اوسکا مختار ہونا نہین چاہتی تھی اور مبارک الدولہ ایک طرف نہ تھا اسلیے جب صدر الحق خان مر گیا تمہ مدتون کے تعین مین کچھ دیر لگی گورنر بہادر نے علی ابراہیم خان کو اس کام کے لائق دیکھکر اوسکے نام ایک خط ان عہدون کے قبول کرنے کے باب مین بھیجا اور مرشدآباد کے بڑے صاحب کے پاس بھی مراسلہ گیا علی ابراہیم خان نے کئی سبب سے اون عہدون کا قبول کرنا مناسب نہ سمجھا ایک عذر معقول سا کیا جسمین وہ خوش بھی رہا اور اوسکا انکار بھی اچھی طرح نکل آیا اگرچہ گورنر نے جنرل کے مرنے کے بعد جان بریسٹو صاحب کو صوبہ اودھ اور الہ آباد کے اختیارات سے موقوف کر دیا لیکن جب شاہ خود وہان پہنچا تو وہی اعتماد اور بیاقت نہ دیکھا کہ جسسے اپنے لیے اور مظفر جنگ کے واسطے جنرل کی سعی سے بھی فوجداری کی بحالی کا حکم اور بعض اپنے دوستون